يا و الحالي

(حصه فاری)

اشتراك

وج ع المراية في المراي

# بإدكارعالب

## بإدگارغالب

(حصدقارى)

خواجه الطاف حسين حالي

مكن المعمليك

اشتراك

وج المالية وعادي المالية وعادي المالية وعادي المالية وعادي المالية وعادية وعادية المالية وعادية وعادية

#### © مكتيه جامع لميند

Yadgar-e-Ghalib Khwaja Altaf Husain Hali Rs.112/-



#### صدر دفتر

011-26987295

مكتبه حامعه لميشر، جامعه تكر، ني د بلي \_110025

Email: monthlykitabnuma@gmail.com

011-23260668 🕿

022-23774857

0571-2706142

011-26987295

مكتبه جامعه كمينة ،اردوبازار، جامع معجدو بلي \_110006 مكتبه جامعه لينذ، يرنس بلذ تك مبني -400003

مكتبه جامعه كميشر، يو نيورش ماركيث بعلى كرره - 202002

مكتبه جامعه لميشر بحويال كراؤنثر ، جامعة كمر ، بني د بلي - 110025

قومی اردو کونسل کی کتابیں مذکورہ شاخوں پر دستیاب هیں

تيت:-112/ديخ

سلسلة مطبوعات: 1564

تعداد: 1100

منداشاعت: 2011

ISBN:978-81-7587-681-1

ناشر: ذا تركيز بتوى كونسل برائة فروغ اردوز بان فروغ اردو بجون FC-33/9، أنسنى نيوهنل ابريا، جسوله بني وعلى -110025 فون نمبر: 49539000 فيكس: 49539000

ای کی urducouncil@gmail.com ویب ما تف: urducouncil@gmail.com

طائع اسلاسار الميجنگ مستمس آفسيث يرتزز ،7/5- 1لاريش رود اغرسزيل ايريا ، في وجلي - 110035 اس كتاب كى چميانى مي TO GSM TNPL Maplitho كاغذ كاستعال كيا كيا ہے۔

### معروضات

قارئین کرام! آپ جائے ہیں کہ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ ایک قدیم اشاعتی اوارہ ہے، جواپنے ماضی کی شاندار دوایات کے ساتھ آج بھی سرگرم عمل ہے۔ ۱۹۲۲ء بیں اس کے قیام کے ساتھ ہی کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا جوز مانے کے سرد وگرم ہے گزرتا ہوا آگے کی جانب گامزن رہا۔ درمیان میں کئی دشواریاں حائل ہو کیں، نامساعد حالات ہے بھی سابقہ پڑا گرسفر جاری رہا دراشاعتوں کا سلسلہ کئی طور پر بھی منقطع نہیں ہوا۔

اس ادارے نے اردو زبان وادب کے معتبر ومتند مصنفین کی سیروں کتا بیں شائع کی بیں۔ بچوں کے لیے کم قیمت کتابوں کی اشاعت اور طلبا کے لیے "دری کتب" اور" معیاری سیر یز" کے عنوان سے مختفر گرجامع کتابوں کی تیاری بھی اس ادارے کے مفیدا در مقبول منصوب رہے ہیں۔ادھر چند برسوں سے اشاعتی پروگرام میں پچھطل پیدا ہوگیا تھا جس کی وجہ سے فہرست کتب کی اشاعت بھی ملتوی ہوتی رہی گر اب برف پھملی ہے اور مکتبہ کی جو کتا ہیں کیاب بلکہ کتب کی اشاعت بھی ملتوی ہوتی رہی گر اب برف پھملی ہے اور مکتبہ کی جو کتا ہیں کیاب بلکہ نایاب ہوتی جارہی تھیں شائع ہو چکی ہیں۔زیر نظر کتاب ای سلسلے کی ایک کڑی ہے۔اب تمام کتا ہیں مکتبہ کی دتی مطالبہ پر بھی روانہ کی میا ہیں گر ہے شاخوں پر دستیاب ہیں اور آپ کے مطالبہ پر بھی روانہ کی جا کیں گی۔

اشاعتی پروگرام کے جمود کوتو ڑنے اور مکتبہ کی ناؤ کوجنور سے نکالئے میں مکتبہ جامعہ بور ڈ
آف ڈائر کٹرس کے چیئر مین اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر جناب نجیب جنگ (آئی اے
ایس) کی خصوصی دلچیں کا ذکر ناگزیر ہے۔ موصوف نے تو می کونسل برائے فروغ اردوز بان کے
فقال ڈائر کٹر جناب جمید اللہ بحث کے ساتھ (کمتبہ جامعہ لمیٹڈ اور قو می کونسل برائے فروغ اردو
زبان کے درمیان) ایک معاہدے کے تحت کتابوں کی اشاعت کے مطل شدہ عمل کوئی زندگی بخشی
زبان کے درمیان) ایک معاہدے کے تحت کتابوں کی اشاعت کے مطل شدہ عمل کوئی زندگی بخشی
ہوں۔ اس سرگرم عملی اقد ام کے لیے مکتبہ جامعہ کی جانب سے میں ان صاحبان کا شکریہ ادا کرتا

خالد محمود منجنگ ژائر کنر ، مکتبه جامعه کمینژ



### فهرست مضايين

TM4	بنداول	rro	تنظم ونمشرفارى
ror	ازبندسوم	***	انتخاب غزبيات فارسى
TOT	از بندچهارم	r19	رياعيات
TON	تطعات		11 00
roc	ينداول	rr.	قصائد
ron	بنددوم	rrr	توحيد
109	يندسوم	man	مرثبي ونوح
241	بندجارم	274	تصبده ضريحيد ستايش روزكار
	10	444	صغت سالكانِ ط لقِت
	قطعات قارسي	THI	صغت موسم بهار
T41	بنديتجم	444	كيفيت أغازمونم سرا
444	بندشش	THE	صغت مويم بهار
244	بنديمغتم	rea	سميغيت مبيح

۲٠١	از دييا چهٔ ديواتِ فارسی	TLO	نشرفارسي
14.4	ا دُخاتمہ وہوانِ فاری	MEA	منترفارى كے تمونے
N- N	ازويا چه دلوان تفته	TAT	فخريه فقرب
	100/01 1000	TAN	طرز واقع نگاری
4.0	انتخاب ازمكاتبات	TAL	بإره ازاحوال أميرتيمور
	مشيخ على حزي اور مرزاك	r91	يأره ازاحواك بهايوب وشيرشاه
٠١١٠	طرز بیان کامقابا	444	ازدستنوه - غدر کے اسباب
	مرزا اور ابوانغضل كى طرزبيان	MAN	كيغيت شورش با نبيان در د كمي
444	كامقابل	194	از دیباچین ان درنشس کا دیانی
444	خاتر	r44	از نقر بيظات د بياچه إك

نظم وترفاري

فاری نٹریجریں ایشیائی نداق کے موافق جودستگاہ مرزانے بہم بہنجائی تھی اور فارسی نظم اور فاری نشر دونوں میں جو بلندیا یہ انھوں نے مامل كيا تھا ا أس كواس زمائے بي كا حقه اوكوں كے ذہن نشين كرا بارى قدرت ے باہرے ؛ جب کر اس زمانے میں بہت سخن سنج اور بکتے برور موجود تھے ' مرزا ہیٹر زمانے کی نا قدری کی ٹرکایت کرتے تھے ، تواب کیا ات ہوسکتی ہے کہ لوگوں کو ان کی فدر جنالی جا سے۔ ہم سے اگر کھے ہوسکتا ہے، توصرف اس قدر ہوسکتا ہے کران کے سرقم کے کلام بیں سے بچھ کھے بطور تمونہ کے بلک کے سامنے بیش کردیں ، اور چوں کہ فاری زبان سے ملک می عمو ااجنبیت ہوگئ ہے ، اس سے جہاں صرورت دیکھیں مرزا کے کلام کی شرح بھی کرتے جائیں اس سے شایدیہ فائدہ ہوکہ مرزاکی قوت متخیل میں جو غیرمعمولی أیک اور برواز قدرت نے ودلیت کی تھی ، سمجھ دار آدمی اس کا كى قدر اندازه كرسكيس، كىن زبان اور بيان كى خوبى جوايك وحدانى چيزى اورجس کے نقاد اور جوہری ملک بین کمیاب بلکہ نایاب ہیں۔ اس کی نسبت صرف م زاکا پرفصیح و بلیغ شو لکھ دینا کانی معلوم ہوتا ہے : بیادربد، گراینجا بود زبال دانے غریب شہرسخن ہاے گفتنی دارد البتر ایک مختصر گر مرزاکے متعلق بہال بتادینا ضرورہ، جوان کا کلام دیکھتے وقت یادر کمنا چاہیے۔ اگر جہ مرزاکو فاری زبان میں دخواہ نظم ہو،

خواہ نیز ) ہرقیم کے مضامین بیان کرنے پر ایسی ہی قدرت ماصل تنی ، جیسی کہ ایران كے ایك بروے سے بروے مشاق و ماہر وستم البنوت استاد كو بونى ماہي، سيكن جس طرح تمام متاز اور نامورشواری فاص فاص مضاین کے ساتھ زیا دہ مناسبت دمیمی کئی ہے ،اس طرح مرزا بھی اس کلتے ہے مستنیٰ رتھے۔ تعتونا ځېرابلبيت ، فخر، شوخي و ظرافت ، رندې د ب باک ، بيان رنج ومعيب و شکایت وزار نالی، اظهار محبت و محدد دی ،حن طلب \_ یہ چند میدان ایسے تھے، جن كابيان مرزاكے تمام اصناب سخن بي اكثر نهايت تطيف و ملح ومرقص واقع ہوا ہے۔ بے شک ایہ بات ان کے عشقیہ مضامین و اخلاق وموعظت کے بیان مين عام طور پرنهين پائ جاتي كيون كرمشق دمجيت اور تمام تعلقات ومعاملات ماشق ومعشوق كابيان، مبيها كه ظاهرب، محص بنجرل سادكى اوري تعلقى مات ہے اور شاءار صنعت ہے جس کو مرزانے جابجا شاءی کے بغظ ہے تعبیر کیا ہے، ابارتا ہے۔ برفلات اس کے مزااصنات کلام میں اپنی مصطلع شاعری کا سررشت باته سے چوڑنا بہیں جائے تھے دالا باشاء اللہ اس سے ان کے علاقا اشعاريس باوجود كال جزالت اورتنانت كے ووكرى اور تاثير جوشعرى مان اور غزل كاايمان ب، مام طور پر نهي پائى جاتى وافلاق وموعظت كابيان بهى ای مے موٹر اور دل اور نہیں ہے کہ وہ جب یک نہایت سادہ اور صاف اور شاع انت کلفات سے یاک مزہوا دلول میں گھر نہیں کرسکتا، گراس سے مرزاکی استادی میں کچھ فرق نہیں آیا۔ حب سعدی کی رزم کی نسبت کہا جا تا تھاکہ ای سيوه حتم است برديران " اور اس كاقصيره بهي بهت بيست سمجها جا ما نفا اور باای ہم سعدی کی استادی کوسب نے تسلیم کیا ، تو مرزا کے خاص مسمے بیانات کی نسبت ایسا کہنے سے ان کی استادی میں کیوں کرفرق آسکتا ہے ! یہ میزان جوہم نے مزاک کلام کی نسبت بتائی ہے اس کوان کے کتیات نظم دنٹر میں جانجا ہائے مزائے کلام کی نسبت بتائی ہے اس کوان کے کتیات نظم دنٹر میں جاس کتاب میں درج کے گئے ہیں۔
مزاکی فارس شاعری اورفاری انشا پردازی کے متعلق یہ بات قابل فور ہے کہ دو کیا اسباب تعے جنوں نے بچاس برس تک مزاکو ایک ایسے فن کی شکیل اور اس میں ترقی کرنے پر مستعد و سرگرم دکھا ، جس کا ذمانے میں کو لئی تعدر دان مزتھا۔ ان کے معدور زیادہ ترا بگلش گورنسٹ کے ارکان و اعیان تعد جو فاری ذبان اور فاص کرفاری شاعری ہے محض اجنبی تھے ، یا بادشا و اول مسلطین دامرا درد ساتھ ، جن کو مرز اے فاری قصیدے بڑے معنے اور سمجھنے کی شہر فرصت تھی ، مز صرورت ۔ وہ شخص جس کا قصیدہ الوری دما قالی کے تعیدوں ہے فرصت تھی ، مز صرورت ۔ وہ شخص جس کا قصیدہ الوری دما قالی کے تعیدوں ہے فرصت تھی ، مز صرورت ۔ وہ شخص جس کا قصیدہ الوری دما قالی کے تعیدوں ہے فرصت تھی ، مز صرورت ۔ وہ شخص جس کا قصیدہ الوری دما قالی کے تعیدوں ہے فرصت تھی ، مز صرورت ۔ وہ شخص جس کا قصیدہ الوری دما قالی کے تعیدوں ہے فرصت تھی ، مز صرورت ۔ وہ شخص جس کا قصیدہ الوری دما قالی کے تعیدوں ہے فرصت تھی ، مز صرورت ۔ وہ شخص جس کا قصیدہ الوری دما قالی کے تعیدوں ہے فرصت تھی ، مز صرورت ۔ وہ شخص جس کا قصیدہ الوری دما قالی کے تعیدوں ہے فرصت تھی ، مز صرورت ۔ وہ شخص جس کا قصیدہ الوری دما قالی کے تعیدوں ہے فرص کا خورما بی پی خورما بی پی خورما بی پی کر کھا ئے ، جو رما بی پی

عرفیاً می اواز می آواز ملائے اور جس کی نظر کے آگے ابوالفضل اور فہوری کی نظریں بیمیکی اور بے مزوملوم ہول، اس کوبہا درشاہ کی سرکارے صرب کیاس دوہیے ما ہوار ملت تھا، اور وہ بھی چھسات برس سے زیادہ نہیں ملا گورنمذہ کے ارکان و اعیان کی مدح کے میلاومیں مرزاکواس فلعت کے سوائم بھی کچھ نہیں مرحمت ہوا، اویان کی مدح کے میلاومیں مرزاکواس فلعت کے سوائم بھی کچھ نہیں مرحمت ہوا، جو فوراً فروخت ہو کہر مرکاری چہراسیوں کے انعام میں صرب ہوجا ہی انتقاد میں مرزاک مانے والے اور ان کے فاری کلام برایمان بالغیب رکھنے دائے افران کی تحمیل بلاشہر ملک میں بے شار تھے، گراہیے خوش اعتقاد وال کی کثرت اور ان کی تحمیل افرین سے شاعرکا دل ہر گزنہیں بڑھ مسکتا ہیں جب کے مردوقوں کی قدر وائی کا ورن کی اور نا دور ما دومین کی مدح مرائی کا یہ ربگ، نو بھر وہ کی چیر تھی جس کو مرزاکی اصلی اور خیقی ترتی کا باعث قرار دیا جائے ۔ بات یہ ہے کہ شاعرے دل میں اصلی ترتی کا ولولاء مزسلاطین وامراکی دادود ہیں ہے پیدا ہوسکتا ہے اور سا

خوش اعتقاد شاگردوں اور ما ننے والوں کی کثرت سے ابلکہ اس کا دل برامانے والی صرف دو چیزیں ہیں ، جو خواہی سخواہی اس کو ترنی کرنے پر مجبور کرتی ہیں اولاً سبق استعداد اور فطری قابلیت جس کا اقتضایہ ہے کہ اگر تمام عالم میں ایک قد دان یا مخاطب میجے مزہو ، تو مجی وہ اپنے جو ہر ظاہر کیے بغیر نہیں رہتی جب طرح مور خواہ ویرانے میں ہواور خواہ آبادی میں ، اس کو مستی اور نشاط کے عالم میں ناچنے کے گریز نہیں ، اس طرح وہ شاع ، جو مال کے پیٹ سے شاع ہی پیدا ہوا ہے کو بیٹ سے شاع ہی پیدا ہوا ہے کو بیٹ سے شاع ہی کوئ اس کی قدر کرے ، یااس کے کہالی داد ہے ، اپنے ہم کر کہ تعلیل میں ہاتھ یا وہ اس کی تدر کرے ، یااس کے کہالی داد ہے ، اپنے ہم کر کہ تاہم کی اس فیلی کا تو کہ کہ کہ تعلیل میں ہاتھ یا وہ اس مارے بغیر منہیں رہ سکتا۔ دوسرے ، اس فیلی ملک کا تو کی دیا ہوا ہے کو سوائٹی دیے والا اور اس آگ کا تی تھرے کی سوائٹی دیے والا اور اس آگ کا تی تھرے کی سوائٹی دیے دوسرے ، اس فیلی کی کہ کو سوائٹی دیے والا اور اس آگ کا تی تھر سے کا سے دوسرے ، اس فیلی کوئی ہو جد ہیں .

کوت بیم نہیں کرتے تھے الیکن چوں کہ یہ سب لوگ سخن فہم اور سخن سنج تھے اس لیے جس طرح قدر وانوں کی تحسین وافرین سے مرزا کا دل بڑھتا تھا اس طرح کر چینوں کے خیال سے ان کو مجھونگ کیونگ کر قدم رکھنا پڑتا تھا اور ان کے دل پرا بالقش سے خیال سے ان کو مجھونگ کیونگ کر قدم رکھنا پڑتا تھا اور ان کے دل پرا بالقش سخمانے کے بیے اظہار کمال میں زیادہ کوسٹسٹس کر نی پڑتی تھی ، اور اس طرح قدر وان اور نکتہ چین دونوں ان کی ترقی کا باعث تھے ۔

مولانا فضل حق باایر مهم دنعنل مرزاکوجس رینے کا شاعوبائے ہے، تطبیقہ اس کا اندازہ حکا بہت ذیل سے ہوسکتا ہے ،

مولانا کے شاگردول بیسے ایک نخص نے نا صرعل سرمندی کے کسی شوکے
معنی مرزاصا حب سے جاکر لوچھے۔ اُنھول نے مجدمعن بیان کیے۔ اُس نے وہاں سے
اگرمولانا سے کہا ا" آپ مرزا صاحب کی سخن نہی اور شخن سنجی کی اس قدر تعربیت کیا
گرستے ہیں آئ انھول نے ایک شعرے معنی بالکل غلط بیان کیے یہ اور بھروہ شعر بڑھا
اور جو کچہ مرزا نے اُس کے معنی کیے نھے ' بیان کیے۔ مولانا نے فرایا ، " بھران معنوں
میں کیا برائی ہے ؟ " اس نے کہا ہڑائی تو کچہ ہو یا نہوا گر نا صرحلی کا یہ تقصور نہیں
ہے " مولانا نے کہا " اگر نا صرحلی نے وہ معنی مراد نہیں ہے جو مرزا نے سمجھے ہیں ، تو
اس نے سخت غلطی کی ؟

مرزان الما كم مقطع برائي للم الله على حزير كامثل قرار دياب

یہ حکایت من کرکہا کہ مومن خان نے یہ اس ہے کہا کہ وہ اینار تمہ یقینا سنے ج على حزي ب برتر و ملندتر سجعة تعاودن وه مركز مرزاكوتين كراتسليم اكوت. نواب مصطفی مان مرحوم ہمیشہ مرزاکو ظہوری وعرفی کاہم بایہ کہا کرتے تبعے اورصائب و کلیم وغیرہ سے ان کو بمراتب برترد بالا سمحتے ہے۔ نواسب ضیارالدین فان کا مرزا کی نسبت یه تول تفاکه مندوستنان میں فارسی شعر كى ابتدا ايك تركب لا مين (يعنى اميرخسر رو) سے بهول اور ايك تركب ابيك ريعنی مِزا غالبٍ ، يراسٍ كا نما تمر بوكيا . ستيه غلام على فمان وحشت مرزا كي نسيب كتے تے كاريخص وبيه كى طريت متوجه جرما كا . تورن شريس دوسرا منتى يا ابوتهام بونا ادر اگرا بگریزی زبان کی تکمیل کرنا انو انگلستان کے مشہوشا ووں

مولا نا آزردہ بے شک مرزاکی طرز خاص کو جوا تھوں نے ابتدا میں اختیار كى تقى الإستذكرة تھے ؛ اور جو خيال كرابتدا بيں مرزاك نسبت مولانا كے ما طانسین ہوگیا تھا، وہ اخیز مک ان کے دل میں کسی ماکسی قدر باتی رہا۔ چال ج مرزانے جوایک فاری قصیدہ مولا امدوج کی شان میں لکھا ہے ، اس بی اس مضمون کی طرف نہایت بطیف اشارہ کیا ہے کہ مولاناان کی شاعری کوسلیم ہیں كرت تھے۔ تعبیب كى تمہيريں ابنے مصائب والام وسكايت روز كاروفيرہ كابيان ہے، إس كے بيدورح كى طون اس طرح كريز كرتے ہيں:

متغق كردبده دلت بوعلى إراسيمن برنگاردعقلِ فت الشريم فرا \_ من" المح بنگ وست بودان در من المما الما

با چنیں اندہ کو مرکفتیم و دل فالی نشد خواج گراندہ کسائری نبویے والے من! أبحدر مكتالي وس درفن فرزاعي أيحه چون خوابد نبامش نامه نامی ساکن ول بدين ومغم نياسا يدخن كوته كنب

یعنی بوعلی سیناکا ممدول کی یکانی پرمیرے ساتھ اتفاق راے کرنا اور عقافعال كاس كو كرمغرمات من " لكمنا يرسب باتي اس كى مدح كسيركا في نبيري، مختصريه كروه ايسانخص ہے كرشون بھرميے شخص كا ہمسرو ہمتا ہونا بي اس كے واسط موجب ننگ و مار ہے۔ اس میں قطع نظراس کے کرمدوح کی اوراس سے بھی زیادہ اپنی تعربیت ، ایک نہایت بطیعت بیرائے میں بیان کی ہے ،اس بات کابھی اشارہ ہے کر مدوح میری شاعری کویسند تہیں کرتا. مرزاک وفات ہے جسات برس سلے کا ذکر ہے کہ ایک دوز نواب حسرتی کے مكان برحب كراتم بمي موجود تخاا أزرده ادر غالب اور نعص اور مهمان جمع تعے کھانے میں دیرتمی افاری دایوان غالب کے کھد اوراق برسے ہوئے مرزا کی نظر بروے نے۔ ان میں ایک عزبل تھی، جس کے مقطع میں ایے منکروں کی طون خطا کیا تھا۔ اور جس کا مطلع یہ ہے؛ نشاط معنويال از نثرا بخاره تست نسون بابليال فصلے ارضان وسيت مرزانے وہ اوران اٹھا ہے اور بولانا آزردہ سے مزاح کے طور برکیا ، دیکھے کسی ایرانی شاع نے کیا ذہر دست فزل کہی ہے یہ یہ کر فزل پڑمنی شروع کی اول کے دومین شعروں کی مولانا نے توریف کی مگر موبعین قرائن سے سمجھ کئے کہ مرزا بى كاكلام ك يمكراك جيسى ان كى عادت تقى الحين لك والكم مربوط ب مرزاموركاكلام معلوم بوالبء يسب ما صرين بنس بيرے رجب مقطع كى نوبت آ ف مرزا نے مولانا کی طرف خطاب کرے در دناک آ وازے بیمقطع پڑھا: توايكه محوستن كستران بالمشبتي مباش منکر غالب که در نیاره تسست اس وقت سب توك برت مناتر بوے اوربولانا آزردہ ننراكرخامش بورب -صہبال اور علوی میں جوال کر مرزابیل کا تتبع کرتے تھے اور مرزا غالب

نے اس طریقے کو بالکل چیوڑ دیا تھا اس ہے وہ مرزاکو اور مرزاان کو کم آئے۔
تھے۔ سکن چوں کہ یہ تمام کروہ سخن فہمول اور سخن سنجوں کا تھا اور مثاور وں
میں اکٹرایک دو سرے سٹر بھیر رہتی تھی مرزاکو اپنے خیالات کی اصلاح اور
اپنے اشعار کی نہذیب و تنقیع میں زیادہ کو سنسٹس کرنی میٹر تی تھی ؛ اور بہی ان
کی اصلی ترقی کی بنیاد تھی ۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزانے فارس غیدن کھی اول مرزا بیدل وغیرہ کی طرز میں کہنی شروع کی تھی۔ جنان چہ اس تھم کی بہت سی غزلیں ان کے دیوان بس اب سک موجود میں ۔ مگر رفنہ رفتہ یہ طرز بدلتی کی اور آفر کارع فی انظہوری افظیری اور طالب آفل دغیرہ کی غزل کا رنگ مرزاک غزل میں بیدا ہوگیا۔ وہ ا بے دیوانِ فاری کے فاتے میں مکھتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے ؛

ہاں ہوار ہیں عنقا۔
مزدا کے اس بیان سے پایا جا گاہے کہ وہ غزل میں فاص نظیری کی روش ہو جائے تھے گران کی غزل میں دھر نظیری ، فلم ورئی نظیری ، فلم ورئی ، فلال اسپر اور ان کے دیگر متبعین کی غزل کا دیگر متبعین کی غزل کا دیگر متبعین کی غزل کا میں نظیری کی عنوار کے کلام میں نظیری ہے کچہ کم منہیں ہے ، ان کی غزل بلا شہر نظیری کی غزل سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے ۔ لیکن طرز بیان کے بحاظ سے نظیری کی کچہ خصوصیت مناسبت رکھتی ہے ۔ لیکن طرز بیان کے بحاظ سے نظیری کی کچہ خصوصیت منہیں معلوم ہوتی ہے۔

اظم ہردی کی مندسیس منہور ہیں ، جن میں عنصری ہے لے رہائی کا۔
ہرز لمنے میں جوشا عرسر برآوردہ ہواہ کا کا مام لیا ہے۔ ان کے آخر میں مزانے
ایک بیت اپنی طرت سے اضافہ کی ہے۔ چول کہ اصل منٹنوی اوراس پر مرز اکا اضافہ
فالمی اور بطف سے فالی نہیں ہے اس ہے ہم اس کو بیاں نقل کرتے ہیں۔

ظم کتا ہے:

شده عنصری شاه صاحب من به فردوسی آمد کلاه بهی به فآقانی آمد بساط سخن نظآمی به ملک سخن شاه گشت سرچیز دانش به ستعدی رسید سخن گشت بر فرق خسترو نثار د مآمی سخن را تمسامی رسید د مآمی سخن را تمسامی رسید شنیدم کر در دورگاه کبن چواورنگ از عنصری شدتهی چوفردوی ا دردسسر در کفن چوفاقال از دار فان گذشت نظآی چومام امل درکشید چواورنگ ستحدی فروشد زکار زخشروچ نوبن برمآمی رسید

اس کے بعد جو کمی ناظم کے بیان میں رہ گئی تھی اس کو مرزانے یوں پوراکیا ہے ،

ز ما آی بہ عرق وطانب رسید ترقی وطانب به غالب رسید اگرچه مرزانے بیدا اور ان کے انداز بیان میں شوکنا بانک رک کردیا تھا اور اس خصوص میں وہ ابل زبان کے طریعے ہے میر شو تجاوز نہیں کرتے ہے ، گر خیالات میں بید تہت تہت تک باتی رہی ۔ لیکن آخرکا تعزیل میں با انتہا کہ لاوٹ اور صفائی پیدا ہوگئی تھی ہم اس مقام پران کی خوبیات میں ہے زیادہ ترصاف میاف اور کسی قدر وہ اشعار بھی نقل کریں گے جن کے بغیر مرزاکی طرز تغییل اور ان کے شعر کی خصوصیت ظاہر نہیں ہوسکتی۔

### انتخار غزليات فارى

توحيد

شاہرِ ترا در روش واب کی طور پر مفات موی میاں اس ایمی المسکا یعنی اگر تیرے کھن کوشل شاہران مجازی کے ایک شاہر قرار دیا جائے ، تواسس کا طرف پر فرم کیا ہوگا ؟ صفاتِ النی اور اس کا مُوب میاں کیا قرار پائے گا؟ اس کا است میاں کیا قرار پائے گا؟ اس اللہ است میں اور طرق و کا کل کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اور چوں کہ ماسوئ ات کو صوفیہ معرف مجانے ہیں اور معشوق تعبیر کرتے ہیں اور جوں کہ ماسوئ کی کر کر عشاق معدوم تحقی کی کر ماسوئ کی کر کر قرار دیا ہے ۔

توحيد

آب را بخشی بردور خون سکندر بدر مان داندیری با بیج انقدخضر ناروا بررسینی ملال به مشهورت کرسکندر آب جیوان کی نلاش میں گیا تفا انگر تا کام رہا۔ کہا ہے کہ تو زورِ مکومت ہے کسی کو پانی نہیں دیا۔ بس اگر مکن را برجواں کے دیا ہے کہ تو زورِ مکومت ہے کہ تو ہو۔ دو مرب مصرع میں فداک بنیازی کا بیان ہے بعنی خصر مبان مہیں عزیز چیز مفت نذر کرتا ہے ، مگر تو اس کوفبول نہیں کرتا اور اس بیے اس کوکسی طرح موت نہیں آتی ۔

برم تراشمع و گل خستگی بوتراب ساز تراز بردیم ، وا تعب کربلا بعنی تیرے ہاں وہی سب سے زیادہ مقرب اور برگزیدہ ہی ہجوسب سے زیادہ نشار اسسائب و توادث وا لام ہیں ۔

توحيد

سادہ زعلم وعمل بہرتو ورزبیرہ ام مستی ما پائدار، بادہ ما ناشتا ناشتا نہاد منہ رہنا ور کچور کھانا ، تا پنا ، دوسرے مصرع کے یمعنی ہیں کہ گویا میں سنتا نہاد منہ رہنا اور کچور کھانا ، تا پنا ، دوسرے مصرع کے یمعنی ہیں کہ گویا میں سنتار ہوں ، نیستی گوعلم وعمل کچونہیں رکھتا ، گرتیری محبت ہیں سرت دہوں ۔

قطعه

اے فاک درت قبلہ جان ودل غالب کر فیض تو پیرایہ مہتی ست جہاں را تا نام تو سنیر بنی ماں دارہ بر گفتن درخوس فرو بردہ دل از مہرزباں را یعنی اس صنرت کا نام مبارک بینے سے زبان میں ایسی سنیرین اور ملاوت پر الہول کر دل نے بیارے اس کواپٹے اندر اتار لیا ۔

ساية بمچول دُودا بالامي روداز بال سا

ما متا ہے کرم بروازیم ، فیض ازمامجوے

یعنی ہماری پرواز میں اس قدار گرمی ہے کہ جس طرح دمعواں آگ ہے اوپر ہی اوپر ہی اوپر ہی اوپر ہی اوپر میں اس قدر گرمی ہے کہ جس طرح دمعواں آگ ہے اوپر ہی اوپر جا آب ہے ہوں کا سایہ یہنچ نہیں پڑتا، ملکہ دمونی کی طرح پروں کے اوپر ہی اوپر جا آب ۔ پروں کے اوپر ہی اوپر جا آب ۔ فشد خی

جداميداست آخرخضروادرس ومسحارا

زخود رفتيم وتم باخوستن برديم دنيارا

بهجورنگ از مُرخ ما دفت دل از سینهٔ ما ربه میل توسم این ست دیم آن ست مرا دلِ ما يوس راتسكيس بمردن مى توان ال<sup>ن</sup> تصوّف

خطے برہتی عالم کشیدیم ، از مرش بستن عاشقانه

وقف ناراج غم تست چر پیدا اچرنها جونها جوئها جوث ازباده وجوئ زعسل دارد فلد فخریه

مارہ از اٹر گرمی دفتارم و تقدیم راہ روان سند مرا یعنی راہ کے تمام فاروض میری گرم دفتاری سے جل گئے ہیں، بیس ریکی وں کے قدم برمیرا حسان ہے کہ میں نے ان کے بیے رسند بالکل صاف کر دیاہے۔ بینمام مضمون استحارے ہیں بیان ہواہے مطلب یہ ہے کہ نا ذک خیالی کے طریقے ہیں جوالجھاؤ تھے وہ سب میں نے اس طریقے پرمیل کر دورکر دیے ہیں اور آیندہ آنے والوں کے بیے راہ صاف کر دی ہے۔

تمثيل مالات تحد

رمروتفته در رفت بر آئم غالب توشه برلب بؤ مانده نشانست مرا

یعنی میری مثال آس مسافری سے جوگری اور تو سے جلا بُعنا بیانی کودیکھ کو افتیاراس بی کودیکھ کو اور ڈوب جائے اور ندی کے کنارے براس کازادِراہ پڑا

رہ جائے جس سے یہ معلوم ہوکر بیمال کوئی مسافر ڈوبا ہے۔ اس شعریس مرزانے اپنی خاص حالت کو تمثیل کے بیرائے میں بیان کیا ہے گو یا یہ کتے ہیں کو دنیا میں توگوں نے محمد کو محف آئے کل اور قرائن سے بہجانا ہے ، ورند میں جیساکہ میں ہوں اسب کی نظود سے محمد محفی رہا ہوں ۔

معنی رہا ہوں ۔

سایہ وچشمہ بصحوا دم عیشے دارد اگراندلیٹ منزل نبود رہزن سا یہ دنیاک ٹال ہے، یعن اگراخرت کا کھٹکا نہ لگا ہوا ہو تو دنیا خاصی آرام کی مجد ہے محرج ہے کہ یہ کھٹکا لگا ہوا ہے، اس لیے یہاں آرام کے ساتھ دم تنہیں لیا مباسکا۔

می برد مورا گرماں بسلامت برد تاجر برق ست کنند نامزد خرمن ما بعن معلوم نہیں کہ مارے خرمن برکونسی بجل کرنے والی ہے کہ چرنے مان بچائے نے کے دوست کے بیرا ہے میں یہ طام کرا ہے کہ دوست اور می بی بیرا ہے میں یہ طام کرا ہے کہ دوست اور نیق کو ن ہمارے دیج میں برتا ہے کہ دوست اور نیق کو ن ہمارے دیج میں ترکی نہیں ہوا۔

سنن ا زلطافت نه پذیرد تخسیر شهودگرد نهایان زیم توسین ما یعنی مهادی خیالات اس قدر نطیعت مین کرشخرین شبیس اسکته اگویا بهادی کعود سه کی دور مین گردد فیار بالکل نهیس استالی

كزبي

بابندہ خودایں بمتنی کنت ۔ یہ خطاب خداد نہ عقبی کی طرن ہے ، یعن کیا ہم زبردستی سے نیرے سربوگئے ہیں کہم برایسی مختی کی جات ہے۔

تخزيه

برروب ماسداں دردون کشورہ ترک اذہبر خوات جنت دربستہ ایم ما یعنی ہم اپنا کال دید کر آپ ہی نوش ہوئے ہی کو یا ہم اپنے لیے جنت دربستہ ہیں رہبس ہوئے ہی کو یا ہم اپنے لیے جنت دربستہ ہیں رہبس ہوں کہ مارک ہاری جنت کی کیفیت سے اورجو اس میں لذت وراحت ہے اس سے ماسد لوگ بے خبر ہی اس سے ماسد لوگ بے خبر ہی اس سے درک سے ان کی یہ مالت ہے گر کو یاان برد وزیخ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ تھے تون

سوز ترا روال بمه درخویشتن گرفت از داغ نهینے بر گیر بستدایم ما مین تیرے سوزا در تیری آگ کو جان نے باکل اپنے اندرے بیاہے ؛ اور ذرہ برابر کسی کے بے اس سے حقر نہیں جبور اربس مم جوا ہے جگر کو دا غدار قرار دیتے ہیں دریت اس پر تہمت درکھتے ہیں ۔
اس پر تہمت درکھتے ہیں ۔
عاشقانہ

باچوں توئے معالمہ برخویش متناست از شکوہ توٹ کرکزادِ خود یم مسا

روے سیاہ خولیش زخود ہم نہندایم شمع خوسش کلبر آبر خود ہم میا

کدوے چوں زمے یا بم چناں برخویشتن الم کر پندارم سسراً مدروزگار بے نوائیب یعن ایک شراب کا بھوا ہوا تونیا مجھ کوئل جانا ہے، تو میں پھولا تنہیں سما آ اور پر مجمدا موں کربس، اب بے سروساما نی کارار ختم ہوا۔

سنن كونه ، مراهم دل بنقوى ما نل سن ، امما

زیک زاہدافتادم برکا فسے ماجائیہ المحات ماجائیہ المحات میں ماجائیہ المحات میں ماجائیہ المحات میں مادات ہے اس سے میری کفار کی مادت ہے المحاد میلان تھا۔ اخلاق

درمشرب حرافیان منع است خود نما ای بنگر کر چوں سکندر آبیمنه نیست جم دا حربیاں کا نفط فاری میں ایسا ہے ، جیسا اُردومیں یا رلوگوں کا نفط! اور نفظی معسنی اس کے ہم بیشہ ہیں ۔ حب شراب خوار کسی کو حریف یا حریفیاں کہا ہے تو اس سے مراز نراخیار ہوئی ہے۔ کہنا ہے کہم نزاب خواروں کے مشرب میں خود نمال منع ہے۔ دیجھو جمشدہ جو بادہ نوشی میں صرب انشل ہے ، اس کے ہاں آلٹ خودشائی بعنی آپینہ جیسا کر سکندر کے بال تمماء مد تفا.

زاگسستی و با دیگران گردیسستی

بيأ كرعهد وفانيست استوارا بها

یعی اگر تونے ہم سے توڑ کر غیروں کے ساتھ بیمان ونا باندھا ہے تواس کا خیال رکر اور ب کلف ہارے باس ملاا اکروں کر عہدونا توٹے ہی کے سیے باندھاجا یا ہے، وہ کہی استوار نہیں ہوتا، جیسا کہ ہا دے ساتھ بندھ کر ٹوٹ گیا۔ عاشقان

وداع و وصل مداگا: لذّت وارد بزار باربرو، مدمزار بار بسیا بعنی وداع بر اوراطف به اوروسل می اوراد برت به بس مزار بار ما اوراد کوبار آد مدم زار بار ما اوراد کوبار آد مدم زار بار خاور داع به اوروسل وداع آد مدم زار بار ف تعرکوز با دو بلت کرد یا به کمون کرشاع باوج دے کراندت مواد ع اوروسل دونوں کو بسال قرار دیا ہے بی رحر بحی ابنے مطلب کی بات کونہیں بحوالا، اور مانے کے لیے مزار بار اور آئے کے لیے صدم زار بار کالفظ استعمال کیا ہے۔ منصر بنان ا

رواج صومومستی ست زینهار مر و ستابع میکده منتی ست بوت بیار بیا یعنی صوموم بین می و بندا و غرور کارواج ب ، و بال برگزی جا ؛ اور میکد ب کر جوکچه پر بخی ب و ال مرکز د جا ؛ اور میکد ب کر جوکچه پر بخی ب و ال سنی خار من مال بی کر آنا جا ہے .
مستی حاصل کرنے کے لیے موت یار موکر آنا ۱۱ س میں جو تطعن ب وہ مختاب بیان نہیں .
د شک

چوں بہ قانسد بسبر م بینیام را دارحالی

کشتر در تاریکی روزم نهای سخو چرات آبا بجو بیم شام را یعنی میرادن اس نندر تاریک تفاکه شام کی تاریکی اور اس کی تاریکی دوازی مل شمنین اور یه ما معلوم جواکه شام کب بول اور دان

خلوص

مانیفتد ہرکہ تن برور بور خوش بوداگرداز نبود دام را وی مضمون ہے جو مرزانے اُردوس اس طرح باندھا ہے ، طاعت بن آرہے نہنے وانگبیر کی لاک دوڑخ بن ڈال دوکو کی مے کرپہنٹ کو رندانہ

ولسّال درخشم و غالب بوسد جو شون نشنه سی منگام را عاشقار:

در بجرطرب مین کند تاب و نبم را مہناب کعنِ مارسیاہ ست سنجم را
یعنی جدائی کے رانے یں جوسامان عیش وطرب مہنا ہوتا ہے ، اس سے ببری برغراری
اور بہش زیادہ بردھتی ہے یہ جانر فی جوکہ عیش وطرب کی محرک ہے، وہ برب کے حق میں ارسیاہ کے مین کا حکم رکھتی ہے ۔

تشذاب برسامل دریاز غیرت جانیم گربون افتر محمان چین بین برن ان مرا کتباب کرمی کرد می کرد دریا می موج بر مجمع کرد می کرد دریا نے مجمع دیکھ کر چینان پر بل والا ہے تو بس فیرت کے مارے سامیل دریا برح جان دے دول کا گرمان کرد لگا ۔

جان دے دول کا گرمان کرد کروں گا ۔
عاشة ان

بیا یان مجت یا دی آرم زمانے را کرل عہدونا البتدوادم داستانے را اس شویس این ادانی اور ما تت ظاہر کرتا ہے کر اب انتہا ہے مجت میں جب کر معشوق کی طون سے ظلم وسنم و بے وفائی کی مجد صر نہیں رہی اسمجھے یہ خیال آتا ہے کہ افسوس سے خللم وسنم و بے وفائی کی مجد صر نہیں رہی اسمجھے یہ خیال آتا ہے کہ افسوس سے حب میں نے اس کوول ویا خواس وقت وفاداری کا عہدر سے لیا۔ حالال کہ

طر ارناون اختیاری بات نہیں ہے کرجس طرح بینع وشرا اور لین دین کے وفت شرکس کر لیتے ہیں اسی طرح دل دیتے وقت بھی کوئی شرط کرئی مباتی ۔ دندانہ

آوازہ شرع از مرمنصور بنداست ازشب روی است شکوہ مسس ما شب روی : چوری کے بے راتوں کو بچرنا کہتا ہے کہ اگر مجرموں کو تعزیر نہ دی جائے توشر بیت کی شان دشوں تا اور مکومت کی شکوہ ظاہر نہیں ہوتی یہ ہم جو ترکسب جوائم ہوتے ہیں اگویا شریعیت اور مکومت کی شان بڑھا ہے ہیں ۔ زارنا لی

دتت است کرفون بھراندرد بھوشد چندا کر میکداز مڑہ وادرسس ا کہا ہے کرمیری مظلومی اب اس درجے کو جہنے گئی ہے کروہ وقت آن پہنچا ہے کہ خونِ بھر دردے اس تعد آبلے کہ ماکم دادرس کی بھوں سے ماھیجے۔ آزادی

وردم فرورنت الذت التوال بود برتندان برشهدنت بین ما مین ما مین می المین می المین می مین می المین مین می المین مین می المین می الم

بادهٔ مشکبوی ما بهیروکن رکشت ما کوٹروسلسبیل ا، طوبی ابہشت ما شقامهٔ

صرت وصل از چه گرو چول بخیال مرخوشیم ابرآگر بایسند و برلب بخوست کشت ما یعنی جب کریم خیال دوست بی میں مست وسرٹ رمیں تنووصل کی حسرت کیوں کریں۔ آگرابر منہیں برستا تورز برسے اہماری کھینی خود ندی کے کنارے پرہے ۔

وثدائه

برده صدرالعین بسر، برسر صدس زاد خم گرینهی در آفتاب، با ده میک زخشت ما باده آلبود حرام بذا فلان مشرع نیست دل دنهی بخوب به طعند مزن بزشت ما زیادی طون خطاب ہے جوشرا بخوری اور دندانه بزار سنجی دونوں کو برا سیجھے ہیں بہت ہے کہ گرشراب حرام ہے تو بزار سنجی تو فلا ف شرع نہیں ہے باکر تو شراب کو جو بھاری نفیر صیر بر سندنہ ہیں کرتا تو بذار سنجی جو بھاری اول درجے کی چیزہے ، اس پر توطعن من کر سندنہ میں ماری درجے کی چیزہے ، اس پر توطعن من کر رسیان مصرع طرح

گفت بھی خسرتی غاتب سے ای غول سے شاو بہتے می شود اطبع وفا سرشتِ ما استور خالبا اُس زائے کا کھی ہوئی ہے جب کہ نواب مصطفے خان مرحوم شخلص بہتر ن کے مکان برمشاع و ہونا تفااور علوی ، صببائی آزروہ ، مومن اور نبر وغیر ہم سبب اس بی شرک ہوئے ہے ۔ اس مقطع میں مرزائے مصرع طرح کو تضیین کیا ہے ۔ اس مقطع میں مرزائے مصرع طرح کو تضیین کیا ہے ۔ اب اس کے یہ معنی ہوگئے کہ ہم سے جواس طرح برغزل سکھنے کی فرایش کوئی ہمائی طبع وفاس سے دوست کے استے ہی انتفات سے شاد شاد ہوجا تی ہے ۔ عاد تناب

مردم زفرطِ ذوق و سنوم یارب بجابرم سنوم سنوم کردم زفرطِ ذوق و سناے دا کوتا ہے کہ دوست کے خنجر نے وہ مزادیا ہے کہ اس کی تعربیف کر ناکر نا مرکبا اور پھر مجمی تسلی مزہو لی۔ الہی اس سبخ خبرت کو کہاں ہے جا دل کرجہاں ماکر تسلی ہو۔

شبم ماریک وسنرل دور دفتش جاده نابیدا بلاکم مبلوهٔ برق سراب کاه کا ہے را بسیم ماریک وسنرل دور دفتش جادہ نابیدا بلاکم مبلوهٔ برق سرابی و میروک مشیل میں بیان کیا ہے ۔ دوسرے بہلے مصرع میں اپن مشکلات کو شب تا ریک وغیرہ کی تمک برا جو بھی میں جبک مصرع میں کہتا ہے کہ میں بلاک یعن قربان ہوں برق شراب کی جمک برا جو بھی میں جبک

جاتی ہے اوراس اند صبرے میں کچھرد نئی نظراً جاتی ہے مطلب یہ کر شراب جو کہمی کہمی مل جاتی ہے ، صرف اس کی مبدولت مبراغم غلط ہوتا ہے۔

ے باندازہ حرام آمدہ اسانی! برخبید سنسیٹ خوربشکن برسربیان ما برفلان عقل وسنسرع کے کہتا ہے کہ اے ساتی اشراب اعتدال کے ساتھ بینی حرام ہے، توائمها ورابا سنيشه يعنى بوبل يا صراى مهارك كلاس بردي مار اس شعري افراط شوق کے صور کھینی ہے،خواہ کسی چبر کاشوق ہو۔حب کسی جیزی طلب اورخوامش مدے گزرمات ہے تواس بات کی حسنہ بر رہنی کرا بے ظرف کے موافق اسس کی خواہش کی جائے حب یان کی بیاس نہایت شدت سے ہوتی ہے ، تو بیارا دریاکو د يجد كريه جابتا ك كرساري درياكولي جاؤن بيس كوكر مصنمون سنغرشراب كي تنيل میں بیان کیا گیا ہے، نیکن اس کا مصداق ہر چیز کامشتا ف قرار پاسکتا ہے۔

مُوبِراً پِرذَكُفِ وست أكروبِغال را نيست ممكن كركشدرليثِه مراز وازه كا ظا ہرہے کہ انسان کی بہلی میں بال پیدا ہونے کی فابلیت نہیں رکھی گئی۔ کہنا ہے کہاگر كاشتكارى بتيلى ميں بال معى بحل أئيں، توسمى يەمكىن نبيس كەسمارا دا يەمھوٹ كرأس میں ست رلبت نکل ائے ایعنی ہاری کوستعشوں کامشکور مو نامحال ہے۔

زجيتم بدنكر دارد خدا ما دوست كا مال را خرابيم ورضائيش درخرا بيهاسه ماياشد خاب مست وبران اورتباه تینول معنول می آیا ہے۔ دوست کام و شخص حس کی حالت دوستول کی خواسش کے موانق ہو سیعنی عمرہ صالت ہو کہنا ہے کہم خود سمبی خراب میں اور دوست کی خوشی تھی یہی ہے کر خراب حال رمیں بیس مم دوست کامون

كوجن كى مالت دوست كى رضى كے موافق ہے خدانعالى نظر مبسے محفوظ ركھے. بساانتا دهسرست وبساانتاره درطا تودان تا بلطف از ماک برداری کدامان را عالم آبیهٔ رازست اچه پیدا اجه نهای عالم آبیۂ رازست اجہ بیدا اجہ نہاں تاب اندلیزی نداری مین او وریاب لعنی آکرتوسورج نہیں سکتارہ نگاہ ہی سے عالم کو دیجھ کہ اس کا ظاہر و باطن سب مظہر امرادالی ہے۔ فرصت ازكعت مده ووقت غليمت بندار نیست گرصبع بهاری شب ماسه دریا ر ازجور برانصان گراید جرعب از حیا روی براگر نما پر، چرعب ا كتاب كظلم وستم كے بعد اگروہ الصات كى طرب مائل ہو مائے تو كھے عجب نہيں بعنی ایت پھیے جرم یاد کرکے حیاسے ہم کومنہ مذر کھلائے توتعیب بہیں مطلب یہ کہ انصاب بھی کرے گاتواس طرح کرسے کا کہم اس کے دیکھنے سے محروم رمیں . بوڈن ازنسکوہ خطرا ور مذمری داشت بمن خیالی بلاؤ کہا تا ہے تاکہ ای طرح اپنے دل کونسکین دے ۔ خیالی بلاؤ کہا تا ہے تاکہ ای طرح اپنے دل کونسکین دے ۔ باچنیں شرم کر اذہ تی خوسیس بانند عالب اردخ برہ دوست نساید جیجب یعنی اس شرم سے کہ اجنے تین علمی سے موجود سمجھ رہا ہے ، اگر غالب خدا کے ایک غالب ارتسخ بره دوست نسايده عجب

سيره نه كري توكيد عجب نيس

غزل نعتبه

حق مبلوه گرزطرز بهان محداست
ایمینه دار برتو مهرست ایتاب
تیر قضا مراید در ترکش مخالست
دان آگرا به معنی بولاک دا رسی
مرسم برانج عزیرست ، می خور د
واعظا مدیث سایه طولی نسردگزار
بنگر دونیم گستین ما و تمیام را
بنگر دونیم گستین ما و تمیام را
غالب! تنای خوا جر به برز دان گذاشتیم

یہ فرل مرزاکے ابنی عام طرز کے خلاف مہایت صاف اور بلیغ لکتی ہے۔ راقم نے مرزا کی زندگی ہی میں اس غزل کی تنہیں کی تھی اور مرزاصاحب کو بھی دکھا کی تھی جوں کردہ تخییس اب کی شایع نہیں ہوئی، اس بیے مقتضاے مقام یہ ہے کہ اس کو بھی اس غزل

كے ساتھ نقل كرديا جائے:

اعجازاز خواص نسان محد است محرنور وگر مدی کرازان محد است دند. میمام دن

"أركي من بر زبان محمر است"

دان زبیشِ حتیم تو برخیر در ارحجاب باشد فلمور روشنی عارمن از نعاب باشد فلمور روشنی

«شانِ حق آشکار زشانِ مخداست<sup>»</sup>

لطف فداست گربسرس نها و دست داندکسبکرشد زینے کا کرمیشت مست

ادے کلام حق برزبان محد است شان حق اشکار زشان محد است اماکش دِ آن زکمان محد است خودم جہاز حق است ازان محد است سوکند کردگار بجب ن محد است ساینجاسنی زمر دِ روان محد است کان نیمہ جنبتے زمینان محد است کان زات پاک تریہ دان محد است

عین الحیوة تم به دبان محد است «حق علوه تر زط زبان محد است

مرز نورشمع بردهٔ فانوس راست ماب "آبینه وار برتومهرست ماستاب

ے پر خداست چوں زمر کین مجما جست «تیرِقِضا ہر آینہ در ترکشر حق است" «تیرِقِضا ہر آینہ در ترکشر حق است"

« امّاکشا د آل زکمان محرّاست » تحویی اگر بعالم ادراک و ا رسی بین اگر بدیدهٔ وراکب وارسی سنى الربمرتب فاك وارسى « دانی ، اگر بمعنی تولاک وارسی" و خود سرج ازحق است ازان محمراست " شابدتقتل عاشق وعاشق بخال وخد مجنول بياك ليلي وليلي به فرق خود مومن بدألِ احمد وأنش بروح عبر " كرس قسم بدانچه عزیزست می خور د" "موكند كردگار بجهان محدّ است " اسه فام بوصف قامت معشوق كم نكار ايدل اسخن زراست قدان درمیان میار ممرى! ز ذكر سرولغسس را مكاه دار " واعظ إحديثِ سايه ْ طوبي فروكز ار" «کاینجاسخن زمر در دان محدّ است» اِنسن چوں قضا دبیری کربازیشش خودسشبر برقضا مكرش بمبروماه روانست چول قضا بوده است براشارة ابردے مصطفا "بنگردونىچىه كشتىن ما وتمسام را" "كال نيمه جنيت زميّان معمر است" أنجاكه ازمناتب عنزست سخن رود وزآل واز صحابه اتت سخن رود وال كاينهمه زختم رسالت سخن رود " وزخود زلقش تهر بنوت سخن رود" "أن نيز نامور زنث بن محداست" سمت بمرح شهمن وعآلي كاستشيم تخفتيم وازنتكاشتني بإنتكاست تنبيم جول كام دلب فرا خوروهشش نداستيم "غالب! تنای خواجه به بیزدان گذاشتیم" "كال دات ياك مرتبه دان محرّاست" بيخود بوتت ذبح تيبيدن سناومن دانسته دشنه تيزيه كردن كناوكيست؟

یاداز عدونیارم واینهم زدور بین ست کاند دلم گذشتن بادوست منشی ست کتب به می بات به کیول کریرے کتب به میں جورتیب کا خیال دل میں نہیں لآنا کید دور بینی کی بات ہے کیول کریرے دل میں ہر ونت دوست رہتا ہے باگر تبیب کا خیال دل میں آئے گاتوگو یا رقیب دو تسکے ساتھ ہمنشین ہوجائے گا۔
کے ساتھ ہمنشین ہوجائے گا۔
شوخی

من شوے اور بینم واندوز بیمیال ست او سوے من مذہبند وانم وزشر کمینی ست

چانته اکر در اندازهٔ کمانِ تونیت نیامت اول در بهربانِ تونیت روان فدات از ایا کے کر روهٔ ناصی از مصافت و توبیک در بیانِ تونیت! چول کرنا مع ترکیمت کی میری ماشی کے سامنے اپنی طرح نہیں بینا یشاء نامع کی طون خطاب کرکے کہنا ہے کر میری جان تجمیر قربان میں ہوا توبی کی طون خطاب کرکے کہنا ہے کر میری جان تجمیر قربان میں ہوا توبی کی میری جان ہوگئیں سائیں سائل میں ہوا ہے تھا اگراس طرح نوبی وہ نام لینا، توکیسی نہیں ہوتی کرچوں کہ نامع نے بری طرح سے اس کا نام لیا ہے اس کا نام میں ہوتی کے حقیرے بیان میں نہیں ہے۔ اس کا نام میا نہیں ہوتی کے حقیرے بیان میں نہیں ہے۔ اس کا نام میا نام اس کے کہنا ہے کہ وہ کیسی فیٹ ہوگی جو تیرے بیان میں نہیں ہے۔ اس کا نام میا نامی نہیں ہے۔ اس کا نام میا نامی نہیں ہیں ہوتی کے حقیرے بیان میں نہیں ہیں ہوتی کے اس کا نام میا نامی نہیں ہیں۔

ول از غرشی العلت امیدوار چراست چیکفته به زبان که درد بان تو فیست معشوق نے مزیت کچرنہیں کہا گراس کی بھاہ یا تقبیم یا کسی اور ادا ہے اس کے انتخاب یا دوسل کی اقید بندھی ہے ۔ بس کہا ہے کہ تیرے سول ب کی طابوشی سے میر ادل اس تدرکیوں امیدوارہ ؟ تونے اُس زبان سے جو تیرے مندمی نہیں ہے کیا کہ دیا ہے حس سے اس کوامید بندھی ہے ۔

عاشقارنه

سخان زئیت بود برمنت زبیددی بداست گرک و نے برترازگان تونیست اخلات

بے کا کتاب دربلا بودن میراز بیم بلاست تعرور یاسلسبیل دور یا آتش ست دومرے معرب میں فرقی کے مصنون کواٹ ہے۔ اس نے اس لی فاسے کر دریا ہے اور کی سطح سے داوت ما میل ہوتی ہے اور دریا کی تدمیں بہنچ سے وہی نیج بیرا ہوئے ، اور دریا کی تدمیں بہنچ سے وہی نیج بیرا ہوئے ، جو آگ میں میل جا نے ایول کہا تھا :

موى درياسلسيل وتعردرياأتشست

مرزا کتے ہیں کہ بلاکا خون خود بلاسے زیا دہ سخت ہوتا ہے۔ جناں چہ دریا میں انسان حب ہوتا ہے۔ جناں چہ دریا میں انسان حب ہوتا ہے۔ جب ڈوب حب ہی کہ ڈوب مانے کا اندلیٹے ہوتا ہے۔ جب ڈوب گیا' ہم دکھ میں ہے جبی اتی نہیں رہتی ۔ نبس یوں کہنا جا ہیے کہ تعروں یا سنسبیل و روے دریا انش ست تعروں یا سنسبیل و روے دریا انش ست

شوخى

پاک خورامروزوزنها دازبے فروا منه درشراجیت با دو امروزا می فرداآتشت به دو امروزا می فرداآتشت به دو گویا جوشراب آئ نهیں ہے ، ووگو تا جوشراب آئ نهیں ہے ، اس کو کل کے دو محد میں ایس ان سے کہنا ہے کر ، پاک خورامروز ، یعن سب آئی بی فردامروز ، یعن سب آئی بی فرد کی در کا دی آگ ہو جا دے گی اور کل دی آگ ہو جا دے گی اور کل دی آگ ہو جا دے گی

وجود خلق جوعنقا بدس نایا لیست ندیدهٔ کرشوی قبایشیت محاب است! روم القش خيالى كشبيدة ورد قوى فتاره چولسبت ادب جوا عالب یعنی جب تعلق اورنسبت توی ہو جائے اتو میرا داب ظاہری کی توقع مار ممن ما ہے۔ د سجو تبل کی طون بہت کرا ہرا کی کے بے خلاف ادب ہے ، مگر مواب مسحوص کو قبلے نہایت معبوط تعلق ہے اس کی بیٹت ہمیٹہ تبلہ ہی کی طون دہتی ہے۔

برجه فلك نخواسته استابيج س از فلك نخواست ظونِ فقیہ نے رجست ایادہ کا کرک نخواست

بحث و مدل بجای ال میکده جوی کاندران تس تغس ازجل نزداکس سخن از فیک شخواست بجاے مال بمعنی بجاے دارمین بحث ومدال کو بونہیں رہنے دے اور مینا نے ہیں جا كروبان زجل كاجهكوا ہے، ذكر كاقصر ہے حبل سے مراد حبك عبل ہے، جس مي حصرت عائشه جل مین اون پرسوار مو رصفرت امیرے المنے عمیٰ تعیں۔ فدک ایک كعجوركا باغ تقاجس برحضرت سيدة العنسا فاطريغ زبران حضرت الويجرمدليق كي فلانت میں وراشت کا دعوی کیا تھا۔ یہ دونوں جھکڑے مبخد ان بے شمار نزاعوں کے بیٹ بنریر سنی شیعول می سمینه سر بھٹول رسی ہے۔

رجے محربجانِ حسودشش نماندہ است ول ملوه ميدسر منر خود در انجسس يعى حب كثير ابنة تنس حيسا تاتها واسدس كو تحيرا زارنبين بينيتا تها ؛ اب على الاعلان ابين ہنر ظام کرنے نگا ہوں گرویا آب ماسدوں کی مان پررم یاتی نہیں رہا۔ یہ واقی

غالب زبال بَرِيدِهِ وٱكَّندِهَ كُوسَس نبيست آما دماع كُفت وَننووش تما نده است

عاشقايز

بلبل! دلت بنالا خونیں بربندنیست اسودہ ذی کریار تومشکل بہند فیست یعنی اے بلبل! تواہد نالا خونیں کے سبب صنیق میں نہیں ہے ؛ جب جاہتی ہے ، نالہ کرتی ہے ۔ بنالہ میں ہے ۔ بنالہ میں ہے ۔ بنالہ میں ہے ۔ بنالہ میں ہے ۔ مال آگر نالہ خونی ہے دل معرا ہوا ہے ۔ برا ہے ۔ برا ہے ۔

تصون

بیخودبز برسایہ طول غنودہ اند شبکیرم دان تمنا بلند نبیت یعنی جولوگ امان دا مال کے بمدے میں گرفتار ہیں ان کاسٹر کچھ لمبا چوڑا نہیں ہے، ان کامنتہا ہے مقصود طول کے سایمی ارام کراہے۔ شکایت سخن

اختری خوشرازنیم بجهال می بایست حدیم را بخت جوال می بایست

تاتك مايه بدربوزه خوداً را منشود ترخ بهراي كفتار كران مي بايست

ت گفتنداندری د توگفتی اسخن بسی تست کندنداندری د توگفتی اسخن بسی تست در مرفز ار ای خطاد فعتن بسی ست مدر است کل در حمین بسی ست مدر است کل در حمین بسی ست ست کل در حمین بسی ست

فورب عنعتم بروزگار شخنور چومن بیست مشکیر غزالهاکه را بینی رابیج دشت درصفوانبودم برران چوددل ست درصفوانبودم برران چوددل ست

رنداد

درازدسنی من جاک ار مگند چیب! زمیش دلتی ورم با مزار پیونداست

دگفتهٔ کرسکنی بساز دمنید پذیر بروکر بادهٔ ما تکنی ترازی بیت یرخطاب نامنی کی طون سه .

اگرين بهرمن الزيمبر خود عزيزم دار کربنده مخوبي أو خوبي مداوندست تعدی

درگرم دوی سایہ وسرمیشعہ نجوئیم باسٹن ازطوبی وکوئز نوال گفت یعنی م کوآ کے جانے کی مبلدی ہے ہم سایہ وسرچٹمہ بین طوبی اورکوٹر پرآرام نہیں ہے سکتے ۔

بردار توال گفت و به منبرنوال گفت

آن راز که درسیزنها نسست ۱۰ د وغطاست ۱۰ :

مومن ربود غالب وكا فرنوال گفت

كارك عجيب انتاد بدين شيغة مارا

ساتی به قدر بادهٔ ده ساله فرور سخت

گفتم؛ زکرمرسم ابْرعب پرگزمشت مثوخی

خاسك كم قصا درتبن كوسال فرود يخت

در قالب و لمآ اثر سش برده کش شد

مرمنافق وسل اخش؛ ورموافق اببحر تلخ رميره واغم كرد رو - روس رمين داشت

یعنی دوستوں کامنہ دیجمنا اور ان سے تعارف پیداکرنا نہیں جا ہیے تھاکیوں کر جو منا فق ہیں ان کا ملنا ناگوار ہے اور جوموافق ہیں ان کی میال تلخ ہے۔

انسان

مُردادم ازامات ہر جبردوں برنتانت دیفت نے برفاک جول درمام کنیان شات میں بارا مانت ہر جبردوں برنتانت دیا ہے۔ اور انسان نے اٹھالیا کو یا جب شاب جام میں دساسکی تو فاک برگر بڑی۔ فاک کا نفظانسان کے بے اور مام آسمان کے بے کس قدر مناسب واقع ہوا ہے۔ اور با را مانت جوانسان پر ڈالاگیا تھاس کی نتیب اس شراب سے جو بیالہ چکئے سے ذمین برگر بڑیا۔ اکبسی لطیعت و پاکیزہ تشبیہ ہے۔ تصوی

تغس و دام راگن ہے نیت ریختن در نہادِ بال و پرست نہاد ، جبّت کو کتے ہیں۔ قفس اور دام دولؤں جانور کے بیے تکایف اور اذبیت کے مقام ہیں ، جہاں اکثر جالؤرٹر پ تروپ کرم جاتا ہے اور اس کے بال و پرگر جاتے ہیں ۔ یہاں تغسل ور دام سے دنیا اور اس کی تکلیفات مراد ہیں کہتا ہے کر قفس اور دام ہیں ۔ کہتا ہے کر قفس اور دام ہیں ۔ یہاں تغسل و پر گرنے ہی کے لیے ہے ہیں اور جاندار مرنے ہی دام بر کی الزام نہیں ہے ، بال و پر گرنے ہی کے لیے ہے ہیں اور جاندار مرنے ہی تا ہے کہتا ہے ۔ یہ پیدا ہوا ہے۔

ریزداں برک وایں گل افشا ند ہم خزاں ہم بہار در گذراست یعنی خزاں اور بہار دونوں رفتنی ہیں ؛ اس میں ہتے حبورتے ہیں، تواس میں بچول جورتے ہیں۔

بے توگرزلیت ام ہنی ایں دوائی کے اس کے دراز گرک کو وابستہ بنگا ہے ہت یعنی موت کے بے توایک وقت معین ہے ، اس سے قبطع نظر کراور یہ خیال مت کرکاب سک مراکبوں بنہیں ، بلکہ یہ دیکھ کر اب مک زندہ کیوں کر دیا اور کیوں کر مبدائی کے دنج اور

مكليف كوبر داست كيا.

كيست دركعبركر رطك زنبيذم بخث ودكروكان طلبدا مامه احواج بست رطل بیان و شراب ببیده شراب گروگان و و شے حس کوگرو دکھیں۔ جامرا احرام او و بن سلاکپروا جومنا سکب جج کے ختم ہوئے تک حاجی پہنے رہتے ہیں. بادی ا

مر بدر حبرته شرار و ربجا ما نده رما د رماو و راکعه نه بهها سوختم و لازی و دومراسوختم و متعدی کهتا ہے و بیس عبل توصر ورکیا ، گر معلوم منہیں اس نے کس طرح مجعے عبلا دیا ، در کوئ پنسگاا ڈا ا ور در راکھ بانی رہی۔

با دوست مرکه با رومخلوت خوردمدام واندکه حوروکونر و داراستادم بیست دوست کوجورے اور فلوت کو داراستادم مین جنت سے تشبیہ دی ہے۔

باختشكال مديثِ ملال وحرام مبيرت

تاازفلك نصيبه كاس كرام چيست

نیک زنست از تو نخواہم مسندیکار ورخود بدیم کارتوایم انتقام جیست یعن آگرہم نے نیکی کی ہے تو وہ نیری ہی طوت سے ہے اس کی اُ جرت ہم نہیں جا ہتے۔

ول شتوغمیم و بودئے دواے ما

ادكامييكام نصيب است خاكسدرا

اوراگریم برای توتیرافعل مین تیرے بنائے ہوئے ہیں ، بجرسراکس ہے ہے ؟ شوخی

غالب اگر نزقه ومصحف بهم فرق برسد چراکه نزخ به تعلی فام پیت یمی غالب کے گویس صرف ایک پرانا خرقد اورایک صحف تھا اور کچه رخیا بس اس فے ان کواکر نیج نہیں دیا، توشراب کا بھا ڈکیوں پوچھتا پھر تا ہے جہم فروخت کے لفظ یس پیشونی رکھی ہے کہ اگر دولوں کو ایک ساتھ مذفروخت کیا ہوگا، توشراب کی قیمت ندادا ہوسکے گی۔

عاشقانه

سطف فدا خوات فرائد و قرائ المش نميرا الما فردا كالمباتم دوست فركنت المعنى دوكا فرول جومعشوق كظلم سبنه كا عادى بواس كوفدا كى دهر بإنى مي بحيى مزا منهي آيا ينظا مريه ايك شاعل شوخي معلوم بوق سبه الكردو تقيقت يرايك فيكث به الجوم و الموس لوگ سب و ترتي المحاد الموس لوگ سب و ترتي كورا كرية بي مبال كرموا و بوس كردون معاشيق كر كوارا كرت و به آبرون المعاشيق كر مجالتفاتى ادر به اعتنائى وغيره سب كي مست مي المربوا و بوس سه بازنهي آي اور بارسائى وعقت كا طالقة جو باعث فوشنو دي خدا به السكوا فتيار نهيس كر سكة و المربارسائى وعقت كا طالقة جو باعث فوشنو دي فدا ب السكوا فتيار نهيس كر سكة و شدوقي

رضولی چشہدوشیر بعالب حالکرد بیجارہ باز دادہ ہے مشکو گرفت دموزدیں نشاہم دوست ومعنور نہادین مجی وطابق من عرابات معنی میں بہدا توجم میں ہوا ہوں اور مرافز مہب عرب ہے یس اگرامول بزمہ سے وادف منہوں تو محدکو معنود سمجھنا جا ہے۔

تركبعنيل

نشاطِ م طلب از آسان من شوکست می قدم مباش زیاقوت باده گرمینی ست دو سرام معرا مثال ب پہلے مصرع کے مضمون کی بینی انگوری شراب میا ہے، جس سے جمشید کا سامیش ماصل ہو؟ یا قوت کا پیالہ جس سے جمشید کی سی شاہار مثوکت طام مراح کرند میستر ہو تورسی ۔

الخري

مرانچ در بھری جزم مبنس اُل نیست عیار بھیسی من مشرافت نسبی است یعن جس کودیکھے اپنی جنس کی طوف اُل ہے۔ چونکو شرافت نسب میں کوئی میری مشل نہیں ہود کی میری مطوف کوئی اُل نہیں اور کہی میری میکسی کی وجہے۔ مشل نہیں ہے اس بے میری طوف کوئی اُل نہیں اور کہی میری میکسی کی وجہے۔ تھاتی ن

نشاطِ معنویاں ازشرابخارد آست فسونِ بابیاں فصلے ازفسار آست استام غرل میں معشوتِ حقیقی کی طرف خطاب ہے۔ آت تندید

بجام وآییز حرب ہم وسکندومیت کرم چے دفت بہر مہدور زمانہ اتست کیسے نے بہر مہدور زمانہ اتست کے مہدمیں تقا اور آییز سکندر کے مہدمیں تقا اور آییز سکندر کے مہدمیں تقا اور آییز سکندر کے مہدمیں کیوں کر جو کچے حس زمانے میں تفار تھے تھے ت

م ازا ماطار تست ایکدرجهان ارا قدم برتبکده وسربر آستان تست بعنی توجوتهم عالم برمحیط ب اس کانیتجه یک کم میں تو بنگدے میں مرم اراسر تیرے آستا نے برے .

تعون

سپہرداتوبہ اراج ماگما مشتہ دہرجہ ڈند زمافرد ورخزان آست؟ یعن کیا یہ بات نہیں کرجو کچو لٹیراہم سے لوٹ کرنے گیا ہے، دہ تیرے خزانے میں موجودہے؟ تصوّن

ماچ جُرم گراندلی آسان پایت نتیزگای توس نتازیاد تست ؟
اس شعری منما ای خیال کی بندر داری کا اظهار ہے اورامس مقصدیہ ہے کہ جو کچہ ہے وہ تیری ہی طرن سے ہے کہ جو کچھ ہے وہ تیری ہی طرن سے ہے مینی اگر میا خیال اپن مدے تجا وز کرے عالم بالا کے اسرار وغوامض میں دخل دیا ہے تومیراکی قصور ہے ، تیرے تا ذیانے سے کھوڑے کو تیرز دفتارکر دیا ہے ۔
میروشے کو تیرز دفتارکر دیا ہے ۔
ش جی

شباب وزېږې ناقدر دا نې تېت بلا بجان جوانان پارسا ديزد نصة ن

آخرمنزل نخست خوی توراه می زند اقل منزل در گوے توزاد می دمد میمنی سالک حب تیری داه می تدم در کھتا ہے اور پہلی منزل قریب ختم ہوئے کے ہوتی ہے اور پہلی منزل قریب ختم ہوئے کے ہوتی ہے توسخت سخست مشکلات اور امتحانات کا سا منا ہوتا ہے۔ حب یہ مر ملا مطہو جا تا ہے اور دومری منزل نٹر فرع ہوتی ہے تو لذت قرب ماصل ہوئے تکتی ہے اجوشل نہودا ہوگا ہے۔ داور دومری منزل نٹر فرع ہوتی ہے تو لذت قرب ماصل ہوئے تکتی ہے اجوشل نہودا ہے۔ تودا ہے۔ تود

اے کربدیدہ نم زست و کربسید نم آبست از شرخ کر نم زست خاطر او کا ہم میں است خاطر او کا ہم میں مست کو اور میں دہد مست عطا نے دور کندساتی از مست کرتا ، ملکہ اپنی عطا و بخت س سے مست کرتا ، میکہ اپنی عطا و بخت س سے مست کرتا ، میکہ اپنی عطا و بخت س سے مست کرتا ہے۔

چوں کہ دوہر دفعہ بہلے سے زیادہ دیا ہے اس ہے مہلادیا ہوا بعول ماتے ہیں اس کے احسان کے تشے پرشراب کانشہ غالب نہیں آنے یا تا۔

أخلاق

دلیاساب طرب کم کردہ دربند غم ناس شد زراعت گاہِ دم قال می شود چی باغی دلیاشد پر منہ ون مرزا کے حسب حال ہے اور عمو گا مسلمانوں کی حالت پر صادق آ تا ہے۔ اقول عیش وعشرت اور بچر نون تیل ککوئ کی دکر۔ زراعت اور باغ کی مثال کس تدرمشل لا کے مطابق واقع ہوئی ہے۔

زاگرم است آی بنگاه یا بگرشور سهنی را قیامت می در دازیدهٔ ما کی دانسان شد یعنی جو کید دنیا می فقت اور فسا را و دجنگ و مبال اور شور و غونا هے ، و و انسان بی کے دم سے ہے۔ اگر حضرتِ انسان رہ ہوتے تو شمام عالم میں سناٹا ہو ا ۔
قضا از ذر قِ معنی شیرہ می رخیت در جانب نے ازلاے بالائیں گی پیر آب جیواں شد لاے بالا صافی کو کہتے ہیں ، باتی شعر کے معنی ظام ہیں۔
ملاو و اے داغ کو دو م ذمک می خمید زد مراوات اگرا کیوں کو دمک جو تیرے طول پی و نے اور ترقی بائے کا وقت آگیا کیوں کو فمک جو تیرے طول پی و نے اور ترقی بائے کا باعث ہے ، مجھے اس میں مزاآ نے لگا ہے اور اے در دہ تیری بن آئی اور ترقی بائے کا باعث ہے ، مجھے اس میں مزاآ نے لگا ہے اور اے در دہ تیری بن آئی

ہے کیوں کہ مجھے دواسے ننگ آنے لگاہے۔ تفون

بمجوران کربمتی زدل کربر در در بران مهربوت زمیا می آبد اسس شعرفی معشوت حقیقی کی طرمت خطاب ہے اور اس مدبیث کے مضمون کی طرف است رو ہے سے اِن اللہ فی آبام دُہُرکم نَفَاتِ اَلاَ نُتَعَرِّ نَمُوا

وليخ شتراست أنكراي سم ندارد

خوش منائكه باخسش بزنم ندارد

مشق مراب کرفشد بویران فرمشتر نصفے کربیدایا تم ندار د بین وه سراب جومعوایس جیک اس کا کھ سے بہتر ہے جو ترمنبیں ہے۔ بین وه سراب جومعوایس جیک اس کا کھ سے بہتر ہے جو ترمنبیں ہے۔

بهشتے بودمہٰدکا دم ندارد

سخن سيت در لطعب إلى عطواعا ؟ قطعه سے مراد قطعہ وزمین ہے۔

شمع کشتنده زخورتبدنشانم دادند ول دبودندو دوشم محوانم دادند

مزده مج درس تير وستسائم دادند مخ تشودندولب برزه سرايم لبستند نخرب

رسخت تتخايزان أقوس فغائم دادند لعوض خام إ كنجيز فنشائم وادند رسخن ناصب و میمیانم دا دند مرجه نردندر بهدا ارتهانم دا دند

مسوخت أتشكده زأتش نفسم نجتذير گهرازدایت شابان عجم برجهدند افسراز تارک ترکان بیشتنی تروید گومراز تاج کسستندوبدانش بستند

تشب جمعه ماهِ دمضياتم وإدند

برجيد درجزيية زكبرال مي ناب آوردند

سرج ازدستكر پارس بديغا بردند تا بنالم بم ازال جلاز بانم دادند اخركے چانعودل براس بات كابيان ہے كر قضاو قدر نے جو كيد وب كی فتوعات كے

وتت عم سے جینا اس کے عوض میں محد کو کرمیں معبی الاصل ہول ، مجد رکھے دیا۔ جب آن کده عبل کرد کمو موگیاتو مجع آنش کی مگرلفس معنی زبان دی ؛ اورجب بت ما كركياتو مجع ناقوس كى مكراً و وفيغال دى - شابان عم كے جندوں كے موتى الريا لوراس کے عوص میر مجھے خا رو گنجیز فشال عنابت کیا۔ اسی طرح ترکوں کے سرسے تاج بوٹ ریا اور محبہ کوٹ عری میں اقبال کیان مرحمت فرایا۔ بمیر کہتا ہے کے موتی تاج مي سے توتوڑ ہے اور علم ودائش ميں جرا دسے بعنی جو کچہ علی الاعلان لوا انتماء وہ مجھے چکے سے دے دیا۔ اور آتش برستوں سے جوشراب جزیے میں لی وہ اور صال كى شىب جبركو مجع بلائى - خلاصر بركياكر جوكيدلونى لوقى تتى اكس سيسے زبان مجھ کو فریاد کرتے کے دے دی۔

دل بُرود آ دگر حیازاں دلستاں دسمہ خوبال زاک کنند کرکس لازیاں دسد یعی دل ایا سے تو صروراس کے عوض میں تھاس سے وصول ہوگا کیوں کراچے ہوگ ابساكام نہيں كرنے كركسى كونعقعال بہنے ۔

برجاكنيم سحيره ، بدال آسستال دمىد مقصود فازديروح م جرجيب نيست ما تندآل مداک گیوشش گرال دسد کم شدنشان من چورسیدم بکنج ذیر شوائ سفونين دبرد خرابات وميرب سأكثر خانقاه مياوه مقام ،جبال فقروفنا كي تعليم ہوتی ہے، مراد کیتے ہیں اینانشان درین بہنے کر مم ہومانے سے مراد فنا ہے۔ اس کی تشبیہ اس صداسے جوبہرے آ دمی کے کان تک بہنج کر تم ہوجاتی ہے کس قدر بلنغ تشبیہ ہے۔ ایوراوند

دردام بهردار نيغتم ، محرقفس جنال كى بلندك تااستيال دسد

عاشقار متعوفانه

ا پناونہیں ہے سپ بیا اظہارہ بینی عزت کے ساتھ مجھے قید کروا تو مجھے قید ہونے ہے کہ انگار نہیں ہے۔ انگار نہیں ہے انگار نہیں ہے سپ بیات بدر رکھوکہ میں دانے کی لائح سے مال میں انجینسول گا ابنہیں، ملکونس کو اتنا اونچا کرو کر میرے کھو نسلے تک پہنے مائے میں فورا میلاا وال گا۔ عاشقانہ

تیر بخست را غلطاندازگفت ام اے واسے رقیر در گربرنشاں رسدا غلطاندازاس تیرکو کہتے ہیں، جو خطاکر کے غیر مقصود مگر جاگے ۔ چوں کہ عشاق معشوق کے تیرکے مشاق ہوتے ہیااس لیے کہنا ہے کہ ایک تیر تواس کا آکر داگاہے، گریں اس کو ابن نحوستِ طابع کے خیال سے غلطانداز سمجھتا ہوں۔ اب آگر دوسرا تیر بھی اس مجد کے کہا کردگا، تو ایس مجمول گا کہ پہلا مجی ادا دے سے نگایا گیا تھا، ورد میرا خیال جو پہلے تیرکی نسبت تھا، صبح ہوجا کے گااورا تید بالکل باتی در ہے گی۔

امیرفلبنیت، برگیش مغال در آب می گربه حزیه دست نداداده غال در به بین آگر بارسیول برغبه اور مکومت مال مونے کی ایر بنہیں ہے، توان کا مذہب بغتبار کرے کیوں کہ اس صورت میں آگر شراب جزیے میں ندا و سے گی، تو بدیہ اور سوفات میں ضرور آو سے گی۔ اس شعرین گویا یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ آتش پرستوں پرغلب واستیلا حاصل کرنے کی علّت غالی یہی ہے کہ جذبے میں شراب آیا کرے بس جب غلبہ کی اقید من ہوں تو ہدیہ و فلیہ کی اقید من شراب وصول ہوا کرنا جا ہے ناکہ آگر جزیے میں نہیں تو ہدیہ و ادمغان ہی میں شراب وصول ہوا کرے ۔

جاں برمر مکتوب توازشوق فشاندن اذعہدہ تحریر جوابم برر آ ور د

زارنالي

آن کشتی بشکت زموجم کتبای انگذدراتش گرازا بم بدرا ورد حبکشی موج کتعبیروں سے لوٹ جاتی ہے اتواس کے شختوں کو پانی سے شکال کراکٹ میں ایندسمن کی جگہ مبلاتے ہیں۔ اپنے تئیں کہتا ہے کرمیری مثال می اُس کشتی کی سی ہے کہ ڈوسین سے بچاتوا کی میں جونے گیا۔ تعدین

گرطوهٔ رُخِ تو بساغرز نیوایم پندیں بزوق باده دل مازماچ بروز ار نالی

سخت آسیاً کمریش وا درمیان او خاتب اگرمپرس کربرا چه میرود

مجواسودگی رود رای کاندین وادی چوفاراز با برا مرا بازدالان برخی آید بعنی کسی حالت می می آدمی دنیا کے مخصوب سے نجات نہیں پاسکتا۔ اگر کانٹا باؤں سے نکا گیاتو یا دُل وامن می الجھے گا۔ نکل گیاتو یا دُل دامن می الجھے گا۔ ترک بحث طلال

برارازبرم بحث الى مزردتوني التارا محرر کرساده ما بافقها برخی آید ارکساده ما بافقها برخی آید ارکساده ما بافقها برخی آید ارکساده می خود ایک معبولا مجالا ترک ہے ریاسی ترکسی ہے جیسے موسا میں اور فر بادِمن معنی خود میں یہ بافقیها برخی آید " یعنی مولو ہوں کی دسیوں اود مجتول سے عہد برآنهیں ہوسکتا۔ " با کسے برنیا مدن " کے معنی میں اس سے سربر اور عہد مرآ نہوا۔

چنم دمل باخته م دادِ مرخوابدداد می کرچ*ن من مردانِ مهربین* توشود

یعی چول کرمیرے دل نے بھے کو جا آہے، جیسا کہ تو ہے؛ اور میری انکھ نے بھو کو دیکھا ہے، جیسا کہ تو ہے اس لیے دل اور آنکھ واؤں کو کھو بیٹھا ہوں ۔ بس مبرے اس کام کی دادوس دے گا، جو میری دار تیراسمہ دال درم بین ہوگا تھون

كفرودس عيست من الاش بنار وود پاک شوباک کم كفرتو دين توشود

ماشقانہ دوٹ گرزش کی گردش کا کاروک توبود چشم کوے فلکے روی خن کے توبود بعنی نصیب کی گردش کا کارکے وقت انکھ آسمان کی طرف تھی اور باتیں تجو سے کر رہاتھا۔ ایک خاص حالت کی تصویر بہت عمدہ لفظوں می کعینی ہے۔ عاشقانہ

ودست دارم كرب راكه بجارم زده اند كايل بانست كربوسة درابرد توبود

گرچنین از تو آمادهٔ بعن ماند بسکندر مدیم رجه زدارا ماند معتور مقتی کی طرف خطاب به مکند سے مراد بادشاہ فاتح ، اور دارا سے با درشاہِ مفتوح ۔ تعتون

م يهودك توخورتيديكم، أيب دلندمجون بردايوكر برليلا ما ند

شکوهٔ دوست ندش زنوانم پوشید گرغم بجر چنین حوصلهٔ فرسالاند یعنی آگر مدال کاغم اسی طرح بے مبرکرنے والاربا ، تودوست کاشکوه ضبط نرکیا مباسکے سحایہ ان تک کراس کو دشمنوں سے مجبی رہ مجھیا سکون گا۔

ميان دين المرافت المروز مراريك الم دوه تنبال الد

تعتوت

بہتدہ وجری آب بسکند یعنی سکندر کواک با صیعت پانی کے گھونٹ سے محروم رکھالاور ہے کدے کا فقیر شراب بسی نایاب چیز کا تونیا بھرکرے گیا۔ مطلب بر کہ بادشاہوں کو وہ دولت آمیب نہیں جوے کہے بینی خانقاہ کے ادن گداؤں کو نصیب ہے۔

تعارت

کے گریس از ضبط دوم مگر رہ رضادہ تا ہی آں زہر توانم بر گلو بر و لیعنی جب دوسر د نعہ رونے کو ضبط کروں، تواکی دفعہ تورو نے کی ا مبازت وس تاکراس ننبط کے زم کی کو دامیت ایک دفعہ روکر ملت سے دور کروں۔ تاکراس ننبط کے زم کی کرا دامیت ایک دفعہ روکر ملت سے دور کروں۔ باشقانہ

ز چوش شکوهٔ بیدا دِ دوست می ترسم مباد مبرسکوت از دمن فرو دبز د کیرمونول اِن کواصور ت ک باس می ظاهر کرتا ہے۔ مطلب تو یہ ہے کواس کے شکوے ہاں قدر ہے اِجوا ہوں کو شایراس کو ضبط نے کرسکوں انگواس کواس طرح بیان رتا ہے کاس کی بیاد کاشکوہ دل سے اس جوشس کے ساتھ ا بلاہے کہ منہ پرجوفترسکوت کی ہوئ ہے، کہیں اس کے دیا ہیں برد مائے۔

بريدهام رودورى كرميفشائم بجائ كرداروال ازرن فوديرد لعی بیں نے الیسی او دراز سط کی ہے کہ اگر مدن کو جھاٹ در ہاتو کرد کی مگر مان بدن مع جرا مائ يتمثيل باس محنت ومشقت كى جو فكرشعراد مكيل فن سخن مي قائل نے کی ہے۔

كن ربيتم از شكوه منع كايل توبيت كوفود زدم دو من فروريز د

عجیب وغریب تشبیداورسهایت عمو خیال ہے! اور زاخیال بی بہیں ، بلکہ نبکٹ ہے. قاعدہ ہے کرحب مشوق مہر بان ہو کرعاشق کی پرسٹس حال کرتا ہے تواس و تسسنہ

عاشق مجود کا دل برا تا ہے اور وہ شکایت کرنی شروع کرتا ہے ۔ بیس کہتا ہے کہ

تومیری برسش مال کے وقت شکابت سے محد کو منع رکز کیوں کہ تو جو پرسش مال

كرياب توجو ما ميرك زخم من الم الكاماب الوراك الكات وقت تسى قد دخون

كالبيكنا فنرورى ب يس يشكايت وه خون ب جوز م كسية وقت كاكراب.

أكرب دل ز فلدس جبا ز نظر كزرد زب رواني عمرے كردر سفركيندد! يعنى عمر كاسفريس كزرنا نهايت عده ب، لبشرطيكه سفريس جوكيد نظر سے كزرے اس برانسان فريفته زبوماياكرے۔

بوسل بطف برا ندازه تحمل كن كركر تشذ بودآب چون زسرگذرد

كمتاب كومل كى مالت مي مبريان اس قدر زياده م كركم مي اس كى خوشى كاتحل ر كرسكوں اورخوشى كے مارے مرجاؤں اكيوں كہ بيا سے كے ليے وہ يانى موت ہے، جومرسے گزدجائے۔

سركها دشناشوق توجراحت بارد مجزخرات بالمركوش ادمم زمد طوا فيف ومرماعل وبالغشاند مترنسي مربت كومريم رسد مكركوش الم مين اراسيم بن ادمى كوان زخول سے جوترے شوق كى مجرى برساتى ہے اکک فرائٹ سے زیادہ نہیں بہنی اور جو بھول اور میل تیرے فیص کے طوالے ہے جورت بن ان مي سے صرف ايك بواكا جونكا محراب مريم تك بہنجا ہے۔

معرزبادكن ومن كراس جومراب بمشريان وم بشوراب زمزم ترسد خواجه فرددس بهرات تتنا دارد والمحرد دروش نسل بآدم نرسد خواجه كالفظ فارسى مي أكثرابيه مقام برلوسة بي يعيه طنز كے مقام برار دوس ميسر يمنعف كياب احضرت بوسة مين كمها ب كراب ادم كى مبراثين فردوى كے طلب كاربى ؛ برا مزا ہو، اگرا ب كاسلسك نسب ادم تك م يہنے \_ مطلب بهب كرآب كے اخلاق وعادات انسانیت سے اس قدر بعیداں کممکن ہے اوم کی نسل سے رہوں۔

تن در بلا فكنان بيم بلا ندارد

عاشقانه چون آماسخن نداند چون تیم تست زکس آماحیا ندارد

مِان دِيْمَت نشاند*ِن الرَّل*از قفا نداردِ

كشتيجان مرامرداده كميا ندارد

ازصورمبوه وازآييز زيحاريز

نایابی دوا فاریخ کسیکر دل البا در د واگزار د شوخی بایدن<sup>ے</sup> ہرایینہ برہبزگفتہ اند تعدّ كأدي ودوغ مصلحت أميزكغة انذ مخفنا تابم الايشي ينطر بزو

ا عشوہ رحمت جرئے مخرکا یں عبّار ایست از جا، برارد کربہ بازار کرد عشوہ خربیان دھوکا کھا نا اور فریب ہیں آ جا نا بینی آسمان کی مہر بانی کے دھوکے ہیں بزانا کریہ عیاد لیسف کو جاہ سے اس لیے نکالنا ہے کہ بازار ہیں ہے جاکر سجو لمے۔

بوب بيراس مكنعاب مي رود

رودم اندرا برینهاں می رود دوزے کہرینراسحروشام تدلید

شوق است کردر مولیم آرام ندارد ا اسی سبے زئیبل کو حمین میں آرام سبے اور

يربيره يود زبائے كرخونجكان ز بود

برشید را مشامه درخوراست زارنایی

جوم طبع درخشانست اکیک نومیری ما گردش آیام ندارد رید به میدی

بلبل رحمين تبكرو برواد بالمحيفل یعی شوق کوومسل میں ہی آرام تھیب بہیں مزبروانے کوشمع کی موجودگی میں قراریہ ۔

چ خیزدازسخے کز در دن مان ما بود

کہا ہے کہ وال سے بنین کلی وہ کھواڑ بنیں کرتی بس کٹیو وہ زبان ہے،جو فونچان مینی درد دل سے بمری ہوئی مرہو۔ تنہ ہے۔

مکیم ماتی دے تُندومن زبدخونی زطل باده بنم اگرال مزبود مکیم سے مراد مذاہر کرال مزبود مکیم سے مراد مذاہر کہتا ہے کہ ساتی تو انداز سے سے زیادہ منہیں دیتا اور شراب بعنی دولتِ دنیا نہایت تندہے مگریس اپنی بدخونی اور زیادہ طلبی سے شراب کابیالہ ملک یا آبول ، تو فیصلے ہو آبول ۔

زخویش فشام وفرصت طمع دارم کمبازگردم و مجزد دست ارمغال د بود قاعدہ ہے کہ آدئی جب کہیں مؤکو جاتا ہے ، تو وہاں سے کچد سوغات وہدیہ وارمغان کے دوخن میں واہس آتا ہے ۔ کہتا ہے کہیں اسپنے آسپے سے تو جاچیکا ہوں ، اب یہ چاہتا ہوں کہ واہس مجرکرا ہے آسپے میں آؤں تو دوست لیمن حق کے سواکوئی سوغات نے کرد آؤں ۔

تصرّب شون

زام ناقر برست تصرف توقاست بسوت میں گرایش زماد باں مزبود یعنی لیل کا ناقہ جوتیس کی طرف چلا ہے ، یہ سار بان کی طرف سے نہیں ہے ، بلکہ اس وقت اس کی باگ تصرف شوق تیس کے ہاتھ میں ہے ، وہ میرصر مبابہا ہے اے جا آہے۔

عاشقانه

که درخم روش آموز دوزگارانند فغا*ن زیرده نشینان کری*ده دارانند بتان شهرستم ببیته شهر بادانند برنددل إداے کرکس کال زرد مزن وکشت شناسد فی لیقر ولیغ نهر باده بوا خواه باده با دانند

بعنی بوالور میز کیجاس لیے نہیں جا ہے کہ اس سے کھتاں اور باغ سرسزو شا داسب

بوشکے بلکہ صرف اس ہے کہ شراب پینے کا تطعن بغیر بادو بادل کے نہیں آئے گا۔

یمضون مزاکو کہیں کاش کرنا نہیں بڑا ، بلکہ یہ خاص ان کی طبیعت کا اقتصابتها ، جس مکان میں مزا ہے تھے اس کے دروازے برآبک کرہ تھیا اور کمرے کے آگے برآ مدہ تھا جس کے نیچے درستہ جاپاتھا ۔ یہ برآ مدہ گرزگاہ سے تقریبا چارگز اون کی مادات میں میں شیھے ہوئے ایر و اون کی مادات میں میں موانے کے کہ جی چاست اور مرزا صاحب برآ مدے میں شیھے ہوئے ایر و بران کی مادات میں مصرون تھے ۔ اس وقت عالم سرخوش میں فرمانے کے کہ جی چاست باداں کی مادات میں میس میٹھا بیٹی بادان کی مادات میں میس میٹھا بیٹی ایس میر بحر برکر بانی ہوں ۔ کسی نے کہا : حضرت ! برآ مدے بک بان آگیا انوشم میں وقوب جائے۔ مرزا سنس کرمچہ بہود ہے ۔

ورب جائے گا۔ مرزا سنس کرمچہ بہود ہے ۔

ورب جائے گا۔ مرزا سنس کرمچہ بہود ہے ۔

مباطف سروی ازارفا فارسی مروکبر ،اگر را و ایمنی دارد فارفار فارفا فارسی سند مروکبر ،اگر را و ایمنی دارد فارفار فارفار به به که حب بمک محفظ و به بو سفر بین به تطفی نهیس به ایس کرد به براس ب و توکو به مانین جاسیه و نوشی ان کومنزل پر بهنی سے بولی ہوگی ایک مقام مقصود تک بہنچ نے اجو خوشی ان کومنزل پر بهنی سے بولی ہوگی اس کا سوال حقد بھی اک لوگوں کو حاصل نہیں ہوتی احوریں ا دراستی مربس آئ کل سفر کرنے بیار و استی مربس آئ کل سفر کرنے بیار ا

تاشتاسا في أبنات زان

بیا درببرگراس میا بود زبال لیانے غربہ پنجنہا کے گفتنی داد د مدست زیادہ بیمنع شعرست ۔ اگر جیمضمون عام ہے گھرخود شاعرکے حال برخوب جہبال ہوا ہے اوراس نے بقینا اپنی ہی نسبت کہا ہے۔ جب کوئی فیر کاکی مسافر شہری وارد ہو اسے اور اس کی زبان کوئی نہیں سجھاتو ترجان کی صرورت ہوتی ہے۔ شاعر کچہ تواس سے کر کسی کو اپنا قدر وان اور پاریشٹاس نہیں یا تا اور کہ اس سے کر کسی کو اپنا قدر وان اور پاریمی کو نہیں دیجہ اور کہ اس سے کر کہ ایک تیس فریب ہمرایعتی شہریں بالکل امینی وار دتیا ہے اور کہ تا ہے کہ کسی ترجان کو باذکر امینی مسافر کچہ باتیں، جو کھنے ہی کے لائق ہیں کہی جاتا ہے۔ ماشقان

گوینه در در من خود دیں دیار ترد ناکام دفت و ما طرامپ دواد ترد پیشم ازاں بیرس کرمیری والی کوے نازم فریب مسلح کر عالب ڈکوے تو ندانہ

مرادخت مازے بود از نم مے جائے درملقہ رندان تدے توقیار مامہ یارخت کا نمازی مرد اور می کے الودہ ہونے کو کہتے میں بانی شوکے معنی صاف میں۔ رندار

مفتیان! ده عزیزت مریزیدگاک جوندازیده در گرفون بیالی مباد دوسب مقرع کا تقدیر عبارت بون ب : مباد خون سیالی ش، دیگراز پرده بوشد سیادش کا ققد مشہور ہے کہ وہ بے گناہ اپنے سے سرے افراسیاب کے ہاتھ ہے اداکیا تھا 'اور اس کے خون کے دبال میں تام کا کشت و خون میں مبتلا دہا کہتا ہے کہ اے مفتیو! شراب بھی بڑی عزیز چیز ہے 'اس کو زمین پرمت کواؤ' ایسانہ ہو کہ خون سیالی شریع جوش مارے ۔ شکایت چرن

دينسكى نشاط مراديدا خواركرد

از شک کردا نج بمن دورگاد کرد

یغزل غالباس زانے میں کمی کی ہے حب مرزا عدالت کے موا فذے میں مجنس میں خوش ہے اسے کے تھے۔ بعین زما نے نے جب مجدکو دیجھا کرخشگی اور سکا بعث میں خوش ہے اسے توجعے ذلیل وخوار کر دیا کہ اب توجوش مزرہے گا۔ شکوہ جرخ

دردل می زبنیش من گیزداشتین جوب دیدکان ناندنمال آشکاد کرد کیمن میری دانش و مینش کے سبب مجعد سے آسمان پوسٹ برد کین ای تعماء اب جود کیماکہ وہ کیز توکوں برنطا ہر ہوگیا ہے ، تو آسمان کھل کھبلاا ور علانہ دشمنی کرنے لگا۔

تة م مريام

تنگرکست مرصر دکشتی شکست موج مین جو کچر ہوا دہ میری نا دانی سے نہیں ، ملک قضا وقدر کے مکم سے ہوا۔ شوخی

نومیدی از توکف و توراضی نه بکفر نومیدیم دگر به نو امبد وار کرد ماحصل شوکا یہ ہے کہ درحقیقت بیں ہوں تو ناامید کر چوں کر تجدے ہے اور توکفرے دائنی نہیں ،اس ہے جبور ا اسپنے تنبس امبدواد نبا با ہے۔ تعدون

یشرا آدیزوی میجوز محنول کم نظاری و دانش با محال سندا آنا زبان باسار با دارد مین مشرط آدیزوی میجوز محنول سندی منهر به بست می منهر با مین مشرط سے می تعلق دکھ اور ف داکوی و صورت و یا خرتو مجنول سندی کم اس کا دل تو محل میں ایکا ہوا ہے ، گرز بان کوسار بان سے سروکا رہے ۔ نیسی ساربان سے باتیں کرد با ہے اور ول سیلی سے لگا ہوا ہے بشرط کوسار بان سے اور حق کو محل سے مشیل دی ہے اور نہایت بلیغ تمثیل ہے اور شعر تو

توادرا فکارے ہے۔ عاشقا نہ

فدادا إدتت يرش ميت الفتم كدرازغاب كمم جال برلب ومم داشان إبرر بال ارد "كفتم" يعنى مي في كرويات يا مي كيدوتيا بول كريد برستش كاوقت تنبي سي أنو نالب کے مال سے درگزرا ور رکسش کا خبال جبوردے کیواں کہ اس کی ماان لیول يرب اود واستان زبان برا مبادا وه ايي ورد انگيزداستان بيان كرے اور واشان کے ساتھ ہی اس کی جان تھی سکل جائے۔ كويدصنعان توركردا ذكفرا ادال بنده كريخود فروسيا ي المخشش زيزدا فوش كود صنعان كاقصة مشهورب اجوبيك عابدتها المجهوست ومبورس مبتلا بوكيا بهان ك كافرتك لوبت بنيحتى بجرمتنة مواا در كفرست توب ك كتاب كه صنعان كالكفر سے تور کر امشہورے ؛ وہ عجب نا دان بندہ سے جس نے دہن کی خود فروسی کے سبب ن ایک بخشش کولیندرز کیا العنی خداکی خالص مجششش نورہ تھی کہ وه أو به الرئا و اور كفر بهى برمريا واور بيم ضرااس كو بخش دتيا واود اب جووه بجث ا ما اے گا ، تو یے جنٹ س دین کی تمیت ہوگی بیس کو بااس نے دین کی خود فروشی کے بھروسے برمداک فالص عبشش کولیسنداکیا " خوش کردن سے حق می بندريا.

. عاشقانه

آل خود بربازی می بُرد ویس اد وجومی نشمر در بنم میشن میشن باخنده در اوردن این مخوش محرد. ننه خی

بامن میاد بزلے پیو! فرزند آزر را بھی سم کھی کھیں کھیں کہ میں انتخار دین بڑگان فوش کرد «میا وبز" بعن مجھ سے جگاڑا من کر" فرزند آزر" ابراہیم علیات کام ۔ اِفی شعر کے معنی

ظام ہیں۔ بیرنزام صنمون ہی نہیں ہے ، ملکہ مرزا کے حسب حال بھی ہے ، کیواں کرجہاں تک ہم کومعلوم ہے ، مرزا کے والدسنی المذہب ا ورخو د مرزا اثنا عشری نھے ۔ پیزین ويتمحق ناشناسش كفنن ازانصات نيست كسرك ويدبن بجربر ملم فداوندسش بود محتا ہے کہ اس ظالم کوئ استناس کہناانصا نہیں ہے جس کو فدا کے علم براس تدریجوسا ہے کہ اس کے بحروسے برطام کیے حیلا جا تا ہے اوراس کے مواغزے سے برق وا باخرد فقم انشان ابل معنى باز كوس كفت اكفتارك كروار وبرنش بود بهرخوارى سبك سركرم لاتم كرده اند پاره نزديك درم دُور باشم كرده اند " دُورباش موبچ کی آواز کو کہنے ہی ، جو بادشا ہوں کی سواری کے آئے آ نقیب بکارتے جلتے ہیں۔ کہتا ہے کہ محد کو جوقضا نے سرگرم تلاش کیا ہے ال مقصودمیرا خوارد ذلیل کرنا ہے ۔ لیس را و نالاش میں جو دصت کارمجہ بریزنی سے اس سے ظاہرہے کے میری ذکت وخواری زیادہ ہوتی ہے اور اس طرح جوامریرے سركم الاس كريد المست مقصود اله وه ماصل بوياب يبركو يابر دور إش" بریس سی فدر مفصود کے نزدیک ہوتا ما تا ہوں۔

مادمای چرخ بردوزم غم فردا بخورون می دمېر منقبت از چه غالب خوا جگیها ہے جهان بگینست محرض باسلمان و بودر خواج نامشم کردہ اند عاشقانہ

عاشقانه بخشم ناسزامی کویدواز لطعب گفتارش کمال دارم کرونِ دلنشینی بعدازی گوبد العند العند المعتمد المعتمد المسلم المعتمد المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المعتمد المسلم المعتمد المسلم المسلم المعتمد المسلم المس

من به وفافردم ورقیب ئررزد نیمیش انگین ونیمه تَبرز و اندرد ایمی کی بیما گار تنبرزد المصری کیا ہے کہ میں تو نباہ کر آکر یا قرکباء الارقیب سیل بھاگا۔ گویامعشوق کا دھالب شہد تھاکہ میں اس میں معیش کررہ کیا اور آدھامصری تھاکہ رقیب اُس پرسے آڑگیا۔

دعوی اورابود دلیل بدیمی خده دندان کا مجبن گہرزد
کتے بڑے خیال کوکن منتصر لفظول میں اور مجرکس صفائی اور خوبی سے اداکی ہے۔
ہے کہ باہے کہ معشوق موتی باس طرت منساکہ اس کے دانت نظر آنے گے۔
بس اس کا خدہ کو یا اس بات کا دعویٰ ہے کہ موتی کی مجد حقیقت مبرے دانتوں کے سامنے نہیں اور اس دعویٰ کی دائیل اس کا خدہ و ندان ناہے کیوں کہ اس کے دانتوں کے سامنے نہیں اور اس دعویٰ کی دائیل اس کا خدہ و ندان ناہے کیوں کہ اس کے دانتوں کے دانتوں کے دانتوں کے دانتوں کے دانتوں کے سامنے کچے حقیقت نہیں دیکھتے ایس اس کے دعوے کی دلیل نہایت بری اور طام م

نهم جبیں پوش آسال مجرداند نشینش بهرره عنال مجرداند أسال بجردانديعي چكمت كيتم كواكث كراد بركارخ بني ادر بنيكا مرخ اور کردیاہے۔ امتحان البي

مرحيين على برسسنال بجودلنه جوقرقه يرمطامت الشجواند كليم لابهل ستسيال تيجوداند

تونالى ازخلا خاروتنكرى كرسي بروا برشادى واندوه لل مزكرقضا پزیدار بساط فلیغہ بنٹ ند نعتین '

تبعت زفرق البكلويم رسيدياد شوخی زمرگزشت زیائم مربده باد اول یہ آدرد کر اے کر تیری لوارمبرے مر پر بڑے اور ملق تک ان جائے بھوریہ محد کرکہ یہ تربہ بہر شخص کو نصیب نہیں ہوسکتا ہم تا ہے کہ گت خی عدسے کر دمئی، ميرى نال قلم برجو-

محروفته ام زكوب تو اسال د زمته اين تصرار بان عزبزان تنيدو باد ذرقيست مى لفغال! كمندم درك ماررب بيك ورال ملروياد لین اگرچہ تیرے عشق بی دوسرے کی نرکت کوالا بہیں مرجو بی کئی ادمیوں کے ل کرالہ و فریاد کرنے میں عجب تطعت ہے ، اس بے میں دشک سے قطع نظر کر ہوں اور کہا ہوں : خار رہت بیا ہے عزیزاں خلیدہ یاد

ومين دون منت البيار نها و ند مروند مرازدوش وميكرش كوند

یون کموارے سرآ کارکرمعی معشوق نے سبک وٹل مرکبا؛ پہلے سرکا بوجہ نی اساس کان کابوجہ ہے کراپنی کموارے یہ ہے قدیم را کارا ہے۔ وصف ہے مٹ

ہ نا کہ نے زور و بہ نے شور نہفتہ اندلیٹر بکا برخرد و ہرسٹ کردند لیمی شاب کا نشہ اور نے کی آ واز کا در د ، دولوں عقال و ہوسٹ کے بیٹمن میں لیس جب کا کرنان قضا وقد ہے شراب میں زور اور نے میں شور و دلیوت کیا تھا ، اس وقت عقل و ہوش کے انجام کا کچھ خیال منہیں کیا ۔

کاجرشِون داِن ده بتجاریت مه رود بعن شون ِالنبی کا نا جراس رستے سے تنہیں مبلنا کہ جورستہ جلتے جلتے فتم ہومائے اوراس رستے میں سرابر لوٹانہ جائے ۔ تعدید و

مرطبتناس کر ہنکتا دائے دارد مرم ان سنگر و مجزبات رود کرتا ہے کہ ان سنگر و مجزبات رود کرتا ہے کہ اسکار میں ہنگا ہے کہ اسکار میں ہنگا ہے کہ مرم از وہی شخص ہے اس جولیجر اندا یہ کا اندا یہ کا ایک ہنگا ہے اس کے ایک ہوئی جو کیجہ نیجر سکھائی ہے اس کے وافق عمل کرتا ہے ایک اندا ہے اس بین ہوئے ہیں مونے میں مجانے ہیں اعزین کے مہرکام اور میں جیزین نیچر کی ہارت کا بنیر کھی نہیں کرتا ۔
مہرکام اور میں جیزین نیچر کی ہارت کا بنیر کھی نہیں کرتا ۔
شوخی

رابان وربہ نئی بجزای اشاسد وست زربنوق ہونا بعنی نموق کے زبر شق ہونا۔ غالصہ مطلب یہ کہ زامد نشراجیت کے شام الفاظ سے ان کے حقیق معنی مراد ابنا ہے اور سی بات کو تمثیل واستعارہ

كنايه بيم المنهي كريا-عاشقانه

بیا وجوز بن بناے دیدنم بگر جواننگ از براز کال کی بھی بھی ہے ۔ کہ اس کو دیجہ ا کہ بہت کہ آا در دبدارک تمنا جو میرے دل میں جوٹس ایر بی ہے اس کو دیجہ ا اور بلکوں کے دستے سے آنسوکی طرح میرام کی ملاحظہ کر۔ جوش تمنا ہے دبدار کی تصویر اس سے بہتر غالبا کسی نے رکھینی ہوگ کرا میں آنسوکی طرح بلکوں کے دستے ہے جہا جا آ ہوں یہ

زمن بجرم طبیدان کناره می کردی بیا بخاک بمن وارمیرنم بنگر زن

دمیدان و بالیروا شیال گرشد درا نفطارتها دام چیرنم بنگر کہّا ہے کہ مهاک انتظار میں میرادام بچھا نا نود کھی جو دانہ جال کے بیچے تہا ہے پھنسا نے کے بے ڈالاتھا' وہ اگا اور بڑھا اور بہاں تک بڑھا کہ اس گونسلے بن گئے ، گرتماہی دام میں ندایا۔ غزل مسلسل عاشقان و دندانہ

شوراً باین اوی تلخرت اگرای از تربیبی مرجم بازش اور کتا ہے کرمین جس وادی بین موں میمال کا بان آو کئے ہے۔ اے جدیم فرزا: ااگر تو فیاص ہے تومیرے یے میرے یے مرجی نوش مینی شراب لا۔ دائم کون در داری مرجی داری مرجی داری گردید مسلطان ازبادہ فرق آور گرفتی بکروریزد کرمین ورائی تو ورش میں آور مربی بخت کر بردارو مردش آور کہا ہے کہ تیرے پاس دام بھی ہیں ، اور توسب مگرا تا جا نا بھی ہے ، اگر بادت ہ عطا کرے توجہا ، ورٹ بان فروش سے لا ۔ اگر منع داتش پرست ، نعنی بادہ فردش تو ہے میں ڈالی دے ، تو تو نبا ہا تھ بررکوا ور میل دے ۔ اور جو بادشاہ کھڑا بجرعنایت کرے کو کندھے پراٹھا اور ہے ا

رے و مدھے پر میں اور ہے ا۔
دکال دمداز میں اواش می ارتفاق کی دروج پٹم افکان ارائے پرکوش اور
امش اوال کی کی سے مراد دیکال اور ایس سے مراد قلقل
گاہے ببکدی از بارہ زخویشم بر محما ہے ببیستی از نغر بہوش اور
گاہے ببکدی ایمن مجمی طبدی سے محد کوشراب بلاکر مربوش کردے اور کھے جب
میں مست ہوجاؤں تو محد کو گان سنا کر ہوست یا دکھے۔

عاب کرنفائش بار ہمپاے تو گر آید بارے فزی فردے زاں ہور اپنی آور ہمپاے تو گر ایس کرنے اور ہمپاے تو گر آباد ہم اول کے بہتنے والا مرزا حال ہم روئی اول کر ایس کے میں اول کی کروٹ اور ٹوبی و بہتے تھے کہ اکثر اول یا پشمینے کا چنہ کوٹ اور ٹوبی و فہرہ بہتے تھے ماٹ ا

يقين عشق كن وادر مركال رخيز ماشتى نبشين يارامتحال برخيز

چارسنگ گیا یچی اے زبان طور استان دراور پیوسیل در و درجان برخیز زبان مشکل ایستی کی ایستی کی و طور اور تخل ایمن پرظام بر بول ننی و است کی طور اور تخل ایمن پرظام بر بول ننی و اس کی طون خطاب کریا ہے کہ اسے مشعل طور! پتم اور درخت سے جوکہ تیرے اس کی طون خطاب کریا ہے کہ اسے مشعل طور! پتم اور درخت سے جوکہ تیرے

قابل نہیں ہر مجدوں پٹتا ہے ؟ ہماری انکوکی راہ ہے ول میں اُتر اور جان سے محروک اُنٹھ۔ عاشقانہ

عیادت است در ماش تدخوئی جیت؟

معشوق عیادت کوا یا اور عاشق کا حال نہایت سقیم دیجے کریا لطف ہوا ہے۔ اس سے
کہا ہے کہ توعیادت کے لیے آیا ہے اردائی کے بے نہیں آبا بھریہ تندخوئی اور
معراجی کیسی ہے جبہاں آکر بے لطنی کے سواا ورکبا حاصل ہوسکتا ہے۔ بس ا
اورمغوم بیجے اور ہونٹ کا متا ہوا ایڈ۔

اخلاق

نفس چن دابول کرددا دابودا بغربالگیر محرم سلیمانم ،نقش خانم ازمن برس کهتا ہے کر جب نفس خلوب ہوگیا، بجر جن کومکوم کر لینا آسان ہے ۔ میں سلیمان کا محرم واز ہوں اس کی انگوشی بریہی نقش کنو تھا جس سے تمام جن اس مے می کم تھے ۔ دندانہ

جام نے بیٹیم نہ اعشرت م ازمن میرس

بوسه از لبائم دِه، عمرِ خضراز من خواه ....

وردِمن بود غالب! یا علی بوطالب! نیست نجل باطالب؛ آم بفطم ازمن بیس کرت است کرت است کرت است کرت است کرت این ایل طالب است ، مجھ کوطالب صدق سے کوئی نہیں سے اسم اعظم مجد سے بوجید نے کربی ہ یا علی ، اسم اعظم ہے ۔ عاشقان مانتھا ہے ۔ عاشقان

<u>لطغ</u> بتحت بهربگر خشعگیں شناس آرایشِ جبینِ سگرفان زمیس مشناس

اخلات

بے نم نہاد مرد گرامی نے شود نہار ، فدر خاط اندو کیس شناس! ز نما دے معنی مال ضرور بالصرور کے میں ۔ ریفظ حب بھی برا تا ہے تو ہر گئے کے معنی بوتے میں اور حب امریرا تا ہے تو سرور کے معنی دیا ہے۔

وو دسو داے تنق لبت آسمال الميش ديده برخواب بريث س زد جهال الميش دنیا و ما فیمها کا بین بونا بیان کرتا ہے ، اور کتنا ہے کہ ایک خیالی دمواں اعمام کر شاربان سابن كياءهم في اس كانام آسان دكوليا اورآ تحدكوابك بريشان خواب نظراً یا اس کوجہاں سمجھ کئے۔ اس طرح اس کے بعدے کئی شعروں مرال می صفو كي تفصيل بمثلاً

قطره بكداخت البحربيجران ناميدش وسم فاكر رئحت درستعم بالارمش داغ كشت أل علاا زمسنى وزان كاميدش با د دامن زدر که تنش نویمها دار خوابش جول كربوبهارمين تمام ميزبات نفساني حوشس مي آئة مي اورعشق ويوس كي تحریک ہوتی ہے اس بے بہارکواک سے تشبیر دتیا ہے۔ کہا ہے کہ ہوا نے أك كودامن سے سلاكايا ، ميں نے اس كوبهار قرار وے ديا . اور جب وہ مشعلہ عل بجما توس في اس كافرال نام ركود با

تعریض برا بل جلن

غربتم اسازگار آمد، وطن فہمیرش کرد تنگی صلقه دام اکشیال نامبرش کتا ہے کہ جب پردلیس میں مجھے تھیفیں پہنچنے لگیں تومیں اس کو وطن مجھا گویا جب دام کے علقے نے تنگی کی انومیں اس کواپنا اکشیار سمجھ کیا مطلب بر کہ وطن

میں اس قدر بے مہری اور مغافرت دیجی تفی کہ جب پردیس مجھ کوراس را با آتو میں في اس كويمي وطن بي تصوركرايا

بود دربهاوبه میکنے کر دل مے نعتش رفت از شوخی بایسے کر جاں امیدمش یماں برزگی متمیمعشون کی طرف را جع ہے۔ کہنا ہے کہ وہ میرے پہلویں ایسی تمكين كے ساتھ بيٹھا تنعا، جس طرح بہلوميں دار دہنا ہے؛ اور وہ شوقی ہے اٹھو كراس طرح جلاگیا كہ بس اس كومال كہ اٹھا۔ بعنی جومان كے جانے سے كيفيت ہوتی ہے وی اُس کے مائے سے ہوئی۔

كاه بها كفتش كاب فلال اميدش دل زمان داراز دان آشنا ئيها تخواست لاسلوك ازمر جيبيش أمركز شتن وأشتم محبدد مدم تقش إے بروال اميدش دل درهش سبور اکرمال می ورووش ورمبال دسي عميه بيرازان مي د مدعوض نبودسخن مرائي ما إنگال كردوسست ول می پردنها و زبان می د برعوض کہنا ہے کہ پسخن سمائی ہم کومفت تہیں میں ہے ، ملکہ دوست جب دل لے لیٹا ہے تواس کے عوص زبان عمایت کریا ہے۔ زیال کو دار کاعوض قرار دیسے بیس شاعر نے لطافت بیر دکھی ہے کہ فی الحقیقت جیب کا سان کہیں دل نہیں دینا اورعاشق تهيس بوام تب كان زيان مي گرمي اورشعله بياني ببيدا نهبس بوسكتي خواه عشنق محاري بواخوا عشق حفيقي

<sup>۔۔</sup> ہاں اور فلاں دونوں مارب مگریں ،جب سی کا نام سراحۃ مہیں نبان ہو ا تو : ہاں - الفاظ ہوے جاتے مِن اردوس ایس موقع برده یا دو تخص یا ایکا و صمکا بوست میں .

تراكهبت ونياشامي ازبهارجيعط اذال دحيق مقدس درس خمارح حظ

رندارم مرکر با ده ندارم زردرگار جیر حظ خوش ست کوثره باکست باده کردرست خوش ست کوثره باکست باده کردرست

جن يُرازكل وسرين ودلر بالمنصيت برشته ننزازي مُردبيك سوارج حظ چن بُرادگل وسرس سے مراد دیا ہے ، اور دلریا سے مرا دوہ وات یے نشان ہے جو دیدو دریا نت سے باہرہے۔ کہتا ہے کہاس فتنہ خیز دشت بعنی دنیا میں جہاں قدم در ام زن اور قزاق محصات میں کے ہوئے میں اس محرج بے سوارسے کیا مدوہ پہنے سکتی ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب راہ میں مسا فرکوخطرہ موابداداس كى كك كے بيكوئى سوارا ما سي توا قال كرد نظرا تى سي بهرسوار يمو داريوتا ب مكراس دشت يس كرديعني أتاروعلامات توسب موجودين مرمواركاكهيس بترتبيس.

چنین کرخل مبنداست دستک ناپیدا زمیوه آمانه نته خود زشا ضار چهظ أينى جب كرنخل اس قله مليذب اورميل جما السنة كے ليے بيتو يا بريد ہي ، توجب بنك بيوه خود ودخت سے در كرے لعنى جب بك جا ذراعتايت بم كوخو دا بني طرن ر كين اورشا بديقتى خوداين حجلى ر دكعا سئه، مم كوكيا فائده ؟

ة چومرود توا ئان شكيها چفليل آبجه دانست سراسيگي صبح رصلي

م*زمرا دولت دنیام: مرااجرِجمیل* · فکرِ<u>عقب</u>ا م منه وبار برشسبگیر درانگذه براه

بمنروباد، سازوسان بشبگر، مجیلی دات یعنی جشخص به مانتا ہے کہ کو پی کمبے کو کمیسی کو کمیسی کو کمیسی کھی کو کمیسی کھیرام شاور کھلبل پر آئی ہے وہ دات ہی سے تمام سازوسان باندور جوڑ کر دستے کے سرے پر ڈال دیتا ہے۔ دندار:

رکنی چارہ لب ختک مسلمانے دا اے برترسا بھگان کوھ عن المبیل پرخطاب ہے خداکی طوت معنی ظاہر ہیں۔

ئاتدوانى

نات وفرة مان الجريخة الرارى بدياد كذا ندنظيرى زنتيل الماندنظيرى زنتيل الماندنظيرى زنتيل الماندنظيرى زنتيل من فرق نهيرى رقيد الماندنظيرى وتنهيرى وقريبهي كرت و

نخریہ شعار مکر عنم کوا بگل شکفائر دکو ہ شمع شبستانیم ابادِ سحرگا ہیم اپنی مصیبت اور اپنی فیض رسانی اور اس پر لوگوں کی بے دردی اور ناقد دوانی ظاہر کرتا ہے کہ میں گویا ہم مشیب تانی موں کہ اس میں سے شعلے جراتے ہیں گرتا ہے کہ میں گویا ہم میں بادر گویا میں بادر گویا میں بادر گاہی ہوں ، جو ہمیں گاری کو اس کے ساتھ مہد دی نہیں ؛ اور گویا میں بادر گاہی ہوں ، جو بھول کھلاتی ہے اگراس کی اُجرت کوئی اوا نہیں گریا .

تصوف

مذب توبايدتوي كال ببرد اكفيت محرة تواندرسيد بخست بهمراميم

کہتا ہے کتیرامذر ہوی جا ہے اجو محد کورزان کے بے جائے ہیں تصیب اگریرے رما تھ نہل سکے ، تو تجد حرن نہیں ۔

عالب نام أوم نام نِشائم برس مم اسداللم ومم اسراللهم

برب یا علی اسراے با دہ رواز کردہ ایم مشرب حی زیدہ ایم عیش فار کردہ ایم روا ترده ایم مینی ماری کرده ایم کتا ہے کرچوں کدلب بردیا علی، جاری ہے، اس بناظ سے توہم نے مذہب بی افتیار کیا ہے ؛ اور چوں کہ اس پرسشراب ماری ہے اس لحا فطهسة مغول تعنی آتش پرستوں کاسا عیش کرتے ہیں۔ بعنی دین و دنسیا د ولو*ل سم کو حاصل ہیں*۔

باده بوام خورده و زربه تمار باخت و کزم ج ناسر است ایم بسر انکرده ایم بمنى مشاب بينا در روميه منابع كرنا تو فرا تهاي ، هم نے ان براليوں كويمي خو بي كماته يكا تراب بي توقر ص ، اور روبيكه وياتوجوك مي.

ناله بلب تكسد ايم، واغ بدل نهنمته ايم ولتبانِ مسكم، زر بخسة ايرده ايم الالباس مكنة الم معنى اس كومذ سے منیں سكنے دیتے اور ضبط كرتے سى اور داغ كودل ميں جيائے ركھے ميں ؛ مم دولت مندتو ميں مرحب بيس ميں اپني دولت كو فزاتے میں رکھتے ہیں ۔

رفتها م ازخولیشتن جندا بحد دریاد خودم

يحرفرامشي لفريادم دسدا ونستبت وتست

مجہا ہے کمیں ابنے آ ہے۔ توگزدگیا ہوں گر ابھی آ بے کو بھولا نہیں ہوں آگر فرامونی اس وقت میری فریاد کو پہنچے اور آ ہے کو مجالا بھی دسے ، توبہدنٹ مناسب ہے۔

برقدم کختے زخود رفاتن بود دربارِس سمجو شمع بزم درداء نسسا زادِ خودم كتا كا وفنائين جوكيدك ميرك بالالعنى خودجى يا زنبل بي ب وه صرف يهى ہے كہ مرفدم برتھوڑا تھوڑا استے آئے ہے دور ہوتا ما تا ہوں جو باحر طرح كرشمع داو منامي أب بى إبازاد داه ب كرابر بمعلى ماتى ب اورزاد راه ك طررت نبرانی ماتی ہے، اسی طرح میں ہی آب ایا اوراہ ہول۔

یاد با دان در داران کا عنبای داشتم آو آتشناک و شیم ای بایت داشتم جوانی کے زمانے کو باد کرتا ہے داشتم جوانی کے زمانے کو باد کرتا ہے محب کر بوالہوسی یا عشق و محبّت زور نسور برخیا آ ا می آتش ناک تھی اور آنکھ اشک بار۔

ایش ناک تھی اور آنکھ اشک بار۔

بیخ دی

ایس قدر دائم که غالب نام یارے داشتم ويجازخولتيم خبربوده ككعت برطروت

ایس چینوراست کارشوق تو درسردارم ولې پرواز و تمکينې تمت در دارم

خنده برغفلتِ در وليْس وتونگردارم أرجيا درطرب وايس زجير و در تعب است کہتا ہے کہ میں درولیش و تو پھر دونوں کی ففلنت پرمہنستا ہوں حب کہ ونیا کا طرب اورتعب دونوں ہیے ہیں ، توایک خش کیوں ہے ؟ اور دوسرا رمجده كيول ہے ؟

راز دار تو وبدنام كرن كردشس جيخ ميم سياس از تو ديم نسكوه زاختر دارم فدا سے کہا ہے کر جو تھے سے سیلیت بہنجی ہے اس کی صلحت کو خوب سمجعتا بوں . گراسمان کو بدنام کرتا ہوں بسپ درختیغت تیرااحسان مندموں ، گربطا ہر ستارے کاشکوہ گزار۔

خوستودم ازتو وزبه دورباش ملق آوازهٔ جناے تو در عالم افسگنم كتاب كرمي نے تعدكو حفاكاراس بے مشہور كرد كھا ہے كداوركو تى تيرى طرف رغبت كري ورمز درحقيقت مي تجد سيم طرح راضي اورخوستنود مول -

ماشاكزس فشاردرا بروخم انكنم

ووزند كربغ مض زمي را براسال افسوس متضمن فمخ

مم بعالم زامل عالم ركناراً فتاده أم جون الام تنجر بيردا ارتفار افتاده أم زمن فدر نکنی بحرب اس دی دارم نهند کا فرم و بت در استنبی دارم استعربي مصداق وه مكارا ورريا كارتوك مي من كومتشترع اورمقدس سمجه كر أن کَ آکے کول اِت بنسی یا ہے تہذیبی یا رندشسر بی کی کہتے ہوسے مشرم آتی ہے گر ال كوذرا مول كرد يجيبي توده منى كي اوجهل شكار كصينة واسد بنكلته مي ماس م خطاب معشوق ك طرف ہے جو نوعم ہونے كے سبب مقدس أ دميوں كى صحبت سے بھالما ہت ۔

مزاردرد بهركوشه وركاس دارم

شكابت نشعه ته ام كبراني ابشا براه دنوز

" بنوز اکا نفظ بہاں ایسا ہے جیسا اردومین آہم "یا" یا دجوداس کے بولتے ہیں۔
کہتا ہے کہ برامیروں کی مرح مرائی کے نحا ظ سے توالیسا ہوں ، جیسے شامراہ میں
ایک گدا بیٹھا ہو، گراس نحا ظ سے کہ لوگ میرے مصنون چُراتے ہیں میرا یہ حال
ہے کہ ہزارواں چوٹے میری گھات میں گئے ہوئے ہیں ۔
توقع

نه و مده دو دخیال را نسندول نیاز ارند نوقع عجب ازا و اتشیل دارم کتا ہے کا ابل دوزخ کو ظاہر ہے کہ میعاد معین سے زیادہ دوزخ یں در کھیئے پسس اس خیال سے میں اپنی آواتشیں سے ایک عجیب توقع رکھتا ہوں ہینی یک آواتشیں بھی ہیشہ در رہے گی۔ اس توقع کو عجیب اس ہے کہا ہے کہ اس کو می دوزخ برتیاس کرکے اس سے آخر کا رنجان کا امید وارسے ۔

جواب خواج نظیری نوست ترام غالب! خطائموده ام وجشیم آف رس دارم

دوسرامصرع تظیری کا ہےجس کا اصل صرع یہ ہے:

مرا برساده دلیما من توان نجشید

نظیری کایشعربر اس کرجیات کا ہے۔ گرخن یہ ہے کہ مزالت یہ مصرع تضمین کیاکیا ہے۔ گرخن یہ ہے کہ مزال یہ محریاک نظیری کی اس کرجیات یہ ہوگیاک نظیری کی غزل برغزل لکھی تعمی تو خطا گرمی نے اس برائیسی غزل لکھی ہے کہ ابنی اس خطا برافرین کا امید دار ہوں ۔

غزل مسلسل عاشقانه

بیاکہ فاعدہ اسسمال مجردانیم معشوق سے کہنا ہے کہ تو اسکال کا بہ فاعدہ کہ وہ دوست کو دوست سے مہیں سطے دنیا ہم تم دولوں مل کر ملیٹ دیں اور حکم قرصا کورطل گرار سی جا ہما ہما

كاردى كيميردي. میوشد بنشینم و در فسداز کنیم میوج بربرره پاسبال بیروانیم در فراز کنیم مینی در وازه بندکر دین اور چوکیدار کوعکم دین که کویت مین میرتادیداد کسی کونرا نے دے۔ أكرزشحة لودكير دار متدليشم وكرزشاه رسدارمغال بكزايم أكركليم شودهمزبان سخن زكنيم وكرخليل تودميهسعال بكزاني كل الكيم وكلاب بربكدرياتيم ہے آوریم وقدی درمیاں گردائم نديم ومطرب وساقى زائجمن رائيم كاروبار ذي كاردال بكردائيم مكے بالاسنى بالدابيا ميزيم سنجے بوسرنبال دربال كردائيم لاب مملق وخوشا مرسخن كواداك سائقه الأنا الأفر جاؤ أور دازونبازي بأثمي كرنا ـ مهم شرم بيك شوو باسم أويزيم بشوهي كررخ اخترال مردانيم زجوش سيز تحرياتفس فروبتريم بلاكري روزازجها سكردانيم لعنی اختلاط کے موقع پریم دونوں ایسے زور زور سے سائٹس لیں کہ مبیح کا دم بندرویں ا وراس کوطلوع : بونے دیں اور دان کی کرمی کی بلاجہان سے ٹال دیں۔ بوسم شب مررا در غلط بیندازیم نشیدره زَمَرُ ابا شبال میردانیم لعنى سب كورات كے دھوكے ميں وال ديں بہائ كك كر جروا ہے كور لوڑ سمبت ادھے رستے سے تہرکی طرف الٹا مجھیر دیں بجنگ إج شائانِ شاخساي لا تنبى مبرز درگلتال گردانيم بعنی جواوک درختوں سے میوہ اور فواکہ کی والی لینے کو اپنی ان کولو کر باع کے اس می فالی جھال کے ساتھ بھیرویں۔ زشا حسارسوے اشیال تکروانیم بصلح بال فشانان تعبير كابي را

یعنی جوہرندے مبیح کو کمونسلول سے درخوں پرآ کرکلیل کرتے ہیں ان کونرمی اور جمکارکے ساتھ گھونسلوں کی طون لوٹاویں ۔

زمیدریم من وتو ازه عجب دابود گرافتاب موسے فاوراں گردائیم کہتا ہے کہ ہم میرری ہیں ہم سے تعجب نہیں کرعیں طرح بعنول بعض حبدر کوار سے معرزہ روائشمس ہوا تھا ہم بھی آفتاب کومشرق کی طرن والیس معیمردیں .

تدامت

رنت براآنچ خود ما خواستیم وابرازساطان برخوعا خواستیم قاعره ب کرجب نقیر بادشاه سے بھیک ما نگلتے وقت شور وظل کرتا ہے ، تواسس کو ماکر بہا دیتے بین اور کچ نہیں دیتے ۔ کہنا ہے کہم پر جو بھی گزری ، وہ خودیم نے مارکر بہا دیتے بین اور کچ نہیں دیتے ۔ کہنا ہے کہم پر جو بھی گزری ، وہ خودیم نے بی جا بھی کے وقت شور وغل بہن کیا اس سے می جا بھی کے اور کچے در طار سلطان سے مراد خوانی ائی ہے۔

دانش گنجد: بنداری شکست حق نهان داداک چه پداخواتیم بنداری اورگویی اور تو یا کے ایک عنی میں بجتنا ہے کہ علم اور خزار تکو با ایک ہی چیز میں کیوں کہ جو چیز ہم نے علانہ مانگی لیعنی وولت ، وہ خدانے می کولونئیدہ طور پر دی لینی علم وہنر۔

لصوت

رفت و بازاً مربها در دام ما باز مردادیم و عنفا خواستیم کتا ہے کہ است کر کا کیا تھا بھر آن بھنسا ،اب جا ہے خواک کتا ہے کہ است کر کا کیا تھا بھر آن بھنسا ،اب جا ہے خواک اس کی زیادہ نگرانی کرنے اور اس کو نکلنے مذوبیت مگرہم نے اس کو خود چھوڑ دیا اور عنفا کی خوامش کی بہا سے مزاد دولتِ دنیا ،اور عنفا سے مزاد احدیثِ ذا

وصفة درمغراز بركب غوداسته ايم توشه راه و ك بود كه برداشته ايم واغ اصان قبول للمائش نيت ازرخ مي بخت منزدات أيم قبولی اور قبول ایک معنی میں آ تا ہے۔ خزمی بخت مبریعنی مرمبزی بخت مبرکتا ہے کہ مم کواسٹے مبری خوش نعیسی پرنازہے کیوں کواس پرکیپنوں کی قبولیت سے احسان کا فخرمتضمن شركايت زخم مکرم بخیر و مربم را بسندم معنی عبل طرح زخم میکرنگ بخیر و مربم می رسائی نبیس ہے اور اب مجرک موج میں معنی عبل طرح زخم میکرنگ بخیر و مربم می رسائی نبیس ہے اور اب مجرک موج میں جنبش درنتار سبی ب ایسایی میرامال ب یعنی ترسی کومیرے درد کی خبر ہے، زمیرے کال کی اطلاع ہے۔ تقدخردم اسكة سلطال زيزرم مبنس منرم جمري بازار تدائم ناتب بود کوتهی ازدوست بهانا زانسان دمدم کام کربسیا دندانم مینی ده اس طرح حاجت دوانی کریاہے کراکٹر بچھ کوشعور نہیں ہونا کر کیوں کریہ کام ریم فإلى ك فزل الواب مصطف خان مرحوم كمكان يرجومشاع و بويانها اس

نظر المرائی و المسلط المان مردم کے مکان پرجومشاعوم ہو یا تھا، اس میں بر سی کئی تھی۔ بول کرد تی کے تمام مامورشوا کا، جو وہاں فارسی غزلیس مکھرکے جاتے تھے، مرزا نے اس غزل میں ذکر کہا ہے اور غزل میں نہایت فصیح ہے، اس یے بطوریارگار کے ساری غزل بہاں نقل کی ماتی ہے،

دل مروم بم طره مم در جم شال طره وردلاویز تر از برجم شال آه ازی طائفه دانکس که بودوم شال

مز برأسوده دلاب حرم دزمز مهاث ا

گندرازخسته دلان کر ندانی ستدار ختگانندکردانی و نداری غمرشاں یعنی ان معیبت ذرول کوچا نے دے جن کوتونہیں جانتا، گر خبرداردہ کرمیت ے ایسے افت زدہ ہیں جن کوتو ما تا ہے گران کا مجمع تھے کوئیں۔

أتشل سأتش أكرين وكرم يم تنال

چهها مزت بسهار نهی از کم شاں باددرملوت شام شك فشال دوم شاس حشرتي اشرف وآزدوه لوداعظم شال مست دربرم سخن ممنفس وبهم شال

دارغ خول گري اير ماره كرانم ، كويي ذكرمعاصرين خود

بآيرى جيره غزالان وزمردم رم شال

كافرانند جهال جوے كم سرحزية كود

أشكاراتش بدمام وبحونا مي جوي

رشک برتشنهٔ تنها رو وادی وارم

مدقطلب

أبكرداندي سحن ازبكة مسدايان عجسس مندرا خوش نغسانند سخنور کر یو و مومن ونيز وصهاى وعلوى وانكاه غاتب بوخة جال بمرج نيرز دبشعار موس تعنی حکیم موس خان جن کے دلوان اردواور فارسی دونوں زبانوں میں موجود

میں نیز بین نواب ضیا والدین احر خان رئیس لوبا روحن کا کلام د وانوں زبانوں میں بقدرمعتدر بموجود سب ممركوئى دبوان مرتب تنبير بوا. صهبا ئى لينى مولاناا مام يخبش جن كالقم وبرفادى اور ديورسائل اورستروح تين ملدون مي جدي كرشائع بو حكى مي. علوی مولانا عبالترخان علوی استا دِمولاناصها بی جن کی نظم ونٹر جیسے کی ہے، اویونی میں میں ان کے قصائد موجود میں حسرتی انواب محدمصطفط خان زمیں جانجراباد جن كه دلوان أردو منارس دولور زبانون مي جعب هي بي اوراس كيسواسفرار ج ا تذكر في كلت بنار اور قعات فادى مبى أن كى تصانيت سے شائع ہو جى مى. أزروه مولانامفتى محدمسدالدين خان جن كاكلام أردوافارس اورع لي تينول زيا نول میں موج دیمیا، تمرانسوس ہے کہ اس میں سے بہت کچھ صنا نعے بڑیا ہے سکین تعین مذمی رسائے جوان سے یادگاردہ محیامی شائع ہو چکے میں.

اس مے از محیط فریداری کمین خوابدشدن شبرت شوم بكيني بجدمن فوابدشان جاكها ايتارجيب بيرمن خوابدندن ومنتكاه بازمشيخ وبرسمن فوابدنندت

تازوبوانم كرمرمست سخن فوابرشدن كوكبم را در عدم او بيع قبولي بوزه است مطرب ارشوم بهربنيث كرخوابد زد نوا ومن وقم درمزاق فتزما خوا برحرضت

كتا ہے كرميرالك ايك حرون مذاف فتذ ميں مكر يا مے كا بعنی فتركولسندائے كا : س كانتبر بربوگا كريمن اس كواب موافق سمحه كا ورشيخ اب موافق خیال کرے گا اور دو نوں اپنی اپنی مجد اس سرفخر کریں کے اور ایک دوسرے كوفيشلالمي كاورالين يكل خب بول كے .

بى جِيمَكُومِ ؟ أَكَا يِسْت فِصْعِ هِنَكُ وَمِرْ الشّعارِ بِاب مُوفِعَن فُوالْمِرْمُدُ

اس سے بسل بطور فریکے کہا تھا کہ بول ہوگا اور ووں ہوگا ؛ ہو کہا ہے کہا ہے ، میں کیا کہتا ہوں ؟ اگر زا نے کا حال ایسا ہی رہا تو دفتر شور باب سوختن نعنی جلادسیا کے لائق ہومائے گا۔

انجام شاعرى

يمم كور أمير دوي كلفت فوالدكروت دمستشل مشاطة زلعب سخن خوابدشدن شابهضمون كراينك تبري جان ودلست روستا آواره کام و وین خوابدشدن بینی آئندہ برمال ہوگا کرنٹا ہمضمون جواب مبان ودل کے تہریں نفام رکھتا ہے، ووكام ودمن كے ديبات مي آواره بوملے كاريعى جن اشعار اور خيالات ميں اب نبابت ومین اور گری سی اور کی جاتی ہے وہ مر بت توکوں کی زبانوں بردہ ما نیں ا دران ی ته کو کوئی زیسنے گا۔ انجام شاعري

زاع داع اندر مواسي مم بال و يرزنال م توائد پر دوسنجان جبن خوامد شدن مِنْظَى كَوِّے (يَعِیٰ تُکُ بندی كرنے واسے شاع) تغریبی كی ہوا میں بنكے بسادسے موے میں کے نغر سجوں الیعنی عالی ورجہ شاع وں کی برابری کریں گے۔

شاد باش اے دل درس محاکم مانغما شيون رتيج فراني مان دتن خوابد شدك اب كتاب كردنيا مي ان بانول كا فكررًا بي سودسه ؛ برسب نغي موزون بول یا اموزوں ایک دن موت کے توجے بن مائیں سے

انجام دنیا میم فردم شمع ستی تبرگی خوابدگر: پیر سم بساط برم مسنى يُرشكن خوابدشدن كرد بندار وحودا ذر كمذر خوابدنشست بحرتوجيدعيانى موميسزن خوابدشدن

کہنا ہے کہتی کے دصوکے کا عبار جوراہ میں اٹھٹا ہوانظراً تاہے، برسب بیٹھ مائے گایونی سب فناہو جائیں گے اور توحید عیانی کا دریا موجزن ہوگا بعبی ذات واحد کے سوانچھ باتی درہے گا.
واحد کے سوانچھ باتی درہے گا.
ترجیح کا فریہ مسلما تاں

د والت بغلط نبود ازسعی ابشیا*ل شو سیمان شو سیمان شو* كتا ہے كرددات ين سعادت ميں علمي ميس كرتى ؛ وہ اس كے ياس ماتى ہے جو اس کے لائن ہوا ہے بس تواسے نما طب ! اپنی سمی سے بیشمان ہو اور وہ دولت كياب وكافر بونا كتاب كرتوكا فرنيس بوسكتا الاجارمسلماني برقناعت كرغاب مزانے کفرے و کو مراد لیا ہے، جوصونیہ کرام کی اصطلاح کے موافق ایک بڑارتبہ مراتب فقرودد وليتى مي شاركيا ما تابيد يمين تعظع نظران معنوں كے اس شوركے اید اورمعنی نهایت تطیعت و یا بیزه زمانے سے حسب مال معی ہوسکتے ہیں موثابد شعریتے وقت مرزاے حیال میں بڑرے ہوں تمرمنرورسے کرانھیں کے تتا الجج اذکارمیں شار کے مائیں کیوں کر کیفا اکٹر کلام کی بنیا دایسے جامع اور ماوی الفافط پرر کھتے ہیں کر کو قائل کامقصودایک خاص معنی سے زیادہ رہو کمر کلام اپنی عمیت کے سبب بہت سے محل رکھتا ہو مطلب یہ ہے کہ ایسامسلمان ہونا جس کوسا رازمان مسلمان بچے اور ملمان سمے ، یہ تو بہت آسان ہے ، ترقوم کی معلائی کی وہ تدبیری کرنی کراس کی بھلائی ان کے بغیر دشوار معلوم ہوان ان تدبیروں کے اختبار کرنے میں توگوں کے طعن تشینے سے زور ماہیماں تک کہ مدمدمیب اور کا فرمشہور مولاً مگر توم کی خیراندکشیں سے دست کش رہونانہا بہت دشوار المکر بعض مالتوں میں قریباناکن کے ہے کہ ہزاروں اور لاکھول میں نہیں باکم کر وڑوں میں ایک ایسا فرد و نیا کے عجائیات مِرسمِعاما تاب ـ شاع كتاب كالساكا فرننا توبهت مشكل سيء اميامسلاني

پراکتفاکر یہ منی کسی کے ذہانشین کرنے نہایت شکل نے مگرالحداللہ خودہاری فوم یس میں میں اتفاق سے اس وفت ایک شخص موجودہ ہمری مان پرنظ کرنے کے بعداس شعوے کول دوسے عنی ان معنوں سے زیادہ چسپاں نہیں معلوم ہوتے بعنی واکٹر سرستیاحد مان جس نے کا فرا محدانیچری، دمال سب کچے کہلوا نا منظور کیا گر محرات کے دوارہ ہوا۔

خطاب برناتقهال

ازم زود دوال شنتن فلزم نوال مشتن می ایم فیایاں دوہ سیلی بریایاں شو مرزہ تعین براے نام جاری ہونے سے فلزم نہیں ہوا جا گا۔ اے فیاطب اِ توابک نالی ہے ابنا کی کیاد لیول میں جا اور ایک دو ہے ، جنگل کی راہ ہے۔ یہ ان نافص العبار لوگوں کی طون خطاب ہے ، جوسی فن میں شد تبر حاصل کر کے ایپنے تنبی کا ملبن میں شد تبر حاصل کر کے ایپنے تنبی کا ملبن میں شاد کر دے کے میں ۔

محرج بن فلک کوی سر پرخط فرال بر وجائے ، اطاعت و فرا نبرداری کرتی فنرور ہے ۔ اطاعت و فرا نبرداری کرتی فنرور ہے جائے ہوجائے ، اطاعت و فرا نبرداری کرتی فنرور ہے جا ہوا طاعت کو عام لوا ورجا ہو، خاص خدا کی فرال پرداری مراد دکھو کور کرحس طرح دین میں فیر فیر فیر فیران میں فیران میں فیران میں فیران میں سلاطین و ملوک اور مال با ہا اور افسرا در آن و فیرہ کی اطاعت کے بیر کچھ میں تہیں آئی ۔ بیر کچھ میں تہیں آئی ۔

دربندشکبالی مسددم ذرگرخالی اے دوسالی گوسالی خصرفرادان شو کہتا ہے کومبر کے شکنے میں کلیج مسوستا مسوستام گریائین نعک گرباداب سوا اس کے اور کسی طرح اس بلا سے جبو کا را نہیں کہ حوصل تنگی کرنے گے اور عم مدے براہ میں مرح حالت کی کرنے گے اور عم مدے براہ میں مرح حالے ۔ بہر کہنا ہے کہ اے حصلے ! توجیسا کراب تک فراخ اور وسیع رہا ہے اب برخلا ف اس کے تنگ ہو جا ؛ اور اے عم توزیادہ ہوجا، تاکہ مجمد سے ضبط نہ ہوسکے اور کھل کھیلوں اور میکر خواری کے عذاب سے نجات یا وس ۔ فدکارت

سرمایه کرامت کن وانگاه بغارسند بر برخرمن ما برسفابر دری باراس شو اگرچه بوتا بهیش به به که اول سرمایه دسینه به بهر حبب جاسی به بی اس کوئیاه کر دسیته بی گرشاع به بطور مباسع کے به جناتا ہے کہ بماری معینی بر دیز تو کہی نہیں برایا گرخرمن به بجلی کراتا دہا ہے۔ بیانسان کی ایک فدرتی خاصیت ہے کہ مصیبتوں کے وقت نعتوں کو بالکل فراموش کر دیناہے ، اسی خاصیت برشاع نے شرکی بنب و

رکمی ہے۔ فریل کی غزل مسلسل اور عاشقار ہے ، جس بر شون کی خصاتیں بیان کی ہمی اور اس کو بہاور شاہ کی تعربیت اور شکا بت ظریفار برختم کیا ہے۔ اس غزل میں صرف حسن بیان کالعطف ہے ۔ خیالات بلند نہیں ہیں۔ غزل مسلسل عاشقانہ

بنے دارم از اہلِ ول دُم گرفت بنٹوخی دل از دولینٹن ہم گرفت دل گرفتن اکن میا بالیعتی اس قدر مشوخ اور نیا ذک وزاج ہے کہ اسپنے اُسپے سے محلی تکھنا کا سے سے سے میں میں میں میں تکھنا کے سے کہ اسپنے اُسپے سے

بھی بھڑ نا ہے۔ زسفاک گفتن چو کل رشکفت دریں نیو وخود اسلم کرفت یعنی اگر کو کی اسے سفاک کہتا ہے ، تومیا نہیں مانتا و ملکہ خوش ہوتا ہے کو یا ابنی سفاکی کومسلم النبوت و سفے ہوئے ہے۔

منسول خوانده وكارعيسي نموده يدى بوده وخاتم ازجم كرفت ہے اور بری ہور جمشیدگ انگوتھی جیس ایتا بعنى انسول سے معجزے كاكام بيا ومش رخز در زبد بوسعت فكذر غمش كندم از دسن وم حرفت " ذم "سے مراد بات ہے۔ دو سرے مصرع کے معنی ہیں کہ اس کے غمیں آدم کوکندم مسی جبر فراموش ہوجاتی ہے۔ کے خردہ برنطق ہمرم کرفت تحميح طعنه مركحين مطرب سروده به بداد مدکشته بریم نهاده ببازیچه صدگون ماتم گرنست لیعنی آب ہی کومار ہا ہے اور آب بی بطور کھیل کے ماہم کریا ہے۔ برونش زگرمی نگر تا ہے۔ خوردد كبوليش برفتن مبا دم حرفت تمرخوے خافات اعظم ترفست نبارد زمن بیج که یاد سر کز كرغالت بآوازه عالم ترفت ظفؤ كزذم أدست درنكة سنحى بهاں دم کے معنی افسون اور کرامت کے میں۔ تقدیر عیادت ہوں ہے کہ غالب ودنکشنی به آوازعالم گرفت. غزل مسلسل درتوحيد بابدت ازخونش رسيد آبجه باما كردة چوں زانهالال وجانها بردغوعاكردم يتهم غول توحيدي ہے. كہتا ہے جب كر تو نے ہمارى ديا نيس كونكى كردى مى اور باوجود اس کے جانوں کے اندر شورش معردی ہے، اب تواہبے ہی سے پوجیم کے کہ تونے ہادے سانخد کیا سلوک کیا ہے۔ تمريزا مشتاق عرص وسندگاه حسن توتي م مان فدایت و بده از بهرچه بینا کرد م مغنث دوزخ ورنها دِستْ مِسارى معنم ات انتقام است ابس كريا مجرم مدا اكرد فا تحتاب كشرمندگى ده عذاب الم من مها ربعنى دان مي سانون دوزخ جيبى

مولی میں میں آگرنونے گئیگار کے ساتھ مارالعین رعابت کی اور اس کو بخش دیا، تو یہ عین انتہام ہے ؛ وہ اس شرمندگی سے کہ باوجود اس قدر گنا ہوں کے ہم کو کچھ سزا مہیں دی ، گویا سات دوزخوں میں جھونک دیاگی۔

صرکتار آزاکم امرور رخ بنمودهٔ مزده باد آزاکه محو دون فردا کردهٔ خندگان دا دل برسشها بنهان برهٔ بادرستان گرنواد ننها به بیدا کردهٔ مندگان دا دل برسشها بنهان برهٔ بادرستان گرنواد ننها به بیدا کردهٔ ده خسدگان "زخی ا در شکسته دل توگ بعی جن کی مالت زار بطام الیسی معلیم بوتی به خستگان "رخی ا در شکسته دل توگ بعی جن می دوست اور مرا بکر خستگی اور شکستگی سے کر جمع ہے بعینی ده توگ جن کی جمع ہے بعینی ده توگ جن کی مالت درست اور مرا بکر خستگی اور شکستگی سے معنوظ ہے "کو یاان برخل کی مالت درست اور مرا بکر خستگی اور شکستگی سے معنوظ ہے "کو یاان برخل کی مالیت دم برائی سب سے زیا دو ہے کہتا ہے کہ اگر تو نے درستوں برظام بری عنایت میذول فرائی بین، توزخی دلوں کو پوشیده مهر بانیوں درستوں برظام بری عنایت میذول فرائی بین، توزخی دلوں کو پوشیده مهر بانیوں سے مغتوں کیا ہے۔

چشمہ نوش ستاز زہر عابت کام مل ناخی ہے در مندا تی ہا گوارا سمرد ہم فعدات اللہ کے غصے اور عتاب کو چشمہ نوش قرار دنیا ہے ،اوراس کوشراب سے تشبیب دی ہے کر جس طرح شراب کا ذائع مرشخص کو تانج معلوم ہوتا ہے گر ترابیوں کے مذاف میں اس سے زیا دہ کوئی شے خوشکوار نہیں ،اسی طرح تیرا عتاب کو لفلیم ملخ معلوم ہو، گر تیرے عشاق اس کو چشمہ نوش سیجھے ہیں ۔ مبلوہ و لفظارہ بنداری کہ ازیک گوسرات خویش را در بردہ فیضے متاش کود ہم کہتا ہے کہ تونے مخلوقات کو ہیدا کر سے اس میں اپنے حن کا آپ تماشا دیکھا ہے، نوگویا مبلوہ میں اور نظارہ عشق در حقیقت ایک ہی مبنس سے میں یعنی ناظراد در منظور ایک چیر ہیں ۔

بيش ازاكى دىسىدا ترا مېتيا كرد ۇ

ماره درستگ وگیاه و رنج با جاندار بود

کہتا ہے کہ بیماری تو ماندارے ساتھ مخصوص تھی ، اور بیماری کا علان منگ وگیا ہ بینی معدیّات اور نبانا تنگ وگیا ہ بینی معدیّات اور نبانا ت میں تھا ہیں تونے جا ندار دل کے بیدا کرنے سے نبط سنگ و گیا ، کو مہتا کر دیا ، جیسا کہ علم جولوجی میں بہاڈوں اور درختوں کا حیوان اور انسان سے بیلے بیدا ہونا تا بن کیا گیا ہے۔

دیده میگرید، زباس می الدو دل می تید

مقطع میں بجرابی عادت کے مطابق شوخی کی ہے یہ ما الائم مالتوں کو جو قائل

مقطع میں بجرابی عادت کے مطابق شوخی کی ہے یہ ما الائم مالتوں کو جو قائل

برگزر رہی ہیں ان کو از را ہ شوخی اور طنز کے عمدہ پیرا ہے میں ڈوھالا ہے۔

کتا ہے کہ آٹک مدروتی ہے ، زبان فریاد کرتی ہے ، اور دل ترقیق ہے گوہ تام عقد میں کتا ہیں کافریا در ان کافریا در ان کافریا اور دل کا ترقیق ان تا اور دل کا ترقیق مالتوں کو این میں ایک کٹ بیش کی صورت محسوس ہوتی ہے ، اس یے اگراس مضمون کو شوخی برمعمول یکیا جائے ، کو رمعنی ہمی ہوسکتے ہیں کے عشق کی موان یہی ہے کوشوخی برمعمول یکیا جائے ، کو رمعنی ہمی ہوسکتے ہیں کے عشق کی موان یہی ہے کو انتی کر ان فریاد کرے ، اور دل ترقیبے یہ بی عشق کی موان یہی ہے کہ انتیار کو یاعشق کی راہ ہیں جتنے عقدے تھے وہ تو نے سب مل کر دیے .

طاری ہیں گو یاعشق کی راہ ہیں جتنے عقدے تھے وہ تو نے سب مل کر دیے .

بالا بلندے کون قبا سے چوں جائے ہوں جائے ہوں جائے ہوں جائے ہوں اندفی فائے دردل ستانی مہم کدا ہے طاقت کرازے مسرازہا ہے وزروے دکھی مبنوبعا ہے وزروے دکھی مبنوبعا ہے برسم گزادے ، زمزم سرائے

تابم زدل بردکا فرادا ۔۔ نے جوں مرکب گافرادا ۔ نیخ درکام بخشی مسک امیرے درکام بخشی مسک امیرے مسئورش بندے افون دوندخ نہیںے انون دوندخ نہیںے انون دوندخ نہیںے دروشت کینے آئش برسنے دروشت کینے آئش برسنے

برتم بھاؤیاآباد و فیروکی باشت باست بحرک مکو باب کاٹ کر آنش پرست رکھ لیے جی اور عبادت یا نہائے ، یا کھانے کے وقت ان کو ہا تھ جی ۔ زمزم اور زمزمہ جی ابر بہم گزار اور از مزم سے اے "آنش پرست کو کہتے جی ۔ زمزم اور زمزمہ وہ وہ وہ مات جو آنش پرست کر ہو ہے جی ہیں ۔ ور کینہ ورزی انفسید و دینتے سے در مہر یا نی برستال سرائے انفسیدہ درشت بہتا ہوا صوا ۔ با نی شور کے معنی صاحب ہیں ۔ انڈائش تن زویں دوائے انزانعن برخم اس کے جہرے پرائیں معلوم ہوتی ہے جی سیاہ نقاب مزبر برش کری ہو اور جو کہوا وہ بدن پر ڈالتا ہے ، وہ بدن کی چک دمک سے برش موری ہوتا ہو ، اور جو کہوا وہ بدن پر ڈالتا ہے ، وہ بدن کی چک دمک سے سنہ امعلوم ہوتا ہو ، اور جو کہوا وہ بدن پر ڈالتا ہے ، وہ بدن کی چک دمک سے سنہ امعلوم ہوتا ہو ،

درعوض دی سیسے کو ہے ہوئی منات مجنوں سائے ہی جرم عالب مجنوں سائے ہیں جب دعویٰ حسن وجال کرتا ہے اتولیل کی بچوکرتا ہے ؛ اور عالب کے جڑا ان کو مجنوں کی تعربیت کرتا ہے کہ وہ بڑا عاشق صیادی تھا۔

عاشقانه

توک زجوبہ بیاں شدی جرمی کولی درویغ راست کمائی کر داستی، دادی ایمی توجویہ بیان شدی جرمی کولی سے بیٹ بیان گوکیا ہوں توکب بیٹ بیان ہوا ہے ؟
کیوں کروہ جبوٹ جو سے معلوم ہو اجیسا تو پہلے بوت متما ، اب میں بوت ہے بیس تیا یہ کہنا کہ میں مقلم سے بیس سے بیس معلوم ہو اجیس کے بیس معلوم بیس داخل ہے ۔
ماشقان

 تیری دگاہ مہرکا وہی مال ہے جو بہلے تھا کہ ممیت ک آگ بھوکا نے ملی جاتی ہے۔ عتاب ومهرنوازيم مشناختن نتواب

خرد فریب ا دائے کہ داستنی واری

تراجر باك و خدائے كرداستى، وادى

اے ہوے گل پیام تمناے کیستی

پهوده نیست سعی صبای د ویا دِ ما ماه ۱۱۱۰ اسطوب بوئيادجين! مباسے كيستى یادش بحیرتا جه تر سیزه لودهٔ و حاے کیے سبز بودن ، اس کی مگر کا خالی رہنا ۔ اور سبز ہونے کے معنی سرمسبزہ

شاداب ہونے کے بھی ہیں۔طوٹ جو ٹیار سنارہ جو ٹیار جین کی پیڑی پرسبزہ دیجہ كركت ہے كراے كذارة جو ثيار جن اتو جواس قلامسر سبز وشا داب ہے اتو

كس كى مكر ب وكيون كرو مان معشوف كونبين يا يا اس يع تطور تسكون نيك

ہے کہ توکس کی فرداے قیامت ہے بعنی جوسٹی کہ تجھی میرے اور گزردی ہے،

کے اول یادش بخیر کہ محیرسوال کریا ہے۔

شكايت روزگار

جهانیاں زنو گرشت اندگر، غالب!

لے حرون محوالعل شکرملے پسسنی اے ربرہ ام چہرہ زیا ہے کہستی

نشنيده لترت تو سرومي دور مرك ازاييح تعششس غير بحوثي ندمده باهیج کافر این بم سختی ما می رود ایسنی برگرمن لعنی اے شب تجد کومبری موت کی تسم جوں کہ اس وقت اپنی موت سے زیادہ سی چیز کوعزیز مہیں سجھنا، اس ہے رات کوا بنی موت کی قسم دے کر توجیت

كمى كافرك ساتود كزرتى بوكى ميرتوكا فرس بحى يوه كركون ساكنه كادى بيا محادن ہے، بتالوسمی ؟

غزل مسلسل عاشقانه

اليكنتم؛ ندى دادٍ دل أرب ندى ۳ چمن دل بمغال شیوه بنگام مندمی چشمەنوش بىلنار تراود ز دىلے كيش تكيرى وددا تدليشه فشايسه نعي مجتاب كاس دل سے بعنیا چٹرانش نہیں میک سکتاج س کو تو بعینے كتفتون فتتار ن دردے یعن جب کک دل عشق مجازی کے صدیعے تہیں جعبات الدطرے طرح كى كوفت اس مير بنيس اشما تهاس مير صفائى اود لعلافت اود كمعلاوث بريدا ميس بوتى \_

ماه وخور مشيد درس دائره بركار نيت. توكرباشى كربخود زحمت كالمي ندمي اوروه کام می ہے کہ عشق کے سکنے میں دل کوفشار دیا مائے۔ مربرا و دع مشمشر جولنه نبی تن بریندعم فتراک موارے تدمی

خوس مزوق عم يزدال نشنا سے تخدى وس بمبرجق العنت مكذادس ندبى

يزوان نشناس اورجق العنت مكذار، وونوں مركب مسعنيں بب يا في شعريك معنى

آجر کارمز پرداست بحک در تن فسسرد کمپ خونے کر بداں ذینتِ وادست ندمی فشروا فسردن كامصارع ب فسرون المعشر مانا خشك بوما ما يعنى كيايهات ظام رمنیں ہے کروہ خوان جس سے توکسی صلیب کورمکین رکرے ، مرفے کے بعد بدائیں خنظب بوكده جلسة كار

حیمناگرتن بسگان مسرکوے نہمد دميزنان اجل ازدست تو ناگاه برند

واے جمرمان ایسرداه گذارے ندی تعبر ہونے کرمیوداے بہارے ندی

دریاز مهاب آلم پلے طلب تبت نورنظ کور کایاب آکی الی منظر المی الی منظر کور کایاب آکی الی منظر کور کایاب آکی الی منظر کی المی منظر کار کی المی منظر کی المی منظر کی المی منظر کی منظر ک

بناے بگوسالہ پرستاں پیرپینا خاتب سخن صاحب فرتاب کجائی۔ و فرتاب کرامت اود معجرے کو کہتے ہیں جموسالہ پرستوں سے وہ لوگ مرازم ہے جو ناقص کے شاع دوں کو مانے ہیں۔

تعتوث

دیده وراکداتانهدول بهشماردلین دردل نگرد، وقص بان آدری دردیده وراکداتانهدول به این آدری دردیده وراکداتانه و شخص سے کرجب اس کویه خیال پیام کو دنیامی کون می چیزی دل کش ودل راه بی او وه ان کوه بی حرک اندر بتان آذری کو رقص کرتے بوئ دیکھ لیمن او میں جو قا بیت اوراستعدد فدانے ودیعت کی ب وه پہلے اسے کر توت سے فعل میں آئے، اس برظام برموجائے۔

ورطلبت توال گرفت بادیر را به دمیری

اے توکو میں درا جزیرہ اوروی نیست

یہ خطاب ہے جناب امدیت کی طرف کہنا ہے کہ جس ذرّے کو دیکھیے ،اس کا مزتبر ہے ہی رہنے کی طرف بھرا ہوا ہے اوراس بے تیری را وطلب میں خود باربر بعن معرا کواینا رہے بنایا جاسکتا ہے کیوں کراس کا ہر ذرہ تیری طرف دمنا ن کرتا ہے ۔

أعون

یک داست در بیش داغ تورومین دول کے دل سے نیراداغ دو نیدگی کی طرح اگل کے دل سے نیراداغ دو نیدگی کی طرح اگل ب اور بیاس کے دل سے نیراداغ دو نیدگی کی طرح اگل ب اور بیاس کے دل سے نیراداغ دو نیدگی کی طرح اگل ب اور بیاس بے کر آگردہ دل کسی اور سے لکھ ای تواس مجتت سے کہ نیری نشانی اس پر موجود ہے ، و بال سے این چیز بینی دل والیس نے لے دواوری ، جمگردا برق اور جوت .

تعوث

رشک ملکت و ترا بجر و بتورہ منی برد بیمیدہ وربولے تو می پر دار سکسری بعنی بم ملائد برکیوں رشک کریں جب کد وہ بھی بے فالدہ نبری الاش میں پرواز کوتے میں سے اس میں سے اس میں سے اس میں سے اس اور سے اس ورسی کی ایس بیتی سکتے ۔

تعوت

جین کومن بخوان مما وزلوتنی رو د کرتو احتی انسوس کرمی تو خون می موانه اوانون اور نبری اسبت بیر کها میائی کرتو اکسو آنهم کے اندر کون ایر است اور فریا د کو سیلنے کے اندر د بجھے لیتا ہے ۔

زارنى

کو اور مین رمدانهاک نودم ذہریمی طوبی اگر زمن منود اسیمیشم ذہرے بری معرب میں مونی بخت کا بر مال ہے کہ آئر کو نر جو کومل جائے آواس میں تمی بانی مذ رست اور مجھے اسی سے فاک کے ساتھ واصلے نہوا وراگر طوبی میری ملک ہو جائے تووه ایسا بربوجائے کہ اس کی لکڑی ایندھن سے کام آئے. مالتِ فکرشو

بینیم ازگذاز دل، درگرا کئے توسیل خالب اگردم سخت رہ بعنیہ من بری کہنا ہے کراگر فکر شعرے وقت تومیری حالتِ درونی کو فرٹ تو دل کے گدازت کہنا ہے کراگر فکر شعر کے وقت تومیری حالتِ درونی کو فرٹ تو دل کے گدازت ایک آگ کی دوہ ہی ہوئی تھے کو نظر آئے۔ بیاس جوسٹس اوراس آگ کا بیان ہے جواصلی شاعوں کے دل میں شعر کہنے وقت مجروکنی دہتی ہے ۔

م زاکی غزلیات جومقداد میں جارم زار بینت سے کچھ زیا دہ میں احجن میں منتخب اور برگزیده اشعار ایک چوتھائی ہے کم مر ہوں گے ، ان میں سے سی قدرات ک جوسرسرى نظرمين صاف اودعمده معلوم ہوئے ، بطور تمونے كے يہال نقل كرو معے ہیں، ماکہ جولوگ فارسی شعر کا صبیح مذات رکھتے ہیں، محراتنا وہاغ نہیں ۔۔۔ د مرزا کے کلام کواول سے آخرتک بنظر غور دیجیس وہ مرزای غول کا منور دیجے کہ اس بات کا نوازہ کرسکیں کہ مرزاکی غزل شعراے ایران کے کون سے ملیقے کی غزل ے مناسبت رکھتی ہے ؛ اور ان کی اور مرزاکی غزل میں کیانسبت یائی جاتی ہے ؟ أكرجيم تتصناب مقام يتخاكراس موقع يرمرزاك جند فزلون كامواز ران سب توكوب کی غزیوں کے ساتھ کیا ما تا جن کی غزل پر مرزانے اپنی غزل بلکہ اپنی تمام ننا وی کی بنیا در کھی ہے نیمی نظیری ،عرفی ، ظہوری ، طالب وفیرہ ۔ گر چوں کراس مختفہ میں زیارہ کنجایش نہیں، اور نیز عام طبائع کواس قسم کی تدفیقات ہے کیجہ دل بستگی محى نہيں معلوم مول اس سے يہاں مرزاكى صرف دوغزلوں كامقا برنظيرى اور ظہوری کی عزلول سے کہ اس وقت ان دونوں کے دلوان مارے باس موجود میں کیا ما آ ہے۔

نظیری کی جومشہود فرنل یا خفتست اور بلاختست ہے ہرزاصاص نے میں اس برغزل اکسی ہے۔ نظیری کی فزل نوبیت کی ہے، جس میں سے ایک شور میں اس برغزل اکسی ہے۔ اس سے مرزاکی غزل میں سے پردھا نہیں گیا۔ اور مرزاکی غزل بارہ بیت کی ہے۔ اس سے مرزاکی غزل میں سے مجمی اقدل صرف آ مطاب ہی جا گیں گئی ، تاکہ شمیک محصیک موازد موسکے اور لب د مواند نے نے باقی استحاد بھی نقل کر دیے جا دیں تھے۔

نظيري عالب

نظربطا ہرومیاد درخاختست بوادیے کردرال خضر راعماختت امل دریو چہ داند؛ بلاکی خسست بسیدی برم داہ گرمیہ یا خشت نظیری نے اس بات کو کرعش ایسے طور پر دفعۃ پیدا ہوجاتا ہے جس کاسان گان تک نیس ہوتا ، ایک معولی مالت کے بیرائی جو ہمیشہ صیدا درمتیا در کے باہم کرتی دیتی ہو ہمیشہ صیدا درمتیا در کہ باہم کرتی دیتی ہو ہمیشہ صیدا درمتیا در کہ باہم کرتی دیتی ہو ہمیشہ صیدا درمتیا در کی بابی کا بیال میں ہوسکتا ، کین در اور گوی مطلع اس کے اعلیٰ در ہے کے اشعاد می محسوب نہیں ہوسکتا ، کین در ا

مرزانے کو یا اپنی ناگوار زندگی کا وشوارگزار مرملزخشی خوشی مطے کرنے کواں تمثیل میں بیان کیا ہے کہ جس خطرناک وادی میں صفرت خضر بھی تھندائیے۔ برا جا تے ہیں ہے میں دیاں سیسنے کے بل میلنا ہوں مرزا کے اس مطلع پران کی زندگی میں عصاففت ہے۔ کے مغتط پرا مترامن ہوا تھا ؛ مرزائے جواب دیا کر متقدی نے بھی تو کہا ہے :

وك بحداد اول عصاب بير بخفت

گراس جواب کولگوں نے تسلیم نہیں کیا اکیوں کرنیج کے ہاں اس قدر قرائن موجود میں کڑے میں اس قدر قرائن موجود میں کڑے معنی اس نے مطور استعادے کے مرادر کھے ہیں ان کے میں دور در کھے ہیں ان کے سواد و مرے معنی کی طرف خیال ہی نہیں جا آ ا، بخلات مرزا کے مشعرے کہ حبب یک

بدن بقایا ما دے کرستندی لے عصافعتن کے یعنی ہے ہیں اتب تک اس سے يمنى مغوم تيس بوسكة-كجازعشوه أل جثم نيم باز رميم دگرزایمنی راه و قرب کعرجه مفط كافتر خاسته ارتواب ياب الفنست ماكرناقه زدنتار لماندو باخعتسيت تظیری معشوق کی اس حالت کو جب کر وہ سوتے سے اٹھا ہواور آ تھیں کی کھی اور کھ مندی ہوں اورایا جی اس کے سامنے سے برے منے کو چاہنا نہواس طرح اداكراب ك فتز أعد كموا موا سي اورمارا يا ول سوكيا ب يساس كيميم بم بازك عشوب سے كيوں كردمانى بوكى مرزا مسافری اس حرت کاک مالت کوجهد که ماه به خلاا در مزل مقعود ترب ہو، گرز مسافریں، زاس کی سواری میں آگے قدم اٹھانے کی طاقت ہو، اس طبع بيان كرتيم. وكرزائمني راه الخيان ودانون شوول مي سيمى ايك كودوس پرمطلقاً تزجیح بنیں دی ماسکتی۔ جوعاشقار مضابین کوبہندکرتے ہیں، وہ صرور نظيري كي شوكوليسندكري كي مكراس كاظ مد كرزا كابيان ماشق او فيريات سب کے مالات پرما وی ہے ، اور ہرشخص جس پرایسی مالت گزدے ، اس کامعیا بوسكاب القينة نظيري كي شور برفوتيت دكمتاب. ممى بقلب سنبم تركتازى آرد غمت بشهر بيخول زال بابكر خلق كرير والبن تصب يا عدر مناضت عنس بخانه ومشه در حرم انضتت نظیری کا تعومحص عاشقار ہے اور اس لحاظ سے کہ بیمضمون اول اس کوموجا ہے ، مرذا کے شور پر ترجیح دینے کے قابل ہے۔ کہتلہے کہ برے کھر رادجی وات

عے وہ خص آکر ڈاکا ڈالٹا ہے ،جورٹی بچھونوں یں ، پانوں کو منہدی لگائے پڑا سوتا ہے رمطلاب یہ کہ اس کا تصوّر اور اس کا خیال ، بغیراس کے کہ اسس کو اطلاع ہوارات کو آکر جما تی پرسوار ہو جا تہہے اور راحت وا رام بالکل بربا و کر دتا ہے۔

نظيري عالب

شمیم مہرز باغ و نسائی آید بیس زودروجوقرب شرکے منظرا بہرچین کو توبیش کے منظرا بہرچین کو توبیش کے منظرا ازدھا خنست در بے باز و بدروازہ ازدھا خنست آکرچہ آل دو نول شروں کا واحد ہے ، گر دونول کے بیان کا عالم آلک آلک ہے . نظیری اس طرح بیان کرتا ہے کہ دفلے ضیق کے باغ سے مہردالتفات کی خوشبو نظیری آتی ، کو یاجس جمن میں دہ چھول ربعنی معشوق ضیقی ) کملا ہوا ہے دو ہاں کی مبایری سوتی ہے مین اس کو اتبنراز مطلق نہیں ہے ، جس سے آس جمن کی توشو مالم می تھیا۔

مزایوں کہتے ہیں کہ آثار وا نعال کے ذریعے ہے اس کو دوری سے دیکھرلو، اور در قرب شاہ "بعنی ذات بحت کی تاہمش مت کرو ،کیوں کہ اگر جہ جیرو کے کے بٹ کھے بحدے میں دلین اس کے اندوانعال مب پرظام میں اگر اندرکو ان مہیں جانے پانا بھول کو ہیں الیں اس کے اندوکو ان مہیں جانے پانا بھول کو میں در وازے پراڈ وصاسوتا ہے۔ اس تقریر سے نظام ہے کہ آل ہونوں کا یہ ہے کہ معرفتِ ذات محالات سے ہے۔ گر بھادے نزد کیدرا کا بیان نظیری کے بیان سے ذیادہ بلیغ اور زیادہ دلکش واقع ہوا ہے۔

نظيرى

بھیب عشق برد طبع ذبیرارے بھیم عشر چنیں ختہ مورسیہ فیزد
کشب بلان ازب در بے دواخنست کردشکایت درد وغم دواخنست نظیری کہا ہے کہ مرض عشق کا طبیب اس بیاد کے علاج سے ما یوس ہو جا اپ کہ جوکسی رات کواس درد بے دوا یعنی عشق کی بے چینی سے آرام کے ساتھ سوگیا ہوا گریا مربیض عشق کی بے چینی سے آرام کے ساتھ سوگیا ہوا گریا مربیض عشق کی علامت بھی و دیہی ہے کہ اس کو کو ست کو رد کا لئے مصوفین کے اصول کے موافق العیری کے بیان میں یہ ملال تھا کہ وہ دا حت کو رد کا لئے میں در د موت کی در داور سکی کا اس کو دوست کی دام میں در د اور سکی بیان میں ہے کہ اس کو دوست کی دام میں در د اور سکی بیان میں میں میں دوست کی دام کا میں میں نہوں بیا کہ برایک در داور سکی یعن راحت معلم ہو ہی ہے ہو بھیٹر بہمینی اس کی زبان نظیری کے بیان میں اس کی زبان اور بے تاری کے بیان میں اس کی زبان اور بے تاری کی اس کی زبان اور بے تاری کی اس کی زبان

مرزانے اسی ہے اس صنمون کوائٹ دیلہے۔ وہ کہنے ہم یک دہ بیمار حشر کے دن موسیاہ لیٹے اجود در دل کی شکایت اور دواکی تلاش کرتا ہوا سویا ہے۔

غالب ددازېشىبىدادىمن ايېمەنىيىسىت دىخىت من خبرارىد ناكحاخفتىست تعیری کس ازمعانقهٔ روز ومسل یا بدذوق کرچندشب زیم آغوش خود میراختنسست نظیری کاشومیان ہے کم آاں کی مگرلایا ہے۔ معانقہ روزومیل، ق معانقہ جودمیل کے دلن عاشق ومعشوق میں واقع ہو پشتو کامعنمون معولی ہے جمالفاط نے جان ڈال دی ہے۔

منا کے ہی کہ شب ہجری درازی اور میری بیداری کاکیا فیال کرتے ہو ؛ یہ تو کچھ بھی بات نہیں ہے ۔ ہاں یہ تلاش کرو کر میرانصیب کہاں پڑا سوتا ہے ؟ کیوں کہ دات کی درازی اور میری بیداری اور الیسی الیں اور سیکر وں معینیں سب اسی کے سوجا نے سے پیدا ہوئی ہیں ۔ محاکمہ دونوں میں یہ ہے کر نظیری کا شعر زیادہ نیج ل اور حالی ہے ، اور مرزا کے شعری شا وار نسطانت اور خوبی نظیری کے شعر سے ذیا دہ ہے ادر کوئی بات اس میں اُن نیج ل مجی نہیں ہے ۔

نظيري غالب

شبرامید براز روز مید می محزد بین نیاز کرباتست ، ناز می زمیدم کراشنا برتمنا سی مناختست می ایمان دیوار با درشا خنست

نظیری کاشواس کی تمام غزل میں بیت الغزل ہے ، ملکہ اس کے سادے دیوان کے اُن ما کاشتروں میں سے ایک نشتر ہے ، حواسا تذہ نے اس کی غزلیان میں سے ایک نشتر ہے ، حواسا تذہ نے اس کی غزلیان میں سے انتجاب کے ہیں .

مرزاکا شوگو تظیری کے شعری برابری بہیں کرک ہمرا یہے باز سعر بریشور انکا شوگو تظیری کے بیان سعری برابری بہیں کرک ہمرا یہے باز سعر بریشو انکان مرزا ہی کاکام تھا تہ ہے بہایت بلیغ اور ول نشین واقع ہوئی ہے بعی مجمد جیسے اونی ورہ ہے کہ وی کو جو تیری جناب میں نیاز ہے واس پر مجد کو الباہی ناز ہے میسااس نقیر کوم نا جاہیے جو بارث ہی محل کی دیوار کے سامے میں پواہو۔ انظمہ میں نظمہ میں بالہ میں بھالہ ہے بھالہ میں بھالہ میں بھالہ میں بھالہ ہوں بھالہ ہے بھالہ میں بھا

ر کرخواب کند بخواب چرب خودم آموده دل بل ما به مبتلاختست کرخست فرقه بخوا خفته است تا خنست

مشاء صربِ نظیری کمش کرخواب کند شکسنهٔ کربصد درد مبتلاخنشست نظیری کے شوکا یہ مطلب ہے کہ لنظیری کو نسانہ اس فومش سے ثربیانا فعنول ہے کہ ایک شکستہ وکوفتہ اومی ( نظیری ) جوطرح طرح کی تکلیعن میں مبتلا پو پڑرہاہے ، و ہمور ہے گا۔

مرزائے شوکا اصل یہ ہے کہ آگریم سومبی جا ڈلاتو اے خانت ! مجدکوا پی طرح آسودہ اورخوسٹی ال جمعیا کیوں کہ بھار دیعی میں ) حب سویا ہوں تو خون میں ڈوبا ہواسویا ہول ۔ بس ا ہے شخص کو سوتے جا گئے کہا واحث نعیب ہوسکتی ہے ۔

یهان تک دوانون فراوی میں سے مرف اکھ انٹوشو ہم نے نقل کے ہیں اور مرزا کے انٹوشورہ کے اشعار سے ہیں اور مرزا کے انٹوشورہ کھے ہیں، جوکسی دکسی قدر نظیری کے اشعار سے لفظی یا معنوی مناسبت رکھتے ہے۔ اب مرزا کے باقی اسٹوا، جو نظیری کی غول سے تعداد میں زیادہ ہیں اکھتے ہیں ۔

خوصرماة دنال ناذیم برست سحمره ذانو عذابد بوریافقشت موان الده وشب تارو بحطوفال فیز گست تنگرکشتی و تا خدا خفشت دلم بشبخ و ستجاده و ردا لاد کر در در معله بدارو پارماخشت براه خفتن من مرکم نبگرد ا دا ند کر میر قافله در کاروال مراخشت بهلاشومفن رندازیه و اورزبات کرمی اورشوخی کے سوااورکوئ معنوی بهلاشومفن رندازیه و اورزبات کرمی اورشوخی کے دریون کے انتخابی اصعادی می مراکب کی شرح کے نکو آئے میں ۔ ان می سے پہلاشو بھاری اندازی می مورا کی مورا کی خول کے عام اشعاد سے دیے می منہیں ہیں ۔ بس اگر نظری کی خول کے عام اشعاد سے دیے می کم نہیں ہیں ۔ بس اگر نظری کا میں میں الدر نظری کو کا مورا کی خول کے عام اشعاد سے دیے می کم نہیں ہیں ۔ بس اگر نظری کا میں اور اندازی کی خول کو دونوں مؤمول کو دونوں کو دو

مساوی درج می رکھیں ! ورز انصاف یہ ہے کہ ہا تبجہ وعی کے تحاظ سے مرزا
کی غزل نظیری کی غزل سے یقینًا بڑھ گئی ہے ، مین آکیہ آ دھ غزل بی نظیری سے
سبقت نے جائے کے یہ معی نہیں ہیں کہ مرزاک غزل کو مطلقاً نظیری کی غزل پر
ترجیح دی جائے فیلیری وہ شخص ہے جس کی نسبت مرزاصا لب کہتے ہیں :
سما لب اچ مجال سٹ شوی ہمجو نظیری عونی برنظیری ند دیسا نبد سخن را اور مرزا ملال اسیر کہتے ہیں :

جمیشی نظیری میزبشرنبات اور شیخ ابوالفضل آبین اکبری میں اس ک نسبت میسیتے ہیں: درے ازنزمشکا یا معنی بری کشودہ اند

پسہاری غرض مذکورہ بالاغزلول کے مقابلہ کے سے صرف اس قد تھی کورزا فے غزل میں نظیری کے تمتیع کو جس درہے تک پہنچایا تھا ،اس سے وگ اچی طرح مطلع ہوجائیں۔ در اس غزل کے سوا اور جس قدر غزلیں مرزانے نظیری کی غزلوں پر مکمی ہیں، ان میں شاید ہی کوئی غزل ایسی ہوگی، جس میں نظیری کی غول کاپّر مرزا کی غزل سے غالب نہ ہو کیوں کہ اکثر پیچھے شعرا اس کلوں کی انتخب ہوتی طبع آزمائی کرتے ہیں، جوان کے سادے دلیوان میں جیدہ وہرگزیدہ اور منتخب ہوتی ہیں لیب الیی ذھینوں میں اگلوں سے بچھلوں کا سبقت نے جا نا کچھ مہنی کھیل نہیں ہے۔

آب م مزدای ایک غزل کاموازم فلمدی ی غزل کے ساتھ کرتے ہیں کہ یہ دونوں غزلسے ساتھ کرتے ہیں کہ یہ دونوں غزلیں شخ سعدی کی اس غزل پر تکمی کئی ہیں، شب فراق چہ داند کہ تا سحر جندا ست محرکسیکہ یہ زندان عشق در ہندست اگر کے مرزانے فلموں کی غزلوں ہر بہت کم غزلیں تکمی ہیں انگر چوں کہ دہ ا ہنے تیکس

ظہوری کائنی ظاہر کرتے ہیں، اس ہے اس کی ایک فول کے ساتھ ہی مزاکی فول سکا موادد کرنا صرور تھا۔ ظہوری کا دیوان جو ہمارے پاس موجود ہے، اس میں یاتو کا ہوں کی تصعید نہ میں اور یا خود ظہوری کی پیچیدہ بیانی کے سبب ،اکٹر اسٹعار کے معنی ہجو ہی مہیں آئے بہت مشکل ہے مرت ایک فول ایسی شکل ہے، جس کے ہرایک شرکے کچھ د کھوفت دو سرے میچے فیٹے ہے ہی کولیا گیا ہے ؟ اس لیے وہی فول مواز نے کے کھم موفت دو سرے میچے فیٹے سے ہی کولیا گیا ہے ؟ اس لیے وہی فول مواز نے کے میان خوال کی موفت دو سرے میچے فیٹے سے ہی کولیا گیا ہے ؟ اس لیے وہی فول مواز نے کے میان کی موفت موف کی ہوگا۔ ایک اور خیال کی گئی ہے ، اس وا سبط یہ خیال کیا گیا ہے کہ فول کی توری طاقت مرف کی ہوگا۔ ایک اور حجو اس فول کی تھے کہ موز النے اپنی پوری طاقت مرف کی ہوگا۔ ایک اور حجو اس فول کی تقمید کی میں ہو ظہوری کے ہاں بند سے ہوئے تھے ؛ اور شرو دونوں فولیس ایا ت کی تعدا دے می برا ربعنی وس دس بیہ سے ایک تعدا دے می برا ربعنی وس دس بیہ سیا

المہوری کی خود مندست چومیح من زسیابی بشام اندست برز جلا کہ آزاد ، مرد ایس بندست چومیح من زسیابی بشام اندست برز جلا کہ آزاد ، مرد ایس بندست برز جلا کہ آزاد ، مرد ایس بندست برز جلا کہ آزاد ، مرد ایس بندست برخ فض دیوا گی کی قابلیت رکھتا ہے ، اسی کوخرد مند تجما چاہیے ۔ کہیں چاہیے کو توسب سے قطع تعلق کر دے ، کیوں کہ چشخص تعلقات ہے آزادہ ہے ، وہی بندوشق کا مرد ربینی اس کے لائق ) ہے ۔ مرد اکہتے ہیں کہ جب کہ میری صبح تاریخی کے سبب شام سے مشابہ ہے ، آدم جھے ہی کا دریشام کے اوریشام کے دی اوریشام کی دی اوریشام کے دی کے دی اوریشام کے دی کران اوریشام کے دی اوریشام کے دی کران اوریشام کے دی

اور نی باتی ہے فلہوں کے شویں اس سے سوانچہ میدت نہیں ہے کہ اس نے اپنی مارت کے موائخ میدت نہیں ہے کہ اس نے اپنی مارت کے موائق اس میں معی صنعت تصادکا التزام کیا ہے وابعی دیوائنگی پرفرد مندی کا اطلان کیا ہے ان ازاد پر متعید کا) مرزانے ایک معمول خیال میں مترت پیدا کی ہے اور نہایت صفائی سے مطلب ادا کیا ہے۔

المبوري بت كرديدة تردبات دارم علوم بدل مرنداده بشعر وس كاذيم كريه طاوت ووشكر فندست منزعيش باندازة مشكر فندست فلودى كم تا ہے كہ میں دیدہ تر کے شكر میں تذبان اور دطب السیان ہول کوئ گریے کا زم معسوق کے شکر خند کو طراوت دیتا ہے دلیعی مادے رونے پراس كوب اختيار منى آت ب محويا بهادے آنوخندة معشوق كى جوكو ترو تا زه دكھتے میں وزا کے شوکا مطلب یہ ہے کمعشوق کو بظاہریم سے بمنی فوشی کے ساتھ لمآ ہے، محرکوئی ولی محبت کی بات اب تک ظہور میں تبیں الی احب ہے اوا ول باغ باغ ہو جائے۔اس مطلب کواس طرح اواکیا ہے کہ اہمی تک اس کی می و مرومیت نے لذت و ملاوت کی سوت ہمارے دل میں ماری نہیں کی ملکہ م صرت اس کے ظامری شکر عند پر فرلیغۃ ہور ہے ہیں۔ ظہوری کے ہاں وہی تغظی شاسبتیں جیسے دیدہ تراور ترزیا نی یا زم کررہے اور شكرخند بنسبت مذاك زياده بي جمر زاكا شواس س زيان يلم نيجل الد

غالب دکفته کربه بلخی بسیاز و پرند پذیر بروکه بادهٔ ما بلخ ترازیں پندسست کم کرکددخصت جے طاقتی شود مرہم گرکددخصت جے طاقتی شود مرہم گرگوش ولے شرکال دشیں شنہ پندست ظہوری کہا ہے کہ دل شدگان (یعنی م عاشقیں) کے کان ناصوں کی نعیجتوں سے زخی ہوگئے۔ ان کے اس نے اس کے کان ناصوں کی نعیجتوں سے زخی ہوگئے۔ ان کے اس زخم کا مرہم یہی ہوسکتا ہے کر ان کو بے طاقتی امنی بدوسکا اور مدم تمکل ) کی اجازت دی جائے ، آکر دہ کاصح سے گلخب ہوکرا ہے دل کی بموراس شکال ہیں۔

مرزا ناصع سے مخاطب ہوکر کہتے ہیں کر اے ناصع اِ تونے یہی نہیں کہا کہ تائی استرین ہاری نمائی استرین ہاری نمائی استرین ہاری نمائی استرین ہاری نمائی سے موافقت کریے ، اور ہارا کہا مان سے ماہ ا بنا درستری ہماری شراب اس نصیعت سے زیادہ سلخ ہے، ایس ہم کو تیری نصیعت کی ہمی ہماری شریب نہیں ہے یہ اور ہمی جدیا کہ ظاہر سے مزاکے ہاں برنسبت

ظہودی کے زیادہ گرم ہندھا ہے۔ فلہوری خام و محرسا رواں کے اگریت ناد میں دور پستز میں ایک ا

مرزا کہتے ہیں کہ اگرمیری دراز دسنی اور بے باکی و رندم شربی نے دلتِ ورع وتوی مرزا کہتے ہیں کہ اگرمیری دراز دسنی اور بے باک و رندم شربی ہے کیوں کہ اس میں تو پہلے ہی سے ہزاروں ہی ندیگا ہے اتے ہیں ۔ بعنی خود اہلِ ورع وتقوی ہی اس کی وجیا اور اچھے ہیں ، کرریا کاری سے ہیوند لگا دگا کہ اس کا عیب ڈھا کہتے رہتے ہیں۔ اور اچھے ہیں ، کرریا کاری سے ہیوند لگا دگا کہ اس کا عیب ڈھا کہتے رہتے ہیں۔ ظہوری کے متویں عشق و محبت کے ایک دقیق معاطے کی طرف اشار مہاج

عشاق پر ایمیشرگزرتا ہے ؛ اورصعت تفادکا الترام ہی نہیں چیورا کی سیختی پر اس کے ضدھتی بینی پر ندکا اطلاق کیا ہے۔ باوجو دے کہ ظہوری کے بہاں یہ قافیہ نہایت عمر کی سے بندھا تھا ، مرزانے ہمی اس قافیے کے با ند معنے میں کچر کم واربالت نہیں دی ایمان تک کہ ہوری کے شوکویشکل ہے اس پر ترجیح دی باسکتی ہے۔ نہیں دی ایمان تک کہ ہوری کے شوکویشکل ہے اس پر ترجیح دی باسکتی ہے۔ فہوری کے شوکویشکل ہے اس پر ترجیح دی باسکتی ہے۔

میوری گاهی دو فااز تو با ورست بیم کرید از میادا بهیرم از شادی شوم ندای دو و فارت اندیست بیم کرید از میادا بهیرم از شادی شوم ندای دو و فی کرات اندیست مناوی شویس نبیس باندها اور ظهوری کها مرزان اندیکا قانید مطلع کے سوا پھرکسی شویس نبیس باندها اور ظهوری کها کرد و دندل مختلف القوانی بیتیس ایک کرد و دندل مختلف القوانی بیتیس ایک گرد و دندل مختلف القوانی بیتیس ایک گرد و دیگی بیس معنی دو اوس کے ظاہر بیس فاہر دی کا شو بهت صاف اور لطیب میں دو اوس کے ظاہر بیس و فیاری کا شو بهت صاف اور لطیب

ا در مرزا کے شعر سے نیادہ نیچل ہے۔ مرزائے معمونِ میں میڈٹ تومپدا کی ہے گر بیشن کرکہ معشوق ہارے مرنے کا اُرز و مند ہے ، خوشی سے مرمیانا ، واقع کے بالکل ملات ہے .

طبورى

غالب

رابل مهرومجت نشان ندارم کس وجوداد بمرص میمه ونئن بهرخوش و به بیم بری توسوگندست بهنت وشمن وا قبال دوست سوگندست ظهوری کا شعرصات ہے۔ اقبال دعوی کرتا ہے کہ مهرومجبت کا ونیا بیس کہ بیس وجود نہیں ؛ اوراس وعوے پراپی مجت اور معشوق کی بیم بری کی تسم کمانا ہے ، بس کی خوبی اور لطافت فلا مرے ۔

مرزاکا دعویٰ یہ ہے کہ معتون کا وجود مرا باحسن دجال ہے اور میری مسنی مراس عنتی و محبت ہے اوراس دفوے بررقیب کے نصیب کی ادر موننوق کے انسال کی تم کھاتا ہے ، جس مِن ظہوری کی تم سے زیادہ نطاقت اور نزاکت بائی جاتی ہے رقیب کے نصب کی تم اس ہے کھائی ہے کہ جو وجو در را پاتسن وجال ہے ، وہ بالکل اسی کے حصے میں آکیا ہے یا اور معشوق کے اقبال کی قیم اس سے کھائی ہے کہ مجمعیسا شخص اس کے سودا میں معشق و مست کا بتلا بن گیا ہے ۔ اس کے سوالغفلی مناسبتیں مصبے سن و مست اوجود و ہی ، وہمن و وست اور بخت و اقبال یا تمام شوکا مناسب اجزا میں تعسیم ہوتا ، اس نے شوکو بہت بند کر وہا ہے۔

ظبورى عالب

ندیروان تومنزای مثار ما که شرد شار مجروی دوست در نظردارم غم از کے کرنمیدانداندم شرچدست درین نوردیندانم که اسمال پندست ظهودی که ایپ که تیری ماه میں جوشخص منزلین گفتا ہے کہ کتنا دستہ طبح ااور کتنا باتی ہے ، اس کو تیرے دہروول میں کون شاد کر آ ہے ؟ پھر کتنا دستہ طبح اادر کتنا باتی ہے ، اس کو تیرے دہروول میں کون شاد کر آ ہے ؟ پھر کہنا ہے کہ منازیا مقال تشعور نہیں ۔ گی کی یا ذیا مقال تشعور نہیں ۔

مرزا کہتے ہیں کہ میرے خیال میں دوست کی کجروی کا تعتور الیسا جما ہوا ہے کہ مجھے یہ خربہیں کہ اس نورد دیعنی کجروی ) میں آسمان کی کتنی ٹٹرکت ہے۔ مرزا کا بیان کسی تعمد خلہوری کے بیان سے صاف ہے گرمضمون کے محافظ سے دواؤں شعروں میں کچھ کھا فاسے دواؤں شعروں میں کچھ کھا فاسے دواؤں شعروں میں کچھ کھا فات یا خوبی معلوم مہیں ہوتی ۔

غالس

سوکست بام اگرچ زنجیراست برریخ از بیم راحت نگاه داشته اند اسپر آنکه بر تاریکاه در بند ست زمکت است که پای شکت در بندست ظهودی کیتا ہے کہ ایک قرت کے بعد اور ہے کی بیڑی مجی کے جا ق ہے اور قیدی را موجا آے بس درحقیقت قیدی وہی ہے ، جونگا ومعشوق میں الجعابوا ہے ، سیس کو تعدے ہی ۔ ہائی ہیں۔

مرزا کہتے میں کہ بہاں محلیف میں اس لیے رکھا جاتا ہے کہ داحت ماصل ہو! اور اس کی شالی بے کر یا شکت آدمی کو چلنے ہونے نہیں دینے اور جب کے بڑی نجود جلئے مقید رکھتے ہیں۔ اس سے مطلب ہی ہو کاست کہ آخر کا داس کو راحت حاصل ہو۔ کلہدی کے شویم کسی قدر میرّت ہے ، محرشوکی بندش ہے۔ ست اور وصلی ہے۔ مزدا کے بہاں مضمون مرکو اسی مذت نہیں ہے جمر بیان نہایت جہت اورتمعیک عماک ہے۔

ظبور*ي* 

زينگان نسرد آرزو مندا دكن ز اكرية بهرمن الذبهر خود الزيزم وار بين برست كرما بنده اأو خلاد ندست كربنده بخوبي او خوبي خداد ندست فلموری کے شویس مندا بہندا یا تومعف حشوے یا اس کے تعبر محبر عبارت مفتر ہے يعنى " خداء كندكوما أرز د بكنيم" بالن شوك معنى ظام ديس.

مزاکا شوان کی غزل میر بیت الغزال ہے ا ورمعنی اور مفظا وو نوں طرت کلہوری کے شو ہرتہ جیج دکھتا ہے .

ظبو*ر*ی رک بود کرونا خوا بدازجهاں غاب اميرمشق فليون ! نش نه دار و نشئاء الينكري بهيلاد ووست فرسندست برن كرئيرمد و كويندمست تخرمندست فلوری کے شوکا مطلب یہ ہے کہ اسبر عشق کی یہ بہجان ہے کہ وہ دوست کے ظلم ے خوش رہنا ہے۔

مرزا کے شعر کا برمعارب ہے کہ مرامقصور و فاکی تلاش سے پہنیں ہے کہ مرامقصور و فاکی تلاش سے پہنیں ہے کہ میں ابل فیا

ے وفاکا طالب ہوں بلکھیں اسی میں خوش ہوں کہ میں ہو جوں کہ دنیا میں وفاہ ؟ اور وہ وفاہ کے اسے ؟ اور وہ وہ اس کے جواب میں کہیں کہ اس ہے وہ دوس مقطع ہموار میں تکمر با وجوداس کے مرزاکا بیان یا بمکین سے فالی نہیں ۔

ہم نے دونوں شاع وں کی غزلوں کی ٹررہ بخو بی کردی ہے ، گرزیادہ نکتہ چینی کرنا غرصروری سمجھا ہے اور دونوں فزلوں میں محاکد کرنا بھی اظرین کی سلے پر چیور دیا ہے۔ وہ خو دلبٹ رہا کہ فارسی شوکا صبح مذات رکھنے ہوں گے ، اس بات کا ندازہ کرلیں گے کہ دونوں فزلوں میں کیا نسانہ ہے ۔

## رباعبات

مزداکی رہا عیات تعداد میں قریب سواسو کے ہیں جن ہیں سے اکثر شوخی و بے ہی ، یارہ خواری ، فغرو مباہات اور شکایت وزار نالی کے مصابین پرشتل ہیں۔ اور مستعلی بیت معلوم ہوتا ہے ۔ مزداکی رہا عی میں بہنسبت عام غزلیات کے عرفیام کا بہتے معلوم ہوتا ہے ۔ مزداکی رہا عی میں بہ نسبت عام غزلیات کے زیادہ صفائی ورگری ہائی جاتی ہے ۔ جناں چ اُن میں سے می تدریا میا اور جہاں خودن ہوگئ رہا عی کے ساتھ بطور نمونے کے بہاں نقل کی جاتی ہیں ۔ اور جہاں ضرورت ہوگئ رہا عی کے ساتھ اس کی شررت میں کروی جائے گی۔ اس کی شررت میں کروی جائے گی۔

رین غالب به گهرزدودهٔ زاد سشعم (۱) زال ژو بصغائی وم تینجست دمم چودفن بههدی ازدم جنگ بشعب سند تیرنیکسته نیا کال اقت مم ممروكوم واصل ودوه بسل وخاندان. زادتم النك كے باب الد تورابن فريد کے بیمے کا نام ہے اجس کی نسل میں مزند اپنے تئیں بتاتے ہیں۔ دم بہنے ، تلواری ومعاد. وم لیمنی میراکلام - سپهبدی اسلطنت وسپه سالادی - نیا د واوا ؛ نیاکان مع محباب كرجب سبيدى بلاي قوم مصرفصت بولني تويس نے شوكت اختيار كريا ، كويا بزدكون كالوثا بواتير ميا قلم بن كيا-

شرطست كربهر صبط آواب وزوم ۱۲۱ خيزد بعدازني ۱۰ مام معصوم ناجاع چرکوی، برمل بازگراے مرما ہے شین مربات، بخوم ی دیا می مزا کے تغطیل ہونے پر دلالت کرتی ہے رانسینے برکیوں کرخلفاسے کمٹ پر تجوم كااطلاق معزات شيد بنين كرسكة.

مامیست زمسید تا صنودِالنّد ۳۱) خابی تو درازگیرو فزا بی کوتاه ایر کوثروطوبی کرنٹ نبا دارد سرچتمه و سایه ایست ورنیمه واه كتاب كريس ے ضاكى حنور تك ايك راہ ہے ، خواہ اس كودالذ سمعو، خواہ کو تاہ مجھے۔ اور یہ جوکوٹروطونی بیں جن میں اس کی راہ کے کچھ کھیرنشان پائے ماتے ہیں وید ایسے ہیں میں اثناے راہ میں جیٹر اور سایرا جاتا ہے۔

ک مردکه زن محرفست، دا تا «بود ۱۳) از معد فراختش، بمسیا تا « بود دارد به جهال خار: وزن نیست درد کازم بخسرا، چرا توا کا نه بود يمرب معرع ين دركا فاعل فدا ب ، جن كانام جو تع معرع ين لياب. فانه ے مراد فان محب باتی شرکے معنی ظاہر ہیں۔

شوخي

بادست غماں باد کہ حاصل برد ۵۱، آپ رُخ ہوست مند و فا فل برد کرنامند ام فے زحمیا ہ بسد کش اندو گرسب پرداز دل برد کہا ہے کہ فم ایک ہوائے دار دل برد کہا ہے کہ فم ایک ہوائے داور دانا اور نانا اور نادان کی آبرد کو بہائے جائے۔ اس بے میں بیٹے کے بے ایک شراب کا دیکا چھوڑ جلا ہوں آگر باپ کے فرنے کا فم اس کے دل سے دمود سے۔

اے آنکہ براو کمبر دوسے واری (۱) نازم کو گزیرہ آرزوسے واری زیب کونے کر تزید می خسدامی، دانم درخان دن ستیرہ خوسے واری کی تیر کونے کر تزید می خسابی کر تیراارادہ توبہت عمرہ ہے، گرتو جوالیا بھاگا جا آب میں بمعنا ہوں کر تیرے کویس برمزان عورت ہے جس کے سبب سے بھا آب میں بمعنا ہوں کر تیرے کویس برمزان عورت ہے جس کے سبب سے کھیے جانے بی اس قدر علمدی ہے۔

فخربيا

شابا امردند وایه نجو آمده ام ۱۵) دانی که میر مایدنند ترکو آمره ام رنگم که بهاردا به روآمده ام رتعانی

زائجا کہ وہم ہو بہم مد مبت دنبود (۸) باپیج علاقہ سخت ہیو نہ نہود مقصود من از کعبہ واکہنگ سفر جزنزک ویار زن وفرندہ ہولا مقصود من از کعبہ واکہنگ سفر جزنزک ویار زن وفرندہ ہولا یعنی چول کہ میں ، جونیست کو سبست کی صورت میں دکھا تا ہے ، گرفتار منتھا ، اسی ہے کے عزم مغربے میرا مقصد ذن و فرزند کا مکہ چواڑ دیے ہے سے سرا اور کھے مزتم مغربے میرا مقصد ذن و فرزند کا مکہ چواڑ دیے ہے سرا اور کھے مزتم مغربے میرا مقصد ذن و فرزند کا مکہ چواڑ دیے ہے سرا اور کھے مزتم مغربے میرا مقصد ذن و فرزند کا مکہ چواڑ دیے

ای آنک تراسی بردمان مست (۱۰) منعم کمن از باده کرفقهان مین مست و مین از باده کرفقهان مین مین از باده کرفقهان مین مست و مین مین از باده کرفتهان مین مین مین از باده کرفی این که بیرات دود این کرور می کرد در مین کرا ہے واکر میں میں شراب سے کیوں منع کرا ہے واکر میں مرکبا تو غفند ہو جا میں گئا کہ یہ اکتھے دو تعین مسلے میرے کام تون آئیں گئا ہیں وارتوں کو جہنے جا کمیں گئا ہے۔ وارتوں کو جہنے جا کمیں گئے۔

تشكوهٔ روزگار

الم کر بہ بہان من ساقی دہر ۱۱۱ دیزد بمردر وردو تلخ آب زہر گذر دستارت و نحوست کے مرا نامید بغرو کشت و مریخ بقہر نامید بغرو کشت و مریخ بقہر نامید بغرو کشت و مریخ بقہر نامید بعنی زمرہ کوسعد اور مریخ کوشس قرار دیا گیا ہے ۔ کہنا ہے کہ سعاوت و نحوست کے خیال کو جانے دو امیرے حق میں توسعد و نخس دونوں ہم کے شارے نمس ہو گئے کر ذمیرہ نے مجھے غربے سے تنال کیا اور مریخ نے قبریے ۔ افسوس بروفات و من خان مان مرعم ۱۲۱ نخونا بر برزن زومیرہ پاشم بم عمر سال شرطست کرروی ول خواشم مرعم ۱۲۱) خونا بر برزن زومیرہ پاشم بم عمر مراس بروفات و مرمور ایا میں مرعم ۱۲۱)

نرطست کردی دل فراشم مجه عمر ۱۲۱۰ خونا به به دَن زدمیده باشم مجه عمر ۱ فریاشم اگر برگسب موتن چوں کعبرسبربوش : باشم مجه عمر

تركب مراد

فاكب روش مردم أزاد ميداست ١١٦١ رفتار اسران رووزاد مراست انزكر مرادر ازم المراس المركز المرادر ازم المرد دائم وال المرد المردر المرد المرد

تصوف

منعود بخش ذکر چیال چربود ۱۵۱ در داست فطرز پخشینال چربود
چول عاقبت بیگار بینال دارست دریاب کرانجام دو بینال چربود
کہا ہے کراگرمنصور کوئوک کہیں محرسولی پرچرا معایا گیا اور ذکت سے ماراکی ا تومنعیورکواس کی مجھ پروائمبیں ۔ گرتم دیکھوکر جب منصور جیسے بیگاز بین گول کاانجام دار ہے، تو دو بینوں کا انجام کیا ہونے والا ہے ۔ نشوخی

مرس زهیدت خرے داشتہ است (۱۹) برفاکی دو مجز مرسا داشتہ است دابر نفدا اِرُم برو سے طلبہ شدادیا ایسرے داشتہ است کہتا ہے کہ جو شخص اپنی یا انسان کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے ، اس کو عاجزی کرنے کے سوانچ یو بہت ایس کو عاجزی کرنے کے سوانچ یو بہت ایس کی مقابل سے ارم دعوے کے ساتھ طا ہے کرنے کے سوانچ یو بہت ہیں آئی یہی ذا بہت و ضوا سے ارم دعوے کے ساتھ طا ہے کرنے ہے ، اس سے معلوم ہواکہ شدا دنے بیا اینا وادت چودا تھا کیوں کرا ول توارم

جوکرمتردکوشداد ہے اس کا دعولی کرنا اور پھرخدا کے ساسنے اس کے مانجے میں میکوی کرنی ، یہ دونوں باتیں اس بات کی دلیل میں کہ شداد نے ابنا وارث حقیقی چوڈا تھا۔

شوخی

فالبابین گردیست بمسنیست ۱۰۱۰ از نشابوش بیجت اندیم نیست کخوابی و مفت و نفود آنا بسیار ایس باده فروش ساقی گرنمیست کہتا ہے کہ اے فالب اگر جیشا وی میں کوئی تیرا سمسر نہیں کا مقال کا نشہ تیرے دما ن میں بالکل نہیں ہے بشماب جاہتا ہے اور وہ مجی مفت اور وہ مجی عمدہ اور پمرکشرت یا یہ بادہ فردس ہے ساقی کوش نہیں کرتیری سب خواہشیں پدی کرتے ہے۔

مردین الموان بختت کے د۱۸، وی دست دولای برا خرائ بیناخ جون کی نظری زرد ہے تشبیہ ماند بہائم وطف زار زاخ یعی زلم ول کا بہت میں ہے باک بحرا اور جا بجا خہنیوں پر بھیلوں کے بے با توار نا اگر خور کرے دیجیو تواس کی شال بالکل ایسی ہے کہ ایک وسیع چراگاہ ہے اور اس میں ڈمعود ڈنگر جرتے بھرتے میں۔

اخلاق

آزاک بود درسیتے در فرمام (۱۹) ہم محرم مناص آیددیم برجع ما)
اساں ڈبودکٹ کش باس قبول دمنار کردی بکول برنام!
فرمام اانجام اور دبک ورونق کو بھی کہتے ہیں۔ بیماں رنگ ورونق لعین شہرت و
امودی مرادہ کہتا ہے کرجس کی شہرت میجے اور سجی ہوتی ہے ، وہ صرودہ ہے کہ خواص کا مرجع واقع ہو یکر باس تبول کی کشاکش ہینی ہر موقع پر

اس بات کاخال رکمناکر تبولیت میں فرق «کے انہایت سخت چبزہے۔ پس مجزیجی کے ساتھ بدنام لین مشہور ہوتا نہیں یا ہے۔ اس موقع پر بجلے مشہور کے بدنام کا تغظ نہایت بلیغ واقع ہوا ہے ،جس سے ساری رباعی میں مان ہوائی ہے۔

ورمالم بدزرى كالخست ميات د ۲۰) طاعت د توان کرد برامیدنجات المصكاش زحق اشادب معوم وملؤة بود ع بوجود مل جل جل ع وذكو ه كتاب كبيمقدودى ك مالت م حب كر زندگى تلخ موتىسى انجات ك اتبديطاعت تبين بوسكتي ميحاش ايسا بزناكر جس طرح عج اورزكواة بس استطاعت اورتموّل شرطها روتسا در نازم می می شرط بوتی .

شكايت ابنائے زاں

برجندزمار بحمح جبال ست دا۱) درجبل زحال شار بكي نوالست كودلن بماليك اذبيح تا ومحريب فرق فريسى وخردتبال ست كتاب كاكرچ زيان مي جوال جابل بورے ہوئے ہي بكر جبل ميں ان كامل متغادت ومختلعت ہے ۔کودن توسب بمی گرامک دومرسے بمی الیما فرق ہے جبیا خربيسی اندخروتبال میں۔ ميكش وجوبر

تامیکش وجوم دوسخنورداریم (۲۲) شاپن دگرومتوکتِ دگرداریم درمیکدہ ہریم کرمیکش ازاست درموکرتیغیم کر جو ہر داریم ازاست درموکرتیغیم کر جو ہر داریم یہ رسائلہ جو ہر اور میرا حدصین میکش سے حق میں کہ دونوں بڑیا کے عزید شاکردوں میں سے تھے ، مکسی ہے۔ درمیکدہ ہیریم یعنی ہیرمغانیم باتی رباعی کے معنی ظاہر ہیں۔

فخربي

دستم برکلید مخزنے ہے باایت د۱۳۰ ودبود تہی مبراسے می بایست

یا ہی گہم بر کس نینادے کاد یا خود بزیاد چوں سے می بایست

مہتا ہے کہ یا تومیر سے ہندس کسی خزا نے کی کنجی جا ہے تنی اوراگر ہا تھ فالی ملاتیا تواس میں کسی کا دامن ہونا چاہیے تھا احس سے توسل سے زندگی لیر ہوگئا میں کہ کہ کہ بھی کسی سے کام مزبوتا اوریا ذمانے میں خود مجموعیسا صاحب کمال ہوتا ہو میری قدر کرتا ۔

جومیری قدر کرتا ۔

منز نے امیدسرمست دس ۱۲۴۰ وارم سرای کلادہ درست کوست کوست کوست مینز نے امیدسرمست دس ست ۱۲۴۰ وارم سرای کلادہ درست کوست وسست مسرای کلادہ بعثی مرایس درشتہ باتی معنی ظام ہیں۔
خوال ما غذا

مرکرد ذکیج گہرے برخیزددده، میسندکه دُدد المحکرے برخیزد منت ، تواں نہاد برگدیہ گراں بنشیں کہ بجدوت دگرے برخیزد گنج گہرے گردا محف کے معنی اس کے فالی ہوجانے کے بیں کہاہے کہ آرجوا ہرا کا فزار فالی ہوجائے ، تو بلاسے ، گریگو ارامت کرکر کسی کے جگرے دھواں اسمحے ۔ کمیک انگے دانوں براحمان نہیں دکھا جا سکتا ۔ فدانے ان کی فدمت برتجہ کو کو اکیا ہے ۔ اگر تجھ سے یہ فدمت پوری نہیں ہوسکتی تو بھے جا ، فاکہ دو سرااس فدمت کے بے اسمے ۔ مانٹی ا

اے دوست بھوی ایس فروماندہ بیا (۲۷) اذکوجیا فیرراہ حمروا ندہ بیا گفتی کہ مرا مخواں کہ من رکھ ہے میں میں میں ایش و ناخواندہیا ادپرے دونوں معرع صاف ہیں ۔ اس کے بعد کہنا ہے کہ اے دوست تونے مجے سے کہ اے دوست تونے مجے سے کہا تھا کہ مجھے مت بلانا ہمں تیری موت ہوں ۔ الجھا اب توا ہے کہنے پر قائم رہ ا ا ور جس طرح کرئوت بن ملائے جاتا ہے۔ تومی بن بلائے چلا آ۔

اسے آبی ہما امیروارٹ باٹ دیں، صاب مے خروی بجارت باٹ دیں۔ تسبیع بہراسم الہی کر بود آغاز ڈابٹدا سے نا مست باشد یہ رّباعی سبحال علی خان مرحوم کوجوم نواسنے خطا مکھا تھا ، اس کے ادّل ہیں مکمی تنی۔

معنى ظامرېم.

اخيدبے "

بازی خورروزگار بودم بمرعم (۲۸) از بخت امیدوار بودم بمرعم برعمر پرمعم بهرعم برمور بیرم برمور بیرمور بیرمور

بابد کہ دلت زعفہ برہم داشود (۲۹) از رفتن زرادست فوش عم برشود
این کیم درست فواج این موادلہ عم بست کر برجن فوری کم مشود
دست فوش ، مغلوب وزیردست ۔ کہتا ہے کہ اے دولت مند! چلہ کے روپے کے
کم ہوجانے سے تبرادل برب ان ادعم میں دبا ہوا مدرہے ۔ اے حضرت ایسیم وزر
ہے اور کیم کہتا ہوں کسیم وزر ہے ! یہ عم نہیں ہے کہ جس قدر کھا نے جا لیے کم
نہیں ہوتا ۔

دلرم دل شادو دیرہ بینائے (۳۰) وزکری گوشم نہ بود پروائے خوب سن کونشنوم زم خود لئے گلبانگ آناریجم الا علائے کتا ہے کہ مجھ کوکر ی گوش بعنی ٹھل سما عت کی کچھ پردا نہیں العین اس کوبہنر سمحقاہوں کبوں کرمغرورا درخو دلپنندول کی زبات سے اُٹاریکم الاعلیٰ دجوکرفرہون کامقول ہے ،نہیں سنتا۔ -

توحيدو جودى

اے کردہ بارایش گفت اربسیع ۲۱۱، در دلیت خن کشودہ داوخم دہیج مالم کرتو چیزے گریش میالی ذاتے ست بیچا منبطا دیجر بیج بسیع ، قصد زلعتِ سخن میں خم و پہنچ کی داہ کمو سے سے مراد بیان میں بیچدگی بیدا کرنی کہتا ہے کہ مالم جر کو تو نے کچے چیز سمجے دکھاہے ، وہ صرف ذات واحد ہے ، جوبسیط ہے یعنی مرکب نہیں اور منبسط ہے بیعن تمام فضا میں مجیلی ہوئی ہے بس اس کے مواکھ بنیں .

شكايت

اے تیرہ ذھیں کہ بودہ سبر من (۱۳۲) مرفاک کہ باتست ہم بر برمن در بہر کرسان و بہر من داندد اللہ اسان یو بہر من داندد اللہ اسان یو بہر من داندد اللہ اسان یو بہر من داندد اللہ اس نہا ہاں کو کہتے ہیں۔ زمین سے خطاب کرتا ہے کہ اوروں کے لیے تو تجویر سونا بچھا ہوا ہا دروں کی بار ہے داند و دام کے سوانج منہ بیں ! کو یا تو اوروں کی بار ہے اور میری میندر ہے۔ یہ مضمون تھوڑے تھوڈے فرق سے دو دکی اور فرفی نے اور میری میندر ہے۔ یہ میں اس سے عمدہ طور پر مندھا ہے۔ دودکی کہتا ہے : میں اندھا ہے۔ دودکی کہتا ہے : جمانا! چرمنی تو از بچگاں کہ مادد ندری

اند فرخی کہتا ہے ا مرفرزندی برخواج نگندہ ست جہاں ایں جہاں ما در اونیست کہا دندرا وست

اکراکدندمت بے زدی پامال ست ۱۳۴۰ رسوائی نیز لازم احوال ست

ماختك لبيم وخرته ألوره به ساتى ممرش باله انغ بالست كبتلب كمنعلس آدى كے يے يہ مى صرور سے كرموااور بدنام ہو۔ چناں چہ كو د محیوکہ ہادے ہونٹ توخشک ہیں اور کیرا ے شراب میں کودہ میں گویاسا فی کا مام جبلی کا بنا ہواہے کہ مزیک آتے آتے سادی شراب کیروں پر نیک ماتی ہے۔ قاعدہ ہے کہ خاس اُدئی جوٹراب سے لکتا ہے وہ بہت ملد بدنام اوردسوا ہوجاتا ہے کیوں کہ میں کلال کی ووکان پرجاکر ہاتھ لیسارہ ہے ، اور جو تعوری بہت ل ماتی ہے تو بدمست بوكراس كى ددكان بى ير يا راه يس مريراً ہے، آنے مانے والے سب اس کو ديکھتے ہيں ممبی کلال کے وام چراھ طلقیں، تواس سے بازارمی کوار ہوتی ہے ، اورسب لوگ دیکھتے ہیں۔ حال أنح كبي اس كوا طينان سير بوكرت اب بيني ميتر بنبي بوتى اس مات كواس تمثيل كے ہيرا ہے ميں بيان كيا ہے كركويا ساتى تقدير بم كوجلنى كے یا ہے می تراب دیا ہے کہ ہونٹ مک تو تر مہیں ہوتے اور کروے سارے شرابور بومات مي السي بليغ تمثيلين ببت كم ديجي كئي مي

اے دادہ بادعردرلیوفسوں ۱۳۲۰ زیبادمشونہ دھت حق الیس ششداد اکر آتش جہتم حق دا تہذیب غوض بود در تعذیب فیوں فسوس ، بزل داسبرا کہا ہے کہ جہتم میں ڈلسے سے بندوں کو سکیعت دینے مقعود مہیں ہے ، ملکہ جس طرح سونے کو آگ میں تبا نے سے اس کی کھوٹ نکالنی مقصود ہوتی ہے ، اسی طرح آتش جہتم سے نغوی انسانی کومتوب شرخی

شوخی پلرپ توکجا بی کربر مازر رز دمی ده۳، میداد و خدایی کربر مازرد دمی نے نے اور خابی و نے برخی کے ایا ہے ایا ہے ای ہے ایا ہے اندند دہی اس رہاعی میں مرذاکی سوخی وکستا ہی صدسے زیادہ گزدگئی ہے۔ دارالا فتا میں تولیقی اس پرکفوکا فتویٰ دیا جائیگا ، لیکن ہادے نزدیک ایسے کلام سے بجا ہے کفوے ذیادہ ترقائل کے ایجان اور لیقین پر استد لال ہوتا ہے۔ صاف یا یا جاتا ہے کہ سائل معاش کی علی و فراخی و خوش مالی و بدمائی کو محف فدا کی طون سے جاتا ہے ، اور تدبیر و عقل و دانش کو اس میں بالکل عاجز ودرما فوہ سمجت ہاں کہ جب معاش سے بہت تنگ ہوتا ہے تو یہ بنیں فیال کرتا کہ م نے تدبیر بنیں کی اید بیر میں مجھ سے فاطی ہوگئ ، یا ہمادی کا ہی و سستی سے بیت تنگ و ترکنی کا ہی و سستی سے بیت تنگ و ترکنی کا ہی و سستی سے بیت تنگ و ترکنی کا ہی و سستی سے بیت کہ کہ م نے تدبیر بنیں کی ، یا تدبیر میں مجھ ہے فاطی ہوگئ ، یا ہمادی کا ہی و سستی سے کہ کیا تیرا فزاد فالی ہوگیا ہے ، جو ہم کو کھی بنیں متا ہے ہاں اس تسم کے فطابات کی نسبت کہا گیا ہے : اور ایسے ہی فطابات کی نسبت کہا گیا ہے : اور ایسے ہی فطابات کی نسبت کہا گیا ہے : اور ایسے ہی فطابات کی نسبت کہا گیا ہے : اور ایسے ہی فطابات کی نسبت کہا گیا ہے : اور ایسے ہی فطابات کی نسبت کہا گیا ہے : اور ایسے ہی فطابات کی نسبت کہا گیا ہے : اور ایسے ہی فطابات کی نسبت کہا گیا ہے : اور ایسے ہی فطابات کی نسبت کہا گیا ہے : اور ایسے ہی فطابات کی نسبت کہا گیا ہو و سال دا

## قصائد

مزاک فصائد اجن میں قطعات، نوے ، ترکیب بند ، ترجع بند مخمس دغیرہ بھی شال میں کیا باعتبار کیت اور کیا بلحاظ کیفیت کے ان کے اصنافِ نظم میں سب نیادہ مماز منف ہے۔ اگر جہ مرزاکی غزل کا ایک معتدر جفتہ منا خرین کے طبع میں کسی بڑے سے بڑے نا مود اور مسلم الثبوت اسادکی غزل سے گرا ہوا نہیں ہے ، ملکہ اکثری غزل بر مراکی محاظ سے فرقیت کھنا ہے غزل سے گرا ہوا نہیں ہے ، ملکہ اکثری غزل بر مراکی محاظ سے فرقیت کھنا ہے

تراس کے ماتھ غزیبات کا ایب دومرا حصتہ ایسابھی ہے جس میں تغزل کی شان مینی عام فہم اور خاص بہندہ نا ، بہت کم با یا جا تا ہے بخلاف تعسیدے کے کہ اس میں تعبیدے کی شان مبسی کہ ہونی جا ہیے ،اول سے آخریک کیساں طور پر

جلوه كرب-

قعائد میں مرزائے کہیں خاقان کا تبتع کیا ہے ، کہیں سلمان وظہیرکا ، اور کہیں عرق و نظیری کا اور مراکی منزل کا میابی ہے ساتھ سطے کہ ہے مرزائی تشبیب بسبت مدرہ کے نہایت شا نڈاوادر عالی رتبہ ہوتی ہے اور اسی سے قصید سے کی بہتی و بلندہ کا اندازہ کیا جاتا ہے مشرقی شاعری میں عوا اور ایران کی شاع کی میں خصوصاً کوئی مضری مدے و سٹالیش سے نہاوہ پیسکا ، سیٹھا ، شمنڈا اور پاطعن منبی بھوا ، علی الحضوص متافرین نے مبالغ کی نے کو بوصاتے برصاتے مدے کو مجھے کے درجے نک بہنچا دیا ہے اوراس کیتے سے مرزاکی مدح بمی مستنی نہیں . ابتہ عوفی نے مدج ہم انتوں میں ایک تسم کا بائکہن پرداکی مدح بمی مستنی نہیں ۔ ابتہ عوفی نے مدج ہم انتوں میں ایک تسم کا بائکہن پرداکیا ہے ، جواسی کے البتہ عوفی نے مدج ہم انتوں میں ایک تسم کا بائکہن پرداکیا ہے ، جواسی کے ساتھ مخصوص ہے ۔ جس طرح قدما کے قصائد میں وہ آئ نہیں پائی جات کی شبیبی موزا کے قصائد میں وہ آئ نہیں کو عرفی کی شبیبوں سے معت اہیں ۔ میکن مرزا کے اکثر قصیدوں کی شبیبوں سے سبقت ہے گئی ہیں ۔ کوشک نہیں کو عرفی کی تشبیبوں سے سبقت ہے گئی ہیں ۔

چون که مرزائے تام قصائد اوران کے محفات کے انتخاب کی اس مختصری انتخاب کی اس مختاب نیقل کرتے جب اورانجہ برس مزرا کا ایک ترکیب بذلظ بری کے دولاں کے ساتھ اس غرض سے لقل کریں گے اکام کا دولی مختاب بند کے ساتھ اس غرض سے لقل کریں گے اکام کا دولی مختاب بند کے ساتھ اس غرض سے لقل کریں گے اکام کا دولی میں مواز م اوراس یا ت کا اندازہ کرنے کا موقع سے کرم زائے اکری طبق کے دولاں کے کلام میں مواز م اوراس یا ت کا اندازہ کرنے کا موقع سے کرم زائے اگری طبق کے دیدہ اور برگزیدہ شعرائے بندے کوکس حد اور کمس ورجے کے بہنچا یا تھا۔

توحيد

انتخاب ازتصيده توحيدالبي

اسازوم غيرخوخا درجهاس انداخة دميره بروات ودرول اذؤليشتن يروانكي لقش برخاتم زورب بے مدا انگیخت چىغ دادىقالب ابداع دُدۇا رىخت عاشقال ديموتن واروركش واداشة دعكها ودمليع ارباب تسياس آميخت

محفته خود حريف وخو درا در کمان انداخة يردية دميم يرستنش در مسيب ان انداخة متود ودعالم زحمينسيے نسشيان انداخة خاكسا برنطن ببدائي ستاكن انداخة غانهاب ددمعوض تيغ ومسنا لثانداخة بمتزا مدخاط إبل بب اندافة باچنیں بھکا مردندوحرت منی کنحدو وئی مرده داازخولیش دربیا بر کرا ن انداخت

دونی کوثردے سے لوں وحدت کو وریاسے تشبیہ دی ہے۔ بعیٰ جس طرح دریا فردے كوبا بريسينك ديتا ہے ، اس طرح باوجود منگام كرّت كے ومدت ميں دولي بي

ساسكتى ـ بالكل نئ اور نهايت بليغ تشبيدى ب

انتعاشت صنباداين وآن انافة يايه إن از نسراز نرو بالنازاخة ببرآسانی اسام آسسما ن انداخت بهرتجديوطرب طرح فسنزا لتاندافة شعلهٔ درمان رغ صب خوان انداخة يشح لاكاسية دريا وكالنانافخة كعيدا جوي ببشت از ناودان انداخته نرد بالمالية باداواركاف در نظر رفتة بركس تاقدمكاب وزائجا خوليشس را غم حوكيروسخستهنوال شكوه ازدلدادكار محل يوماندوير بحرود بردلش بازار سرد أتشے ازرد کے کلہاے بہارا فروخت دعله درساغ معن طازال رمخست جزيدس أب أكش زر دشت توال مروكرد

جزبدس الماس نتوال بنجنيس وردار شغت وخذا زاسلام وركيت مغسان إنداخة یعی اتش در دشت برایک یانی سے نہیں بھرسکی تنی ، اس سے میزاب کعب سے بہت کی نہرمیادی کردی اورکیشِ مغال ایک ایسا ہوتی تھا کہ اسلام جیسے الماس سے سوا اس كابيندهنا العنى اس ميں رضة والنا نا ممكن تعا ـ

برزمي دانت دطرح آسسمان انداخته درتني مشعشير پندار ندجهان انداخة جون کلیم کہنہ ظل را ہر کر ان انداخت ازدل كنجور وحبشم باسب لنانافغة دوست را اندرطلىم استحب ل الماندافتة خاربا در ربكذار ميهب تناغاخة

چشم را بخشده چنال كريش كارباب بوش داده ابرو رابدانسال جنبنے کابل تیاسس ای زشرم خاکساران تو، ازشهر، نمسا ذوفِي تمكين كُدايانِ توا كُنج تاه را تا دريه مورت زجيم دشمنان پنهان بود "اً علاج <sup>خست</sup>گی اُسالیش دیگر دبر

ننگست تنگ ۱ در غم دنسیا گربستن گاہے پڑک ا کہ ۔۔ و مایا گریستن بيجا گريستيم ، دريغ اگريستندا برفاک کر بلا ہے شعب کے کریستن ازبهرنود دبدهٔ زبرا گربستن دادد به رُومسیایی اعدا گریستن ذیدیه مثور بخسنی در یاحملیتن

منقبت إزقصيدة سيدالشهدا كغرست كنؤه در جبلي دوزي شانين كاست بداغ شابدو سيانى كداختن باید بدرد مرزه گرمنن، و گرگربست ر شک آبیم برابر که در عیر وسع اوت رفت آنچەرنت ، بابدم أكنوں بنگا بداشت إدان د محة اكر بالذاز مشست وشو خودراً مذبرزلال ب نوستيس بكام خويش

ہیے از کیے نخواست اِلگھرلیپتن سری زند زمومن و ترمامحرلیتن

مُلَمِ شَاه بُکول شده مذ چنیں بایستے عزت شاہ شمیداں یہ ازیں بایسنے اک کہ جولائکہ اوعرشی بریں بایسنے ایکہ سائل بدرشش دوج امیں بایسنے

مزدشفا وت وصسلا مبرد فونب چوں رزق فیب در د ترا مام کردہ اند العانك إثرم الأستم برمان إن مصطفا لت بمرواه فازان ابيح ميداني جرزت ساير ازمروروان مصطفا نغتديخاك حمرمي بازارا متكان خودتغيل مسيطيغ است كيز خوائي ميس كربااولا دامجادش كني نيك بودك تو برفرزند دلبندش رود ياتودانى مصطنفارا فارغ اذرنج حسيين يأكركاب نهدى معيطفي لإباحسين الحسين ست اينك كفية مصطفي وحي فداك آرجسين سن اينكه شودسي معطف فيتمش يغ فدساب لانطوق من أورده فالب إدرسلع لے کے اندلیٹر فلک احرمیت دیں بایستے تاج انتاد که برنیزه سرسن محردانت حبعنا بالشدكه نتدخشة زتوس برغاك حيعت باشكرتر اعلا وم آسب طليد

۲ مین چشم برخش سرعد آ ہے

انتقام كنتى

تاذیاں را بہ بچر گوسٹٹرا مدحہ نزاع وطمن اصلی ایس قوم رجیس بایستے ایہا القوم استخر کیس بایستے ایہا القوم استخر کیس بایستے ایہا القوم استخر کیس بایستے یعنی یہ توا دن درج کی بات ہے کہ اگر یہ کہا جا ہے کہ اہل شام کر ہلا کامیہا ن خجر کیس ہے کہ اگر یہ کہا جا سے کہ اہل شام کر ہلا کامیہا ن خجر کیس ہے معن وہ یہ ہے معن اس موقع پر کہنے کے لایق ہے وہ یہ ہے دہ ہے دہ یہ ہے دہ ہے دہ ہے دہ ہے دہ یہ ہے دہ یہ ہے دہ ہے دہ ہے دہ ہے دہ ہے دہ یہ ہے دہ ہے دہ

پویہ ازر وے عقبی<sup>ت</sup> رجبیں ایسے مروش سلطنٹ مروی زمیں ایسے گرمش ملک گرتاج و کمیں ایسے آس بحرد میرکر از صدق اقیس ایسے دل زم دمنش مہر شریں ایسے دل زم دمنش مہر شریں ایسے علم شاہ نگوں شدار جنیں ایسے

سوزدلنس لوحه گر از تلخ نوا نی برددگر شال کرده فلک نامیسا لی جول شعله د فال بربرشال کرده دوا نی جول شعله د فال بربرشال کرده دوا نی دلها مهرخول گشتهٔ اندوه ریا نی ایمال برخیرو بخول غلط اگر از ایل دفا نی برخیرو بخول غلط اگر از ایل دفا نی برخیرو بخول غلط اگر از ایل دفا نی برخیرو بخول فلط ای کراز ایل دفا نی با کرانو کمارفتی و عب اس ایمانی با

ازخوب حسیں ابت علی یا نست دوا کی فريا دازان تسنحة اسب رار خدا بي إ فریا وازاں زاری وبے برک و نوائی! فرباد ز آوادگی و بے سرو یا ئی!

تررد ب شناس غم ن و شهدای شدغرقه بخور بيكرت وشهدا إسا أن روس فروزنده وأن زنعن ويا الما تتمشير بك دست وبكي مت اوا الما وال اكبر فينس من ميدان وعا الما وان عا بدغريده بي ترك ونوا الله

دمن توبشمشيرشدازشان جدا، إسى! كا فوروكفن مكذرم ازعط وقبا، إس! دىدار تو دىدارىشر سرددسرا ، بلسے! نایافته دریاغ جہاں نشودتا، ہاے!

واعم كررس ستد كلوے توروا، إى!

قدى گران حرم سنير خدا، إے!

غارت زده آل قا فلا آل مبا، باس إ

وال طعنة كفارد درال شورعزا ، إ ا

توقع شفاعت كربيمبر زمدا واشت قرباد ازال ما بي منشود ا مامست. فریاد اذاں زاری وخوتا به فشانی! فریاد زبیجارگی و خسست دردنی! غالب إحكرے خوں کن واز دىدہ فروباد

سروچین سرودی افتاد زیا، ا برخاک رہ افتارہ شنے مست سرش کو عتباس والاور كروران رابردى داشت آں قاسم کلکوں کغن عرمہ محنے۔ آںامىغرىل خمة بىكان گردور المعقوب بازوس عبر محركوسه زبراا اےشہو مداماری وسٹادی کر نداری اسے مظرا ہوار کہ ہود ابل نظررا اسے کلبن نورمنز اکوزارسیادت اے منبی آں ہشت کہ آرائیس خلدید با بغ نظائِ روسش دین نبی جیعت! ما يم كده أل خيرا غارت زركال حيف! آ*ن تالیش فورشیدُ دران کم ردی محی*عت!

فالت إبهلائك نتوال كشت مم أواز اندازهٔ آن کو کرشوم نوح سرا، إ ـ ا

## تصيره ضريحي

که در و کا دم ال می دا سار با بینی گردر فارب با آدو بود فیدست ال بینی کرم و با بارهٔ از دخت موجاد دمال بینی زخون کشنه کاال چینم دیگر دوال بینی دخون کشنه کاال چینم دیگر دوال بینی در می با دو در بیرس کال بینی نوابیس برم طوب فایم با شاد مال بینی علی اگر کر بیجون بخت بدخواس بی بی می کرخود آرخواس بی استان بینی در بیرا می دادر شارک بیرا صغر حیال بینی می می دود آرخوای کرد شدگا در می بیرا می دادر شارک بیرا صغر حیال بینی در بیرا بی کار در شارک بیرا صغر حیال بینی در بیرا بی کار در ار خوای کرد شدگا در می می دادر خوای کرد شری بیرا الدر شارک بیرا می در ار خوای کرد شری بیرا الدر بیرا در بیرا بیرا در بیرا در ار خوای کرد شری بیرا الدر بیرا در بی

 بیا در کربلا تا آن شمکش کاروال بینی

زینی دینج بربر فازنان کینی عصمت را

با ناسیل آنش برده مینگا و فرجال را

ببین چینمه از آب وچی جی کن برنه ابینی مرخرش خواب عدم عباس فازی ایجوم خسندگان وسوزوسا زنو گرفتارال ایجوم خسندگان وسوزوسا زنو گرفتارال ایمی بین کرچی مال اولداز بدید دیدخوابال می بین کرچی مال اولداز بدید دیدخوابال مین کرفرم کایس به بینی دید واری و چینتے بم مرفرم کایس به بینی دید واری و چینتے بم بیدن کردرال کوشی دید واری و چینتے بم بیاری کردرال کوشی کر پایش کردال وی کارس کرش کراف خاری دید برزمی یا بی سیال بیش روز گار

تشبیب قصیدهٔ منقبت اام دوازدیم مهت ازتمیزگریه سا استخوار مید مردست مرد، هرچ کندی خطر کمند گلزارد آگرز تمسر، گل بهمهد مخیخ سخن نهید به نهب ال فان همیر کاردز فاک تیره زگردد در ذرشک چرخ

تا آدى طال ناكيرد زكيسب بوا مرا و نوبهارو تموزو خز ال د بد تا لاحنتِ مشّام ونشا طِددال دبد تأكرندوسيكام ومرادر د بال دمد مبع سخن رس وخرد خرده دا س د مد كعم البدل زخامهٔ پردیس فشا ب دمید مكس جه علوه روشني روشنال دېد بیداد نابود کا نجرسما آمسسها ل دمید مرما بهار برح بود درخوداک دبد در تشو سبزه ، حکم به آب دوال د بد جال در بورد فاروحس اشیاب د میر جرم بزننك جيست أكفته جال دبد أواره لابراه زمشيرس نشاب دبر کام دل غریب لیس از امتخاب دید دربيريم بشارن بخت حوال دمير شادم كرفرز بندكيم ناكب وبد رام بباركاه شرانس وجاس دمير منشوردوشن بهشير خاوران دبر

پاے را پایہ فرار کر ٹریا مینند

ہم دربہارگل شگفا ندجہت جمن سم در تموزميوه فش اندلمين لمين أك لأكرطا لع كعب كنجيز ياش نيست أن لأكر بخت وسترس بذل الميت وایم که آسمال به زمی پیشکار کیست چوں جنبش سمر لبغراب واور سن رنگ از گل سن وسایه زشخل ونوازم غ درُشپرنغی، قرمہ بنام ہوا زند متيزياسيم، أكر بليك ، باغ دارو زبیرزندی امرا مربیر مرکب پروبز دیریاب شہے بود اور دمجنت فریاد زودمیر کے بود ، ورر وم دارم زروزگار نوسیے کہ آس نو بد ازدادرزماز باندلیث درست بركربسرنوشت سرآ بدست حارعم سلطان دىيى محدىبدى كراساأد صفت سالكان طايقت تشبيب تصيدا مدت بهادرشاه مروم رم روال چوں گئے۔ ابادیا بینند

مرچه لادیده عیانست انگامش دادند مرچ درمید نهانست ، زسیما بینند داستی از دقیم صغی مستی خوانند نعش کج بردرق صغی عتقا بینند پیشترگویا اصلی ہے اس قول کاکہ "کیس نی الامکانِ اُبداع متاکان "یعی چو نظام عالم کراب موجود ہے اس سے بہتر نظام نا ممکن تھا۔ دور بینانِ ازل کوری حیثیم بربین سیم درس ما تگرندا نج در آنجا بینند

بم درین ما بحرندا نجرد آنجا بینند نقط گردرنظرارند، مویدا بینند ماده چول نیش تپاس سگر میحابینند زخز کروار بتا درگب خسارا بینند صورت اگر برچهدهٔ دریا بینند روز در منظر خفاش مهویدا بینند به محیح انس به نے بست زایجا بینند دود بینان ازل کودی گیشیم بربین داد دیدودی داد دیدودی داد دیرودی دراس جسکه از دیدودی داد درگرم دوی دراس برس که درگرم دوی نفرد بناگاه بدر خوا بدخست تطرف دا که مهر آیمنه گهر خوا بدست شام در کو کبه صبح ، نمسایال تگرند و صنت نفرند در کا برخ مصور شبید و صنت نفرند در کا برخ مصور شبید

کا بن مصور دہ محل میں کو ذلیجائے وصلی ایوست کے بے آراستہ کیا تھا اور جس میں تمام سامان عیش وکامرانی جمع نعار نے بست وہ چھو پڑا جو بوسعنے تیر ہوجائے پران کی عبدائی کے غم جس زلیجائے اپنے اپنے بنایا تھا اور اس مربئ تھی کہتا ہے کہ یہ توگ بعنی اہل الند کا بن مصور جیسے آراستہ محل میں اس تفوقہ کی وحشت کو دیجھ لینے میں جو بوسعت اور ذلیجا کے حق میں وہاں سے آخر کا ربیدا ہوا اور اکنس اور طاب کو اس نے بست میں دیچھ لینے ہیں جو بوسعت اور زلین کو اس کے بیدا ہوا اور اکنس اور طاب کو اس نے بست میں دیچھ لینے ہیں جو بوسعت اور زلین کو اس کے بعد نصیب ہوئے والا تھا۔

مرج آردعرب ازوامق دعذرالبين

مرج كوبدعم از خسره دنبرس تنوند

یعی خسر*و دستیرس کا قعتہ جو*ا بل عجم بیا*ن کریتے جی*ں ، یہ لوک خوداس کوخسرو اور شیریس کی نبان سے سن پہتے ہیں اور دامق وعذماکی روپداد جوعرب والے بیان كرية مي الوك خوداس كووامق وعذرا يركزرتى ديجريع مي نستومبداكرسم ومجنول حمدند نخرون نداكر محل يسيط بينت خول خورندو حبكواز عفر بديدال كبرند خويش راجول بسرمائده تنب بين یعنی جب ان کے ساتھ کوئی دومرا درسترخوان پرتنہیں ہوتا ، تو دانت پیستے ہیں يعنى جوفيفس ان كوبهنجيا ب اسمى اورول كومى شريب كرا جاست مي -مروتن ما اگر از در د مستوه انگارند جان ودل را اگرازدی شکیها بین د تعلوهٔ آب برب بوسهٔ نسشة شمرند پارهٔ نان بگلو ریزهٔ میت بینند يردوبؤل شودست وكريبال بمي مطلب يسبت كردرد طلبست أكثا جانا اود دوست کے خیال سے فارخ ہوناکمبی نبیں ما ہے۔ تشقرا ردنين بنكامة مندوخوانند باده راشم طرب فاده ترسابين یعی ہرائی ہے کو اپنے اپنے کل پر مناسب وموذوں خیال کرتے ہیں اور کسی چیزے ازراہ تعصب اک نہیں چراصاتے۔ برسم وزمزم وقشقه وزئاره صليب خرقه وشبحه ومسواك ومصلح ببين ر برسم وزمزم أتش برستوں كے ساتھ، قشقہ وزيار مندووں كے ساتھ اورسليب مسا يُول ك ما تع مخصوص ب اور دوس مصرع من شعارُ إسلام كابيان ہے۔ کہتا ہے کہ وہ لوگ برسم وزمزمر دفیرہ اور خرف و مصلے و فیرہ میں کوئی زق بنیں سمعے۔ طى نېستىرىنى دىرى دېرىدىنى مرج بيند بعذان تماث بينند جام جویندو درندی دیرایند بر زبد

سبخ المجم أكرود بيربيضرا بنين و

برج درمانواں دید بہر مابین البيح باشند درال وقت كه خود را بينند

پى بىنىرنگەسخى شىمدە مابىينىد نترلانسخة أعجازمسيحابينند گریئے فال بھیدنگر تمنیا بینند ايس المافروز بخدم كرزدنا بين

اس مقام پراس سنوی خوبی و مبرای ہے ، بیان میں نہیں اسکتی کہتا ہے کہ دنیا كى يەدل افروند منودلىينى بهارى نظم دنىز حبب اېل الندى نظرىك كرديس كى، تووہ ان کے دل سے اس عارفان خیال کو فراموسش کردے گی کر دنیا محض ایک

تاميرازينبرزمبرير برآمد سيزوجهال الربيشه رابيرا مد یعنی آج کل جنگل کی داکھانے سے دہی فائدہ ہوتا ہے ، جو آب جیات کے

در مهنستال کشوده بارنواد شه بادکربازار کان بحروبرا مر

سرح ورثبونه توإب انت بهرمويا بند بم گردند دمال پاید که او را دانند اشعاد فخربيه

إيم نظرا كالمايه واموسش كتند نظم لاموج المرحبيم جواب فبمت تمريج تقل بصدكور تقامنا خوابند بردازيادكه دنياست نمود بے بود

> نمود ہے لود ہے۔ صفت موسم بهار

تشبيب قصيده مدح ملكمعظم شكركم آمثوب برون وبادم اَعر

كسب بهوا تغنع آب خضريساند

بيے سے ہوتا ہے ؛ اور حس طرح خضر کہ برجات کا درستہ تبا تاہے اسی طرح سبزه جنگل کارست بتاتا ہے۔

ا يجيت ٢ مكان ٢ يعن ايس لماحظات كربالاخكورت ١٨ آب يوال ه نفائس

أشتام انتطار على يود ارز دمية تركس زصرت ول برامد تازچ دانستر ترب مقدم كل دا سنوب باغ ازشكوذ بيتر آمر لعنى سزه جوتكونے سے يہلے كيا ہے ، اس نے كل كى احدام كہاں سے سن تى. بهده بودخروش مرغ سونوال کوکو علی محرد بها ع درآمد تيس كا كاكند سنعارة محل ازبس م فنجد غنج وكراً مد منے کو محل سے اور گل کو لیل سے تشبیہ دی ہے۔ کہتا ہے کو قیس جوا کی۔ کے سوا دومرا محل منہیں ما تنا اوہ آئے اور محلول کوشمار کرے کیوں کر مفتع کے بعد دورافني اور دور كالبدتيراؤلم جرا بحلة علي تيم. كثرت الذارع مل بحركه بوك رنج زباد فزوني حور آمد لعی طرح طرح کے میونوں کی اس قدر کثرت ہے کہ میونی بے شاریختلف مورتوں كيمتات سے ماجراكيا ہے اور تعك كياہے۔ لالبيعيد زتيع كوه كزشت وامنش اينك ززيرسك برامر بسیمدین اراده کرا ہے۔ تینے کوہ ، قلہ کوہ ؛ داس از زیرینگ برآمان معیب سے سجات یا نا ۔ مكبت كل شدويات عام بعل المرتب دبرنه مويد كرام جُعُل ایک مانورے ،سیاہ زنگ حبس کو نوستبوداس بنیں ؛ اسی ہے سوسم بہارمی معاتا ہے اور چوں کو رمیں پیا ہوتا ہے ،اس مے اس کومندی می گربا كية من ر زعوه ، جعينكر جو إن كواكر بوت ب موير الال وكريال. ميكدة خروكل ست أزرته صورت مينازغوره درنغلامد

کہا ہے کہ زرسنان لین انگورگ ٹٹیال کو یا خسرو کل کا شراب ما ہے۔
میوں کہ اس میں نیم خام انگور کے ہوئے ایسے معلوم ہوتے ہی جیبے تراب کی تولیس۔
موبی کل از ہر کوار نے مورک کھال از ہر کوایہ تا محر آمد
فتو بی نے داد ابر و با دولیکن شیشہ نہاں ہے ڈالہ بدکہ آمد

ازتشبيب قصيره مدحية ملكامعظه

غدر ۱۸۵۷ و کے بعد ملک میں امن ہوجانا اورمعا فی کا اشتہار جاری ہونا

خور موزكا رأنج درس موركاريانت حق داد دادح کر بمرکز قراریافت مرس مرائج حبت بهردورگار بانت برريف فاك يبح وقم زلعب باديانت بالأش مانكرازي شبهاست ماريانت اجر يحجر خراشي بيكان مساديانت ایر برورش کرخلق نیردرد کارباخت لادم مرم حجم ويتأذي مرجهاريانت مرش عبن جوم خولش اشتهار بانت م بردر الماخدش بنده واربان توقيع خوش لى زمدا دندگار يانت ليل فهار اصورت لبل ومهاربان كابريدنوق ودزشمض وناريادت اندن منجاب نبل أشكاد يافت

درروزگار إنتواندشاريانت بركارتيز كرد فلك درميال مبي درا ے اسماں بریں باز کردماند آمرآ كريغمض ذبالا بلا فسيرود يول حن او يك شبر بيني و مدان كهاه چەل دىگرەھ كالمعجى شادىموكۇلل درخاك إ داتش واب آشى فزود نا جار جزر دادگرالینش بمی کمند مركس بغدد فيطرت بونش ارم تركشت محرخواج بنده داخط ازادكي نبشت وربنوخورزختم خط بندكي دريد م روشی وبیر فروزش از بر گرفت بهرام دل بستن تين وكرنها د لظاره فتزاء عيا بالانطاسرد

مام از شراب اروشنی آفتاب داد روستی صفات بناگویش می گزید بریم زدند قاصه با سه کهن بردیم رسید نیخس سروی گردید فالت بیما در کش رسید رسید رسید رسید رسید رسید برای اسیم برد مرزا برست نیز زمن نی بجام برد و دون بهندی معفائق در فرسی نرفت دون بهندی و آیمین سروی کاران نظام شایی و آیمین سروی کارشرم بخشود ا زکرم بخشود ا زکرم

منکوهٔ تعانل و عدم توج نواب پوسعت علی خالت مرح م رئیسِ المبور ورزه اینختی وبطنگی کرمبداز نیتح و بل روزیدے چند تعدے وادہ بود

دانم کر تو در یا نی ومن مسبزهٔ ساحل آن شمیع فروزال کر بو د درخورمخفل مدریت کرشانقش امیدم بمیه باطل چر نیست داشریت کے زیوحامل در بادیہ برگور خسے ریباں زجیموزد زار خسر وخوباں جے قدرسیٹیم وفا بود

ا ببل م بین من م نواب بوسعن علی خان مروم صاحبزادگی کے نائے جمہ جبتھیل بیلم کے بید در آجی کے نائے جمہ جبتھیل بیلم کے بید در آجی اس وقت مرزا صاحب ہے بہت دبط نغایفتی صدرالدین خان مرحوم سے فربی بشر سے تھے امرمززا معا حب سے فاری مزا نے اس تصیدے پر انواب میں در ہے ہے مزا کے اور دالایا ہے ۔ چنا مخ اس تصیدے پر انواب میں درج نے نورو کی اور دالایا ہے ۔ چنا مخ اس تصیدے پر انواب میں درج نے نورو کی بیار مزا کے ایم قور فرما یا تھا ، جو مزا کے دیم دائیسیں تک برا برجادی دیا ۔

بادوست كه پيومة سمى بُرد غم ازدل چوں می تدہرواد ازفریا دچرماصل دل گفت کہ ہاں شیرہ عرشیا ق فردہل مانتاكه مكايت كنم از نسيسلي ومحوي خوانندستميكارهٔ خونخواره و قاتل شايان بودش كويم أكر خسر دِ عادل اوقلزم وعال بود ومن خمرسال امیدگیم بود به مروادی ومنسزل بربسة برويم ودادسال رمألل منتاق جال توجه دلوارا جه عاقل ماندكت زتودشوار ودرسبيرن برتوشكل زمنیان که فرورفته مرا یای درس گل ازمپست که برگزر دبی واید بسائل حريف غلط از صغوا مستى شدو زائل تا نزدِ توارند یکے طب ائر بسمل چوں قبله تما شوے توام ساخة ألى

إفساره مغم گربسرايم و بودميب سيكويم ومهدم ذندم طعنه كرتن زن انطعن مشرم خست ول واز روتيارً تاکس نبردکلن کر به شا برلودم رُوسے شا بدلود آل دوست که اندر غول اورا س کا لم ازاں دوست کردرمالم انصاب اوضروخوبال بود و بنده گدایش خودم إجرم ودم بمريا ادست كزييش يارب! چەشدانك كانگيرد خرازمن اے پوسعٹ ٹائی کہ بود در سمیرحالم تازدتو چول آم و دور از تو چه سازم اے کاش بگوے تو چنیں روے نویے جون ست کرگاہے مکنی روے بریس ہے؟ مرجال ومم از غصر تو دا نی کر عمیتی غواہی کہ مرا بگری، از دور بعزماے ا ذصنعتِ اسًا دِ اذل داں کزم مِرکوے

ا خاموش باش و خم خوادی ۳ یعنی دوس سخن به چوں کرتشبیب میں اکٹر معشوت کی طوف خطاب ہوتا ہے اس ہے کہتا ہے کہیں اکر تشبیب میر لیل وجمل محا ذکر تنہیں کڑنا بعنی معشرت کی موان میراد و سے تخرنہیں ہے ۔ ۵ یعنی از نقاے تو وا ما مذل ہے بینی دو لمین خود ع در بوزہ دانی که درس شیوه نیم عامی و جابل این آیهٔ خاص سن که برمن نده نازل می بیس در شیخ ارجیکشودن شده نائل غم فیست گرآبادی دبلی شده زائل اعجاز زدیل بود و سحر ز بابل دیم برند دوف زا واز عن دل سنم به فره مندی خویش از کرمت دل ماش که بذیرم عمل شحن وعامل ماش که بذیرم عمل شحن وعامل درجیب گدا دیز قلیسلے ذمراخل درجیب گدا دیز قلیسلے ذمراخل کرنبر بمیس گشته درا فطایع توشایل درجیب گدا دین منطق فشانی د آنایل درخیه کر برصنی فشانی د آنایل

فالب بسن نام من آمد ازل آود ادر فرن وطالب در فرن سخن دم مزن ازع فی وطالب من من من من ازع فی وطالب من من من و گرد ول ذرگل اندو ده درم الم خود درخور و براز بود این گرال مند الم مربر قلم م بوسش رباید او قیم مربر قلم م بوسش رباید تو فرخده که من نیز تو فرخده که من نیز ماشا که ستانم رقم قامنی و مفتی ماشا که ستانم رقم قامنی و مفتی می میسال ازال شهر بمن وایر روان از ار شهر بمن وایر روان اد ار استانی من در برسال ازال شهر بمن وایر روان اد ار استانی من در برسال ازال شهر بمن وایر روان اد ار استانی من در برسندی امریک در برسال ازال شهر بمن دا برسال ازال شهر بمن دایر روان ادر برسال ازال شهر برسال ازال شهر برسال ازال شهر برسال در برساندی من در برساندی در برساندی در برساندی من در برساندی در بر برساندی در برساندی در برساندی در برساندی در برساندی در برساندی در براندی د

دان رشو نعنی مراد . مطلب یر کرمیرے ساتھ خطاو کتابت ماری دے۔

نپذیرم اگر معذرتِ فرطِ مشاغل کزدردِ دلم فارغ وازمن شروغا فل امید که میزیری و برمن رسمی قب امید که ال شیوه نورزی که تنجویم کیفیت آغاز موتم سرما

تشبيب قصيدة مرح لواب وزيرالدوله رميس توك

ر وقت آرامستن حره وابوال آمد ا محمل مهرجهان اب بهیسنال آمد

عیدا ضیح بسرآ خازدمستان آمد حمری از آب برول دفت وحلدت زموا

1 یعنی قدیم وازئی ۲ یعن میرے درکوتیخا کردیا ہے سو کیج گراف بہا مهلین فرمانِ انحاقِ بریلی و می تعنی از ماصلات بریلی م جاگیر برامپور ۵ انبال مندی ۲ بعنی عبدہ قاضی ومفتی نیخوام می مینی از ماصلات بریلی ۵ جاگیر

موسیم دیرغودان بهشبستال آمد مهرمه میرود اینک مهرآ بال آمد گودگول سبزه ممی بندخیا بال آمد اندری میرادان آمد اندری ملک گل دسبزه فرادان آمد گفت مانیست دگرسرزده نتوال آمد گوی پوگال بکمن آود د دبمیدال آمد گل صدریم به بنتال آمد از چرنرگس به نقال به به بستال آمد از چرنرگس به نقال به به بستال آمد

روزمی کا بدوشب داست در افزایش دو افزایش دو افزایش دو افزا فروز و خرد افناس دسینور بدوند میند در فصلی خزال نیز بهادے دارد و کسی کردر افلیم در کریخ بندد نیستک دید کریخ بندد نیستک دید کریخ بندد مین کردر افلیم از میوه و شاخ می بیر شعا کن زدرش کا برد دارخ می بیر شعا کن زدرش و این عیم بیر شعا کن زدرش و می بیار

د بدب کهبن کل مکم ناجهان گرد کرخنچ داسپرسبزه درمسیان گرد کرژانه دازیجامسبزه برسینان گرد کرتا بهاد دگر داه برخسنران گرد کربعد باده شکردیزه در دبان گرد سمن زجیش طرب کمبادغوان گرد کشندگریم پیجرزشک جان گرد

تشبیب تھیدہ کر خریز ندرستگی سرگہاتی رئیس پٹیالہ سحرکہ باد سوعرض بوستاں گیرد دہ برائٹ برزرگل کر دہ اندا برنداری کہ گربگر دیگل از بہریا شماخ زدہ است کہ شاہ میں دور باغ کہ ترالا غنچہ بر سرمست مشاہرے ماند کہ جمین زمکس شعنی سا کھین ممل گردد سے جمین زمکس شعنی سا کھین ممل گردد سے جمین زمکس شعنی سا کھین ممل گردد سے زندگر ہمہ آتش بر خار م محب دارم کے ذانب عمیب دارم کے دار

ا یعنی در دَید دہمیں ۲ با خبال و کاشندکار ۳ یعنی درّانا یا مندا شائے۔ ۲ لاد ۵ گیزندا ۲ تنواد کی چنمی ۷ محافظت ۸ مسدود سازد ۵ بینی از آشیاں پرواز خلد گیرد اگر زما نتواندهٔ دول ستال گیرد کرشیخ شهرچوها ترک خسان وال گیرد بچوآل گداے کر دنبال کا روال گیرد چوا کھے تمراز دست باغبال محیرد

جنبد کلید بنکده دردست برمین اردین اردیرول گداخته شیع از تکن در آردوی چیدن برشم در آردوی چیدن برشم در آردی کنن اموات را ذرتص برتن بردی کنن بالد بنغشه از نندخم محمت ته شمق برتیوب دوست ملفه زندمرغ درجین برگورخسته تن مردوی کل ذطرهٔ سنبل د و دنن اردوی کل زطرهٔ سنبل د و دنن اولی مردو دن ا

أنكل تمكه نتواس واست دل الجميلة عمثق چاں بیج مین یا نت ذونی طاعت ج حرلصب طبوه ، نگر در بجوم لاله وکل رچنیں کرشاخ ہی سببز برزمیں مالد كيفيت تشبيب تصيده منقبت حضرت امير معے کر در بولے پرستاری و تن در دفت وروب دیرا دم گرم داسا خيزند وسنة وسنة مغال نشيته دوس ازشور دَبرِياں كمان خروسشي ممود دخشدستاره ازثرخ ناستستاصنم برزوس فاک میلوه کند سایه درنظ خوابد جراخ كشة جوشخص ترميوس برمام کل ز دیده مشعبتم میکدنگاه غوغا الدوز برده كشابد زخوم زشت

فخرو خودستائی باشکوہ بخت وگزوں اس مضمون کے کچدمتفرقِ اشعاریم مرزا کے لیک نرکسیب بندمیں سے جو جنا بالمیرکی منعبت

ا مبت ۱ گرده گرده سر برسم جعادهٔ یا اناد دغیره کی پتلی پتل بالشت بمبرک شاخین جن کواتش میت غسل یا طعام کے وقت با تدمیں رکھتے ہیں۔ ہم لیونی دربیدہ شود میشن مبت

میں لکھاگیا ہے نقل کرتے ہیں۔ چوں کہ یہ نظم ایک فاص اندازی منقبت
اورفاص طفر کی نشاعری برمبنی ہے جس سے زمانہ مال کے عام مذاق ااتشا ہیں اگر با وجو داس کے مرزائے کلام میں شاعری کی حیثیت سے نہایت متاذ درجہ رکھتی ہے ، اس لیے شاس کواس موقع پر بالکل فلم انداز کیا مباسکتا ہے ، اور دند اور سے افریک نقل کی جاستے ہے ، اپذا متعدّ د بندوں میں ہے جہتہ جستہ اٹھا د متعنین مندین مندید جو مذات انتخاب کر کے اس مقام پر نقل کے جاتے ہیں اور جہا رہا مند مندین مندید جو مذات انتخاب کر کے اس مقام پر نقل کے جاتے ہیں اور جہا رہا مندی مندوں تا کہ مشکل مقامات کی شرح بھی کی جائے گی ۔

اکس خیرم که مرادر شبستان بده ای شبنینان دادیب گرنده ایوان بده ای است نام بندمی مرزان این سوخیری اور جو کچراس نور ظهور کے وقت اسان پر یازمین پرتطازیا ہے ، اس کو بلیغ وجزیل اشعار پس بیان کیا ہے اوراً خرکواس سے ایک تطبیع نیج بھال کر تمکایت امیر فخر پر بند کوجتم کیا ہے ۔ شعرمذکور کا مطلب یہ ایک تطبیع نیج بھال کر تمکایت امیر فخر پر بند کوجتم کیا ہے ۔ شعرمذکور کا مطلب یہ ہے کہ میں وہ سحر خیر بول کہ میں نے جاند کو اس کی خواب گاہ میں دیجھا ہے اور شب بریداروں ، یعنی کواک یا طلائک کو اس سی خواب گاہ میں دیکھا ہے اور شب بریداروں ، یعنی کواک یا طلائک کو اس سی خواب گاہ میں اور شب بریداروں ، یعنی کواک یا طلائک کو اس سی کردندہ ایوان (لیعنی کھان) میں مشاہرہ کیا ہے۔

الن دونوں متووں کاسمجھ ناکسی قدامجوم کی اصطلاحات جاسنے برمو تومت ہے۔ منجمول نے دورِ فلک کو بارہ تھوں میں تقبیم کیا ہے ، جن میں سے ہرایک حقے کو بڑے كية بي اوران كي ام يربي : حل، تود، جوزا، مرطان الرومنيد ميزان، عقرب ،قوس ، عدى ، دلو ، حوت ـ ان مي سے سرابك برج سي ركسي تاري كافان كبلاناب يا وبال مثلاً حبرى و دكو زمل ك فلف اورسمس وتمرك وبال بي ، اوربرعكس اس كے الك وسرطان بمس وقرك خانے اورز مل كے وبال میں اسی طرح مربرج ایک سالیے کا خان اور دوسرے کا وبال ہے۔ توراورميزان جن كا دوسرك شويس نام آياب، يه وولوس زيره كفافي. اور توركين درج جاند كرشون اورميزان كاكبس درج زمل كرشرن کے مقام ہیں۔ تنا و کا مطلب یہ ہے کمیںنے چاندکواس کے ترف کے مقام العنی تور) میں دیکھا اور کیوان تعنی زمل کواس کے شرف کے مقام دلین میزان) میں دیجھا ، اور چوں کر توراورمیزان زہرہ کے خلفے ہیں ،اس مے اس مطلب كواس طرح اداكريا ہے كرميں نے ايك لؤتى (دندمى الينى زمرہ كى دوسترت كابو لینی تور ومیزان میں دو ایسے بہان دیکھی کر ہرایک دوسرے کے مال سے بے خراور ہر ایک اے مال میں فوش ہے کہ میرے سواکوئی دو سرا زمرہ کا شرکاہ میں بنیں ہے۔ بھردوسرے شویس دفع دخل مقدد کرتا ہے کہاس بیان کوکسی بُرے معنی پرتھمول مذکرنا جاہیے میلکہ صرف مطلب بہہے کہ ہیں۔نے ماہ كوتورس اورز عل كوميزان مي ديجها ب-رنسة ام زار يس بسير باغ ومرغال أبياغ مربريم خواب زير بال بنها م دميره إم بريم خواب ليني جيساكر برندول كسون كا دستوري برزبريال بنهال بعن باذوشك مركهسائ ہوئے۔

كككيوب ككبيتكل دم ذكردش كا زوه كامه فيفرسح نوشته عنوال دبيره ام موب بحبب كل كوكلك بعن قلم قرار دياب اورفيض سحركونام بعن خطائميراياب كبتاب كدايساسورا تفاكه بجولول كى خوشبوكا فلم الجى كردش مي بنير آبا نفاكم نے فیص محرکا مکنوب جب کہ آس کا سرنالہ منبس لکھا گیا تھا ، دیجھا۔ مطلب ہے کہ فيض سحرائهى عام يزبوا نحا اور بجولول كى خوت وست باغ مهكة نبيل إيا تها. شانه بادِسی کامی برجنبشی نامده طرهٔ سنبل بالیس بزبرنشال دیده ام اس بیت بس با دسی کابی کوئنگسی فرمش کیاہے جس کے بلائم جھوبکوں سے محویا سنبل کی زبعن سلجدجاتی ہے۔ کہتاہے کہ انجی شار النبیم صبح کوجنبش بنیں ہوئی تحى اورطرة سنبل باليين لاحت بربريشان برام مواتفا-بإ دم درختِ خوابًا يوده دا می میکید غنج را در دختِ خوابًا يوده دا می میکید يداس مالت كے لجد كا بيان ہے جو پہلے دوشووں ميں بيان ہوئى ہے كہنا ہے كر بوا رسال رسال على رسى تعى اور شبنم مبك رى تقى حسى وجر سے يس فے غنجه كورخت خواب مي الوده دا مال ديجها الين اكرجه فنجه ابمى دوشيركى كى مات مبر معلوم ہوتا تھا، گرچوں کہ وہ عنقر بب کھلنے والا نما اس سے وہ کو ہا اپنے رخت خوابير أبوده دامن بوحيكانهار صبح اول كوبروك سيادرداز حيا مبع ناني ما برس سكار فندال دبدوا اب ان تمام عجا نبات کی جو آخر شب آس کو نظر کسے ان کی قامی کھونا ہے اورکت ہے کہ مبیح اوّل العنی مبیح کا ذب جوگو یا شرم و حجاب سے ایک معبلی دکھا کرغا ہے بوماتی ہے) اگرچہ وہ حیاسے اصل بھیدمتہ پرمنہیں لاتی محرصیے ٹانی بین مسیح مات كومي ناس تمام منكا م يرخنده ذان ديجعا مطلب بركربه تمام نظافر برسيها يي ملوب تصيحن كوعض ومم نے اختراع كيا تھا اوراسى بيے مسبح صا د فيان پرخندنان

متى اس كے بعد بندكواس كو كے شور برختم كريا ہے اور كہتا ہے: محرم رازنباب دورگادم كرده اند تابحقم كوش ننهدخلق خوارم كرده اند كتاب كأكرج مجدكوزات كيوشيده امراركامحرم بناياب ، محراس يے ك كوئى مبرى بات مشنئے اور پوشيده راز ظاہر مرسنے يا ليس مجوكود نبايس دريا و خواد کردیا ہے۔ دوشناس جرخ درجمع اسيرائش منم كؤرجتم دوذب ديوارز ندالت منم كتاب كراسان كمظلوم السيرون مي اس كاروستناس اوربهجا في والامر میں ہوں گو یا میں اُس زندان کے دوزنِ دبواری مجس میں اُسان کے نظلیم تىدى اسىمى، كىموكا لۈرېول \_ تابت وسیّارِگردوں رازمرند ملم رشر السبیع کوم باب غلطانش منم چوں کر رصد یا ندسے سے اکثر سنادے منتظم ہوجائے ہیں، اس بے کہا ہے کہ میں نے جو اسمان کے توابت وسیامات کی زفسد باندمی ہے ، تو گویا میں اس کے محوم اس غلطال (مین کوکب) کی تسییح کا ڈورا ہول اجس کے مبب سے تمام سارے من دانہا ہے سبیع سے منتظم ہو سے میں۔ فے زدانش کامیاب و نے بہنی تنکیل شرمیار کوشش برجیس وکیواسٹ منم ابل نجوم كے زركي برمبيل ميني مشترى جلم كا اصّا فه كرينے والاسے ، اور كيواں لينى زمل سختى اورمعيبت كالمجيمين والاب كتاب كراسي كامياب بول اور نسخنی ومصیبت سے کھرانے والا ہوں۔ تو گھ یامشری اورزمل دونو کی کوششیں میرے باب میں رائنگاں ماتی میں اور اس لیے میں ان دو نوسسے ترمنده بول -

دركيتمي شهرة دهرازتهي دستيست جين فترمسكين دازيا دوكنج بنهانش منم كتاب كرأسان جوليتي اور بخل مي مشهوب بياس كي تبي دين كا نيتح بيه كيول كراس كے باس دين كو كچه باتى نبير، وجريه كراس كالنجيز بنهاري مقابو وه لبنے خزانے کو لین مجد کو بھول گیاہے مسکین سے مرادخود ا ممان ہے اسپیے أردومي كتيم من كرغريب ابناخ المركير وهر يمول كيا-ورغوبى خوليش را از فعتر وردل مي ملم خورد وام از شب غيم تيرك كريكانش من یعنی عالم غربت می نسبب عم کے میں خودا ہے دل میں جہنا ہوں کو یام کی تھے کی سے وہ تیر میرے اکردگا ہے کہ فود میں کا اس تیر کی بھال ہوں۔ ماندوام تنها بمنج ازدور باش ياس منع فارد دارم كه يندارند در بالش منم رورباش بہورم صوى اوازكو كہتے ہي جونعتيب اواء دسلاطين كى سوارى كے اگے أتحيم بيكاريت جائة مي مكرشوالال كاكثرمطلق ردك توك اورممالعت ومزاحت مے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ کہنا ہے کہ پاس وضع مجد کو کھرکے کونے سے کہیں باہر نہیں مانے دتیا ہیں میری اپنے کھر پرالیبی مثال ہے کہ کو یااس کا وربان میں بی ہول۔ يا يرُمن جُزْرِجِيتُم من نيايد ودنظسر ازملبندی ا خترم روشن نسیاید درنظ ازبروجهارم چول بغيراز عركال مغتست سيم ماينيست نبودم بيم فريال كرحيسرة كمج بازدنجن ول بنازم شيرگردول پنجه گر با زديمن بمنش دستة تواندبودا ذان بالاتزم بہلے مصرے کی تقدیر عبارت بہت جومن اواں بالائرم کہ فلک را برمن دستے تواند بود ا ٹیرگردوں سے مراد خود گردول یا بہت اسدیام یے ۔ بہنجہ بازمیران اوست دراز کرون و حمله مودن - دل با ختن برحواس شدن ـ

ہرکرآگر دوں بلندا وازہ تر فواہر بدیر نوبت ایمی دم دوائکاہ بنواز دیمن موازد بری ایسی اس کومیرے ذریع سے معزور کا ہے۔ دو مرے شعری اس کی میں تصدیح ہے۔

پادٹا ہاں راسخی تعتن کا برم س ست دریہ ورشا ہے کہ کارگفتن انداز دیمن ورت گوی پادشد المیے بنود ایم فیست خود برشا ال ایخ بشم گر بپروا ذد بن الکہ جبل دولک ہی سکا شاہی بطغولے بیراللہ ن ذند الکہ جبل دولک ہی سکا شاہی بطغولے بیراللہ ن ذند ورا پادش والم بنود اس سے یا تو یہ مواد ہے کہ سلاطین مہداس قد مایہ بہیں مرحوم جو اس زمانے میں مرذا کے معدوع اور پادشاہ کے لفت سے ملقب سے ملقب سے ملقب سے موام کردش دوائی دوسری مردوم جو اس زمانے میں مرزا کے معدوع اور پادشاہ کے لفت سے ملقب سے ملقب سے معنوب کردش دوائی دوسری مردوم جو اس زمانے میں مرزا کے معدوع اور پادشاہ کے لفت سے ملقب سے مطفرت کردش دوائی دوسری میں دائی مرتب ہی مردوم ہو اس کے موام کی منتب میں رائے یہ بندا کی منتب میں رائے یہ بندا کی منتب میں رائے یہ بندا کھی اسے۔

## قطعات

توجیه توارد خود با کلام سلن مزار معنی مرجوش، خاص نطق منت زرفتگان به یک گر تواردم گرودا د مدان که خوبی آرایش غسیزل بردت دارست ننگ، و لے فخراد سنی نام درسا ، جا بدان محسل مردت مرگان توارد ، لیقین شنداس که دُرُد مرگان توارد ، لیقین شنداس که دُرُد مرگان توارد ، لیقین شنداس که دُرُد ساتی ومنتی و شاری و سرود سے حق را بر ود سے حق را بر محود سے

مخلص صادف الولاے تو اس من محروبے جان دول نداے تو اس من موجیتم و مربہ بلے تو اس من مستقے تو اس من مستقے تو اس من مستقے میں مستقے او اس من مستقے او اس من مستقے او اس من مستقے او اس من اس اللے تو اس من اس اللہ اللہ تو اس من اس اس

که جشم آیداگردشت وپلیدش گویند خواج از ننگ نخوابد که برزیدش گویند کرشهبیش بنولسیندو سعیدش گویند ننوان کردگوارا که شهبیدسشس گویند

جمعة ورادایش مبنگا مدُعالم مذکرد زایح حرسف زایخ گفتم، خاط م خرم مذکرو فرصت أكرت دمت دبدالمعتنم انكل زمهار ازال قوم رباشی کر فرین پر خطاب بريح مناافان تونكر اے کرخواہی کربعدازیں ہتم حرتراستيوه شابري بوي ورترا بین شاعری بودے ورترايا يرخسسروى بوب جول ازیں اید، مراجہ مزور داست گويم، بها د چند آرم بسكه بربال وجاه مغيدولك میکنی بکایر نسادسیم وذرست بتوبرگز ندادے دروسیم خطاب به بیکے از اوا مدب دبيرى آن بركبروم دولاليش بريزبيه زایچه او خو دلبسرابن ملی تیخ مز راند كفتم البزّ كه مشبتير بدأن مي اردو كفت زار روكه عزيزان بممسلم بودند خطاب بيع ازمخاافان فوز محروة جهدے كر در ويرا بى كا نادا ك مربه بجوت لانده بأتم كمرً إ برخود مبيح بیج در کیس نیفزور و ز وحثت کم ما کرد زان سباليس ملعون محده برادم ركود بيتر برس نفتم ايس اندنشه ما ورسم يز كرد

تميرسدزتو ماروض زبيح سبيل بودب دزق ضررودي عباد كغبل چراست اینکه نیابی زراز کثیروقلیل ن مرد في تو ونے داذق العباد بخیل شدست محكم خوداز بيشكا ورب مليل تحروبيح توقف بررزق ورتعطيل روانداشت درابلاك مشيوة تعميل كه دريطيف مر اك را كسے نبودہ عدل مِرْادِمشت دند بردبانِ عسزرائيل"

مسيردندازره تنحريم وتذليل م أدم زن ، بشيطان طون بعنت ولیکن دراسیری طوت آ دم گراں ترامد از طوبی عزازیل اب م مرزای ایک نظم کامقابله دورهٔ اکبری کے ایک نہایت مناز اور

نامور شاعرے کلام کے ساتھ کرتے ہیں۔ مرزا کے قصائد وقطعات ومستمطات وفيره مي مرف ايك نظم اليى في ہے حبى كا مولانا نظيرى نيشا پورى كى نظم سے

بيتة ازاكستا ودبيرم ذوقك بخشيرتيك • بمجونونا قابلے در صکب آدم دیدہ بور ماش للشابودنث درملب آدم تهرت ست

ایا زیاں زدہ غالب کر از مدلقیہ بخت چولازم ست کربروردگار تا دم مرگس پراست اینکه نداری زرازسیاه وسغید فتاره درسرایس رسنت عقده ورمه زچندسال برگب تو و ترسیایی دنق فرشراكه وكيلست يرفزائن رزق دوم فرشتك يادش مخسير مقرول باد كطيف كنم ازقول سشاع سيتقين محمر خداے بداند کر زندہ کو میتوز بخوبی مقابل کیا جاسکتا ہے۔ نظیری نے ملال الدین اکبرے بیٹے سلطان مُرادکا جو منفوان شباب مي فزر كياتها اكب رثير تركيب بندمي لكماس، وواس ككليات میں موجود ہے اور چوں کو تظیری کو اس کے سانغر نہایت خصوصیت بنی اوراس کی ثنا مرتظيرى نے متعدد قصيدے ملع بي اور گران بها صلے ان کے جلدو ميں يائے مِن اس معلوم موتلب كنظيرى في اس كام ثير كل صدق دل س مكاب . مرزانے بی مرحوم بہادرشاہ کے بیٹے فرخندہ شاہ کا، جوملین نشود کا کے زملے میں فوت ہوگیا تھا، وثیر اسی بحرکے ترکیب بندمیں مکعا ہے، جومرزا کے كليات مي موجود ہے۔ چول كر دولؤں تركيب بذتمورى تنمزادوں كے مرتبے ميں كھے محضی اور رونوں کا وزن متحدہ اور ہر ایک میں سات سات بنداور ہرایک بندا عد آخر بن کا ہے اس ہے ہم یہ دولوں تغلیں مقابل میں دیتے ہیں ، تاکہ مرشخص جو فارسی شا وی کا مذاق میم رکھتا ہے ، دونوں میں باسانی موارز کریسے۔ تمراضوس كركتبات نظيرى كاكونى ميح لسخهم كودستياب نبيس بوا . لهذا جيسا كجداكها موا پایا انقل کردیاگیا ہے جنامخ سلے بندے تعین شربالکل مجھیم نہیں آئے جن کی نسبنت ظبن غالب برہے کمان میں کتا بت کی غلعلی رہ گئی ہے۔

معیری اب فوش کشته افتده ده چنگ میزند در بزم مرگ خنده برآ بنگ میزند ار برا بنگ میزند ایرا بنگ میزند ایرا برای ایم برون در کو میزند ار برای شب چنگ میزند دار برای شب چنگ میزند در برای شب چنگ میزند در برای شب چنگ میزند

ے دل! بجشم زنم حوادث انگار شو عضم ! از نزاوٹر دل اشکبار ننو عفول! بریدہ دمد کداز مجر فرست ے دم ! بسین دود جراغ مزار شو ماب! بنوح نالا جائکاہ سازدہ کاینجا نشاط گام بغرسنگ میزند
ایس دم روفدکود ایش ایام خصم باد
دست طبع به گیسوسے شرنگ میزند
دست امل برینج سیاست بربیره باد
از فاک تم بربردین شک میزند
آرایش جنازه و دستا ر میکند
گویی که گل برافسرواورنگ میزند
ایس چرخ شوخ دیده عجب پیلیمان ست
برجایم عشرت که به بیس شک میزند
برجایم عشرت که به بیس شک میزند
فرز نیرش واکبر والا نشاد قرد
فرز نیرش واکبر والا نشاد قرد

اے مرابغت فاک سرریمندارشو
اے فاک اجرخ گرنتواں دوازجا درکے
اے جرخ افاک گرنتواں شد غبارشو
اے نوبہارا جون ترن بسمل ابخوں بغلط
اے دوزگار اجوں شب بلے اہ انارشو
اے ماہتاب! دوی بسب کی دودکن
اے اختاب! دا بخ دلی دوزگار شو
اے فتنہ! بارصبح وزیر ا ابتقدام خسب
اے است فیتنہ! بارصبح وزیر ا ابتقدام خسب
اے است فیتنہ! وقت رسید اکشکار شو
اے رستی جسیل بودکہ ماراز مرکزشت
ام ایس جسیل بودکہ ماراز مرکزشت

مزاکے بندمی الفاظ بہت پر ٹوکت و شا ندار وا فع ہوئے ہیں اور کوئی شوصنعتِ
شاعری اور شاع از نزاکت سے خالی نہیں ہے ، گروا قع کی عظمت جس قدر کہ بیان
ہونی چا ہے بنی ، اس سے براتب زیادہ ظاہر کی گئی ہے ، بخلاف نظیری کے کہ
اس کا بیان اگر جے کو کھا بھیکا معلوم ہوناہے ، گرمتانت واعتدال کا سرد شتہ
اس نے کہیں ہاتھ نے بہیں جیوڑا۔

بنددوم

نظيرى

ا فاق بُردد بغ وجها*ن پُردادت*ست ای*ن دوزمگ نیست که دوز* نیامت ست غالب

گبز*رگ برمن و نوجف کرد روزگار* . با با درشا و عهد چهساکرد روزگار غلق براضطراب جرماے ممکن ست دمرے برانقلاب مرماسافامت ست ایں ماتم کے بت کر ازگریہ تا برحشیر برحيب صبح ودامن شبها عسلامت ست خوں میکند بجلوہ دل خلق ، کوٹیا تخل جنازه ترمته الان تخل قيامت مت بركس جبل در آر ذبحت ركاه رمنوال ترش ببثت دبيدغ المن مت دلميازيؤبيرصحت اوبزم ثود بوو اكنون مراسف الم وكوى ملامت یان اعجب شکارے کازورت، برمرزميد دمت كه وقت ندامت مت شهازه پربیه دو آسان کرفست مرع نزفرة است كه دبجرتوان كرفست یہ دوانوں بندسادگی اورم زنبت میں تعریبا برابر سرا برمیں ، البر نظیری کے بندکا

شاو سخن مراے منحنور انواز را وربزم عيش لؤحرسسرا كردروزكار شاستے کے بود موسم انش کم برد پد ازشخل غمرشاه مجسدا كردروزكار مرك منينس رُخ وتن الأك ندريده بود کام امل به بدیه رواکرد روزگار شهزاده خردسال ولود روزكار پير شوخی بشامزاده چهر ا کردروزگار فرزنيريا دمشه نششنا سدمعانغث آغونئي گودبهسرچه وا کرد دونگار اے آں کسال کہ خاکب روشنبر یار دا توجيه آبروے سشعا كرد دوزكار مرجند بے امل نتوں مینے کا ہ مرد أتنش بخود زنبدكه فرخن وشاه مرد جوتھا شوحب رتب کا ہے ایساکوئی سنو غالب کے بندمی نہیں ہے ۔

نظيرى

العابزم برو! سخ چوب ارفوال كورت وُے مذم ورحمی! شبرگیتی ستال کیاست

احقوم إخوليش لالبنكيب امنخال كنيد ايسكاررا لبنيوة كارآكب كنبد

البتدا ٧. خر٣٠ عاشاره ٢١ دمتورك وان كالمناب تيوير كساطين اورته زادي ي معاقد نبي رق تع

شوتي سجود وحرميت تعنظيم كمترمين آ*ں نازمیدوں کشی استاں کی*است امروزغم برسندشائى ترشدتارت پهلونشین خسرومنده مستال کجاست آ*ل مکہا ک*ہ ہود اڈو آپ کادکئ وال كارباك أمراز د بوى حيال كجاست دنها مرازعم ست عزيزان بحافق ست يد دل شكعة بنست فوى درجهال كات برمالبوك الكرم كروسك لشسسة اند زيس عم كرعام كشت ندائم المال كات بركبه تشكوف ديخت وتمرازكيا خودم بشكست شلخ وبرك الآاشيال كات كس لامرود درخو داي تحريب ، بود پداکنیدکا قراب ایس داستان کجاست ضلع بشيون اندو بحويند حال ميس مبرمنن شنيدن وتاب بيال كاست آفان درمصيبت اوممتحن ستره ایر گرک یاعثِ الم مردِ وزلن مشره

طفل ست شام زاده ودرده وط نبست منعش زعزم درم دری آب جب س کنید ازميده وكل الجردس خوامه أل دميد ازحيا انج لاے منشعا باشد، آن كتيد مرحرب دلتشب كر مجوييد و نشنود أتنكفته را بعربيره خاط نشك كنيد ورخود زرفتنش توانيد بازداشت بيخود شوبيؤمامه دربيرو فغيال كتيد گیربددش ددکعت ویم برهگوزنید تاسين وازديده فزول فوليكال كنيد زنهار پیش ثناه گویمید و سیخهر تابوت رابجا نب مرقدروال كنيد المال تمر من اي دودان كاست فاكم لفرق، خواب كرخسروال كاست

اس بدمی نظیری نے برخلاف پہلے بندوں کے دوشور یادہ کر وسیے میں۔ نظیری کا بند بلاغت میں شابد مرزا کے بندسے کسی قدر فائن ہو، مگر مرزا کے بین نہایت دسخواسش ہیں متوفی کی نسب سے پی کہناکہ وہ کم عمرا ورنا تجرب کارلوکا ہے اور راہ میں بہت خطرے میں اس کو جانے ہے روکو اور وہ جو کچہ اسکے اس کو دو اور جو بہانہ مناسب مجموع وہ کروا وراگر سیمی طرح کہنا نہ مائے ، تواس کو سختی سے بہماؤ اور اگر بول بھی کام مہمی کے بغیر تابوت مرقد میں ہے جاؤ ، بہمام ہرا ہے مروا در با دشاہ کوا طلاع کے بغیر تابوت مرقد میں ہے جاؤ ، بہمام ہرا ہے بیان کے نہایت موتر اور دلخ ابنی میں اور کرہ کا سنح سارے بند کا بخور ہے ۔

بندجهارم

غم خاست مورپیادستے ازساغ افکن پ بتديزم نيره برده ازال تمخ برا فكنب سمع که دم روش ازولود ام ده است برواد لابربيره به خاکسترانگنيد درخاز اش زملق ماتم فرام نيست ابس ملغدا زصمين سرا بردبه انكنب ديحالن ملوه باسمن مستوه ديخت چنیدویم برآب ندماں پورانگنید باليس ذماب كاكلش كشفتكى كشبيد كوت كنيدغ مبه ود كشور الكنب رفت اں سرے کہ تاج با وسرفرازلود برمركنيدخاك وكلاه از مرافكنيد پوشیده میند ما ده نیلی زجودجیسرخ برآ فتتاب مبامهٔ نیلونسسر انگنید

ذال مبزخط كربرترخ اونادمي واند حریے بدل شب وغبارے بربیرہ ماند بسستانياب بهاتم شهزاده ببخود اند زیں ژو بود کہ ہیر بن گل دربیرہ ماند خواسكشت دورول وفكردوسناس فتاو أن باده با اب اب كروناكتيده ماند ورمعرح مثا مزاوه سخن اے دلبذیر ودواكه بم نكفت وسم استنبده ملذ دروادي عدم د تواں دفت باحثم لماندانج بود وصاحب عالم حبيريوانذ ذال کلیے کر صرص رکش زیا تگٹ فادسے بیادگاد بدلها فلیدهاند اخلاف شاهراده بود ولنشين خلق توسازال شكفت كل نورسيه ماند

اَس مردسا وارکر بارش نبود کو؟ فیزبرا آباس مرتابوت دم زنیم دان نوگل شکفه که فارش بهود کو؟ عرضے کلیم وکار وداعش بهم زنیم اس بندمی مرزاکا بیان صفائی اور سادگی اور لطافت می نظیری کے بیان سیننت نے کیا ہے ، جیسا کہ اصحاب ذوت پر بوٹ برہ نہیں ہے ۔

نظيرى

غالب غالب

دست سن اسهر ا ترا درستمگی باری برم زجود تو پیشس که دادی برگ ساز چرخ کربیدادخوب اُوست مرحری بیرش ماز چرخ کربیدادخوب اُوست مرحری و باش خ مرحری داغم زردن کاد کرست میزاده برخود د ازخوبی و جوانی و فرخرت و گویری جیت ست مردنش کردر ایام کودکی بود اوستاد قاعدهٔ برنده پرودی برددی و دوسالگیش کرده کرخدا با فیرخسروانی و فرتا بیتی مدیده با فیرخسروانی و فرتا بیتی مدیده ناکاه دوز نام شخرست دربیره شد

ا عَلَم ا بعن محاجكه حرمت بیگا بداستی وملے خوسی را بهربرادران مقدم ،گذاستی خون ست به توجم برل جون است مرک کر به توخوس نشود سنگ دام برست مرک کر به توخول نشود سنگ دام برست

آں نونہال سروند کی کلاہ ، جیت! مہرل کریے توخوں نشود سنگ واہر سُن آگرجہ یہ دونوں بندا پنی اپنی مگر تہا بہت بلیغ ہیں ، گرمتیا نت وجزالت سے کحاظ سے نظیری کا بڑے خالب معلوم ہوتیا ہے۔

نظيري

ك نتاومصرا وورز كنعال جيكوره لے پوسف! ازمدائی اخواں جب کون يركاه جلوه كرده اتقامنا جه مي كتي باحن ثنوح ودست زندان جسكون اسكندازغم توبظلمت نشستراست درزبركل توجهنسد حيوال جهسكون اے یارہ زمان وجگرگوسٹ پررا مخشة جازدبيره و دا مسال چينگونه ا ما بارے از فراق تو درخون دسیرہ ایم تودرمیاب رومنده رمنوال حینگون أوازنوحه كليع ودل اشغت مي كند اع خت خوش بخواب برایشال میسکونه ا اینجات کار دفترو دیوان حواله بود

اے رہ توردِ عالم بالا! جب کون ما ہے تو درہمیم ، تو بے ما جب گونہ ا اذمياب درغم توسيهيوش بشديها المضنة ديشين عنفا! جب كويزه ذار بس كرياتواب وبواحبان نساخت ورروض جنال برنتاشا جسيكوبه بالكرخان وبروقائے نداستنی باحديان أيرز سسيما ويستكونه ماب خودال بحلقه مائم نتسته ايم از خونشنن مجوے كەنتبا چىگوبەد بيمطرب وندكم وغلابان فرد سال بے باغ وقلع واب دریا جیگو ہے بعداز تونشاه خیل نرا برفرار داشت

جزئوع وبرص صاحب حالم نبانتند

دوسشيزه كربوه كننش بدخترى

زیبای وجانی فرخنده شاه محیعت!

ایجاعزیز بودہ اسما جسکون اے بعد مرک راتب خوار تو عالے پروان ا چراب مزار تو عالے

آنجا نجو زیرسش دیوان جسگونه قلزم سبب نبات نزا مجازشیم ست در بحرکل توقطسدهٔ بادان میسگونه بشنو کر بانک بهرتو برسنسری نفند تا پنگویم درصعن دودان جسگونه چون کار دفترگان دگرنیست کارتو بچون کار دفترگان دگرنیست کارتو محشرشتاب میکند از انتظار تو

اس بندم می نظیری کے ہاں دوستومعولی نغدادے زیادہ ہیں فظیری کا یہ بنداس کے تمام ترکیب بندی جان ہے۔ اگر جبر مرزاکے ہاں اس بنیرنظیری کے برابر بندستو بہیں ہیں ، گروشیت کا دیک نظیری سے بڑھ کریایا جاتا ہے۔

نظیری فواکله بادشهی برسپرتو باد دسم العمل بروزجزا دنستبرتو باد فروا کردوز حستر برانگیزی از زمیں دوش وکنار خودو بری محشبرتو با د دوزے کرکار با مهموتوسیتی شود جریل کارساز و خسدا یا ورتویاد

گفتاردا بنوحرگری چیده ام اساس در نوح اساس کرند استماس در پرده سنی از دم خولینم درسدگزند در براس در براس در براس میزبان وچرپ رسید کا سه میزبان وچرپ رسید کا سه میزبان در براس در در باکن و براس در در باکن در باکن و براس در در باکن در باکن و براس در در باکن و براس در باکن و براس باکن

۔ خاندانِ تیمن یہ میں دستوریماکہ خاص با دشاہ کیا ولاد ہیں ہے جب کوئی شہزادہ مرجا آنھا تواس کی تنواہ اور نوکر میاکرا دراس کی مرکا رمیرستورینی دمتی تھی ۔ وقت سوال كوش ولب منكر و بحير مُرازتبول تكنيهٔ ماں پرورتو با د أس ملاكرادم ازد ذل وقعد بانت گرد جمنتِ دوکولمن بوده ور برتو یا د مجوعه على جوب محتشر ورآوري كابرتورارت بميوخط مسعط توباد مغزاز بخور دوے مزارت معقوست بوسيهشت م نغس مجسبر تو ياد آدم بهلب تونشنامید دریس جبا ب نسبیع قدس در دل کان گوسرتو با د تخل رما من ملک کرباب عزیم تست مرمبزادوماے ثناکسترتو یا د كارش برغمن شابد فرخن رعى بود برجند برتوم گ بروزندگی بود

باتی نمانده انتک، چگریم به بای بای ادکار دفرت دست، چ برتن دُرم به با مرملع پلاس نشینان سساسم اندوه بهدمان شه از خودشیم تیاس اندوه بهدمان شه از خودشیم تیاس مین دم ذُدم ز تلخ بوای مهراده به خودش ما در نوم نوای بری بلاس از نوم و مون بطعی سخن میای و شهندش شخن شای مالی و شهندش شخن شای و شهندش می در از با د

اس بند میں میں نظیری کے ماس دوشومعمولی تعداد سے ذیادہ میں اِنسوس کے کاس وَنت کتاب کے چھیے کی مبلدی میں ہم کواس قدر مبلت مہیں ملی کہ کلیات نظیری کے مبیح کسنے کے سلنے کا انتظاد کیا جا آ اور بعد کا ال اطبینان کے اس ترکیب بند میں جو استعار مل طلب سے اُن کی شرح کی جاتی جس کے اس ترکیب بند میں جو استعار مل طلب سے اُن کی شرح کی جاتی جس موازد کرنے کا ذیادہ موقع ملتا۔ لیکن ہمارا

الادہ ہے کراس کتاب کے دوبارہ جھینے کی نوبت آئی ، تولبٹ رطِ زندگی ہونتھا ہے کی لائی کی مباے گی ۔

اب ہم کومرزاکی کلیات نظم فارسی میں سے صرف منٹوی کا تور وکھا یا بانی رہ کیاہے۔ اگرچہ پہلے جصے میں کہیں کہیں مختلف منٹونوں کے کچھ کچھ انتعار مقتضاے مغام کے موانق نغل ہو جی میں گریمونے کے طور بریہاں ہی ایک دومفام سی متنوی کا دکھانامناسب معلوم ہوتا ہے۔ مرزانے کوئی مبسوط مٹنوی بہیں تکسی ۔ان کے کابات می کیارہ تنویاں ہیں جن میں سے ہوی متنوی ۲۸ ہیت کے سے اس متنوی میں کانام مردانے ابریمربار رکعا تھا ان کا الادہ آرجعنرت صلیم کے عزوات بیان کھیے کا تھا تحرجون كربران كى أخرى تصنيف تفى ادرا خبرعم مي طرح طرح كوائق اوروانعين کئے ، اس وجہ سے فزوات کے نروع کرنے کی نوبٹ بنیں بہنی میرون ویباہے کے چندعوّان مکعنے بائے تھے کہ مکروباتِ روزگارنےکھیرںیا. نگر پھٹنوی اُک کی تنام منٹولوں میں منازے اور ہم اسی مثنوی کے بچہ استعار توحید میں سے اور کھیا شعار منا مات میں سے ، جو نہا بت آزادانہ اور دیدانہ طور بر مکسی سے اور مجه نوت میں سے اس مفام پرنغل کرنے ہیں۔

> سیاست کزونامه نامی شود سخن در گزارسنس گرامی شود ومندش بالتكيفلم ولي وست ز دل حسبند و با دل اً و بخبنه سیاے دل افروز بینش فزاے

مسياست كم نئور بركان الست سبياس بالورش ورآمبخذ سیاے دولی سوز کنرن راے برس شیوه بخشد شناسا دری کریم روزی ویم دوروزی دید

براخوا و بردل گرگدیش بهت نیا بدیمیتو و از بنا بندگان د بر مزدیم ودو کوشندگان کشد ارا کین زانتادگان زیاں داب بیا در ارد گفت د بدیل بیرائی میروخسند د بدیل بیرائی میروخسند

فردس درزم کاننن بیج دو برنایاب گوم برند برد نباشدز منوات خویشش خبر سی مال بود آفسد پنشالی شمارندهٔ گوم برمان ودل شمارندهٔ گوم برمان ودل برگردول برارندهٔ ماه ومبر خلاا سزد کز در دن پروری خداے کرزاں گون روزی دم پر

رضاجیت بردل کردر ولیش بت زنجرزا بود خوا مهندگان نخر و شندگان گباید دل آ آ زدل دادگان زبایست کربردل وزود دبهنت زبایست کربرول وزود دبهنت ول و دست بایمد محر دونت رکبر دکرازیم و دفتن دل و و

رنبروے نہ جرخ بریم ڈون و نے کدازاں نہ جرے را بریم میر حروب یہ بند محہدیانت کے دا دم تیشہ برکان شخورد خرد کرجہا نے ست پہشش خبر نہ بیندجز ایس اپنے بیشش خبر نگارندہ بہتر آسیدہ وگل نگارندہ بہتر آسیدہ وگل ذبان دا بمغناد ببرایه ساد
در مرزن دما نندهٔ دم وال
برسنی تکهدار دیوانگال
نغسس اب بینا بی آرام ده
مراستگال داغم از دل تجاب
حجوم بصحاب او دبزدیز
نهان باساندیشر پدایساو
نهان باساندیشر پدایساو
نگوخیرو در برق پدائیس

براندم یک ایش ست داود بهرنشد آشام دیگر دم بهرنده رقص میداگانه موزش مان چین گرداب در موزش مان می برمناورون شناسد که برخن میس مای اوت شناسد که برخن میس مای اوت برجرجیتم زخش با استدگریند

\* بهرسرکه بینی بواے ازوست که میمواره پیکر تراشد ذرستک رواب را بدانست مرایه ساد بر شامی نشانده خسرواب براندیش فرزابگال کی گردا د فونابه احتیام ده مشام کی درمنها به مشام درمنها برد احتیال درمنها به مشام درمنها برد احتیال درمنها برد درمنها بر

زہے ہے ہی محض وہین وجود زشا فا بر کر قلرے مرد ہر بیک یا دہ بخشد زہیں از جہاب دطوفان بغرقاب در مرد ہے زمستی بہ فوغا دروں اسیرش ذہندہ کریر بالے

بهرلب کرجویی نواے ازوست بهرلب کرجویی نواے ازوست اگردیوسارلیت بیموش و کیک

ديوسارلين تخراه

كابت لأخلاوند بندات ب دُردِ ہے انجام اندینیست كزس رونس دست بنوده چر گروب بود کرخرد دستمنی بهائش نشان خدائی د مهند مدبها خدادانيايسش كتاب مداوند حویه و خداوند گویه بيزوال برستى ميال لبستزاند برستندح تحرب باطل بود برمتندوانوه وبزدل يحست بدونيك داجز يؤك دفي ينبت فضاے تنظر کامِ وحبہ اللَّہی بؤوال دوكها ومدؤ رفيعادست

ىبەبت سىجەدە زا<u>س مۇر</u>روا ئاتىمة وكرخبره فتضمت نبرتبرست بمبرش ا زاں راہ جنبے۔ و مبر زمارى دروناب اسريمني ذىس داد تآاسشنا ئى دىبند ب نن با براً ذر گرایش کناب محروب مراميردردشت وكوب ذرسيم كم خودرا برال بسناند ز بېرىك كەنىخواست در دل بود نظرگا و جمع پرایشاں بھست كوامىشش كالباذات وتميست جهال مبست وأبينة أتحبي ببر و کرد و آوری انوے اوست

ازمناحات

سنود نازہ ہو ندما نہاہ تن برسرمایا خوتش تا ذندگاں فروہ بہدہ کردار پیش اور ند جہاں را بخود جیٹم دوشن کند درا بند مشتے کی توشکان برونس کرم دم شوند انجن دوال را به بیکی نوازنگان گهر باستهموار بهش اورند د نود می دیزندو خرمن کنند برسگامه باایس میگرگوشگان

زخجلت سراند تحربيبان ذو رغم إے آیام مخیست زدشواري زليستن مرده ولدازغ بربيلو دونم اندول د**م اند** کشاکش ذیوند دم نگر خورده آسیب دوش از بگا د تبيدست ودرا مذه ام واين تسنجيد عجزاد محروار من محلى بارى دردعرم بستج ندرم بغيراز نشاب ملال مرا بایه عمر دنج ست و در د عے کازہ درسر نورد از تو بود وم مردمن زمبر برمن مت جحیمی ول زمبریری تغیسس يركاه را صرصرك يرده كير در اتش حس از با د انتاده دا

زمسرت بدل بروه وندان فرو وراس ملة من إشم ومسينه درآب و درآتش لبسسر برده تن ازماية خود بريم اندرول ز تاسازی و تاتوانی بهم زلس تیرکمباے دوزسیاہ بخشاے برناکی باے من بدوش زاروا منه بار من مردر سنجی میغزاے ریج كرمن باغوداز سرجه سنحيضال اگردیگراپ را بودگفت و کرد ج يرى جواب رى دىدارتوبود زوي كر حسرت فيرمن مت مبادا بركيتي چومن ميحكس برسش ما دریم افسرده گیر ليس أبحر ميرونى فرسساده دا

بُرِسسُ سے مراد باز برسِ قیا مت ہے ۔ کہناہے کہ بجے باز پُرس سے مستنیٰ رکھ اور یہ بچھ سے کر مجھ سے باز برس ہو چکی اور ایک برکاہ کو بادہ مرمر ازالے نے کئی ادریہ فرض کرنے کہ بمی ددندہ بیں بھیجا جاچکا اور ہولے ایک بنکا

د مكتى اكس مي كرديكا-وكرجمينين ست فرجام كار کرمی بایداز کرده دا ندلن شمار بعن اگرانجام کاریمی ہے کداعل کی ازیرس ہونی صرور ہے تو مرانبزيارا ے گفت ار وہ چو کویم براس کفته زنبارده دربرخستكي بوزش ازمن محدي بود بنده خسة محستاخ كوى يعنى الرحستگ اددمصيبت كى مالت يس جو كچدميرى زبانسے كى ماسى اس برمحه سے عندمت ما ہاکبوں کرخمتہ ومصببت زدہ غلام گستانے کو اور ہے باک موتا ہے۔ دل ازغصه خور شد نبغن چهود چوباگفته دای منگفتن چهشود زبال كرج من دارم انا ذتست بتست ارجيكفتارم الماذتست بماناتو دانى كركاف رنيم پر/ستارخورشید و ا ذر سیم نكئتم كسے را برابمنی نردم زکس مایه در دمیزنی مرك كر آكش تجوم ازوست بهذكا مربرواز مودم ازوست لینی صرف مجد میں ایک عیب ہے کہ میں شراب میںا ہوں اور اسی سے مبری زندگی ہے،اس مطلب کو اس طرح اواکرنا کہ " آتش بچورم ازدست اور " بروازموم ازدست " منتهاب بلاغت ہے نشه نزاب سے جو عارضی نشا طاور امنک بیدا موجاتی ہے، اس کو برواز مورے بہنرکسی استعارے میں اوانہیں کیا جا سکتا. کیول کرجس طرح جیونٹی کی پرداز اس ک موت کی علامت ہے ا ی طرح نشائزاب كاعارصى نشاطِ أخركارمورت بالكت برياست. من انروکمین و نے اندہ ربلت جنی کوم اے بندہ برورفداے!

زجمنيده بهرام دبرويزفجي دل دستسمن وجيتم مدمونتند بديزه رخ كرده باشمسياه مزدمستال مراسط الما عان زو رغوغاے رامش کالٹ پرلیساط لیسا نومیاراں مربے یا دکی كدبوده است بے مئے جشعم سیاہ سغالبيز مام من ازتے بيي در خان از نے توائی وازیم من وجره و دا می زیرسنگ براندازهٔ خوام شیس دل زبود وكريانتم باده اساغ شكست بسي صبم خميازه فرسود من بسرایہ جوئی زیے مالیکاں لب ازخاكبوسرخال ماكاك ولم را السبر بوا داستنى بهربارزربيل بارم دمد زرش مرگدایاں زوربزے بهربومه زيعب ورازمسنس كشم

حساب مے ورامش دینک فرکوے كدازبا دوتا يبروا فروفتت منازمن كمراز ناب من كاوكاه «بستا*ن مراسه من* میخسیان» ر رقعی بری بیکراں برسباط بساروزگاران به د لدادگی بسادونه إران وشبهلت اه انق را براز ابر بهمن مهی بها این ومن درغم برگ وساز جہان ارکل ولالر پڑیوی ونیک وم عيش جزرتص سمل الود اگرتافتم دمشته ،گومژسکست چ خواہی زوبن سے الودین بناسا ذگاری زیمسائیکاں سرازمنت كاكسان زرفاك بركيني دُرُم بينوا واستفتى ر بخنشده شاست که بارم دمبر كرج ل بيل را نجا برا يجزم د نازک نگاسے کر نازش کے

زمال مار در ببرس داستم دول بانك دوىم مكوس أبيي زدل بانكب خونم مكوش اندست م فردوس م دل نیا سامیم دراتش جهوزي بسورينو داع كجا زمرة هبيح و عام بلود بهذكا مه عوعاً ب منار كو چرکنی فی شوریش کے دلوسش خراس حوب نباست دبها دان کحایا عم بجرازر بن وصالش كر چر جرلتيت دمر وصل يحانتظار فريبعه بسوكنه وينش كحييا دبركام ونبود ونش كامجوب برفردوس دودن مدلوار کوم م ولي تسدد ماه يركال بخوذم بهالصرت اَلامت بل دومددملخ نم زادد ز دل زمن حسرتے ور برابر دمید كراز جرم من حسرت افزول لود تلاتی فراخور ہود نے گزید تجريم بدانسال كم وكشوعظيم

بديس عرناخوش كرمن داشتم چودل زیس بوسما بوش اید منوزم بهال دل بجوش انديت چوآل نا مرادی به یا د که پیرم د لے لاکو کمتر شکیدہ یاغ صيوى خورم كرشراب طبويه دم سنب روبياب مستار کو درال یاک میخار می وش سیمسنی ایرد بارا ل کحیسا اگر حور در دل خیالش کر چه چەمتت بنيد ئاتئاسا نىگار محريزد وم بوسه اينش كيا بزد حكم ونود لبش للخكي نظريازى وذوق ريداركوم يزجينهم أرزومند ولآله ازمتاكه بيوستهنجاست لل چو پرسش کے را بکاور زول بمرجرم كزدو وفتسرومد بفراے کابی داوری جوں لود ہرآ ہیہ ہیجوں سے را بہ بہت ببريس بويه ور دوزاميدوبيم

توجشى بيل كريرام آبروس زيادامشس قبطع لفل كردة مبيداب دوى مبيديم ست مح اندلیت گیرمسیال شا بوادار فرزار وخثور تست به فالت خط دستگاری فرست

شوداز توسيلاب رامياره جوس وكر فون حرت بدر كردة كزشتم زحسرت الميديم ست كالبرّاي دندِ نا يادسا يرستاد فرخذه منشاد تست به بندامیداستوادی فرست

## ازنعت ستدالمرسلين

مخذکز آمیز؛ روسے دومست رب روش آید ایزدی! زراز تهال يرده برزوه تناے دیرین کردگا ر تن از نور یا بوده سسر میشرد بهرجام الع تشنز جروخاه کامش بدل اور فرو وآمران خامش لبنگ از تدم نعش بند بردشش كشادٍ قسام ناما دل امیدمائی زیا*ں دیگاں* برنتارص واتملستاں کے

۲ شی

جزاينش ندانست دانا كماوس کر دروے مجیدہ تیک خودی زوّات خدامعرزت مرزده بئسايز واذخويش التيدوار ويعايجو ابتاب درجيشره بهركام ازدمعونب سرياه زدُم جست ميشي يزود آ مرن بريح كرناويده باليش كزند بجلكش سواد رقم نارن نظرتبدگاه جهاس دبدگال كمغتادكا فرمسلاب كخ بعقبیٰ ڈاکٹس دہائی دہے بامزدس امیدگاہ ہمیہ بزد کی حق سرافسہ از بود مدائیش بودے داول کموش نظر گاہ میشیں فرستادگاں! دوائی دہ نقیہ عالم نجولیش مرائی کے سجہ سیاے او متن لبستہ چین گیسوے او متن لبستہ چین گیسوے او جہلنے بیک خار آباد کن براندیش خولیش ودعاکوے خبر براندیش خولیش ودعاکوے خبر براندیش خولیش ودعاکوے خبر کرستا ہے کی سائے ابن رباست

## تتزفارى

مرزاکی فادمی نیز کو جومقدار میں فادی تنظم سے بہت ذبارہ ہے، اس بنا برکروہ وزن سے معرّا ہے، صرف ایت یا فی اصطلاح کے موانق نیز کہا جاسک ا ہے بورنہ اگر وزن سے قطع نظر کی جائے ، تومرنا کی نیڑ میں شاعری کا عنصر نظم سے بھی فالب ترمعلوم ہو اسے ، خصوصًا کلیا ب نظم کا دبیا جہ اورخا تھے ، مبرمیرونکابتدائی عنوان بهمام تقریطیس احدیبا ہے جوکوکوں کی کتا ہوں پر مرزانے مکھیمیں اور مکاتبات کا ایک معندر جھر سرا برشا عوار خیالات اور پڑیکل نظم ونست پرمبنی ہے۔

اگر چمنعتفا ے مقام یہ تھاکہ مرزاکی نثر میں جوضومیت ہے کو معلیم ہوئی میں ان کو یہاں مفصل طور پر بیان کیا جاتا ، اور مراکب خصومیت تالوں کے ذر بیعے سے انطران کے ذرم نشین کی جاتی ، لیکن چول کہ لوگوں کو اس قسم کی مدینات سے کچھ دل بستگی نہیں ہے اس نے ہم اس بحث سے قطع نظاریکے مسب و عدوان اضحاب کی منیا فت ملع کے لیے جن کو فارسی ذبان کے ساتھ با دجوداس کی کساد بازاری کے اب تک کچھ نے کچھ کی کھی اور ہم کو امید ہے کہ میں سے بطور منو نے کچھ کچھ انتقاط کرتے میں اور ہم کو امید ہے کہ میں سے بطور منو نے کچھ کچھ انتقاط کرتے میں اور ہم کو امید ہے کہ

ینمونه اس بات کا اندازه کرنے کے سیے کافی و وافی ہوگا کہ مرزا نے نٹر فارسی میں بھی اسی قدیہ مبند پایہ بہم پہنچا یا نظا ، جیسا کہ نظم فارسی میں ان کو صاصل نظار۔

اگرچ مرزاکی نزگواگے نامورانشا پردازدں کی نثر پرترجیح دیں ا تا وفقنیکہ اس کو دسیل د برہان سے نابت نہ کیا جائے ، ایک بیعنی بات ہے ا لیکن ہم کو اُن لوگوں ہے جو و مبدان سجیح اور ذو فِن سلیم رکھتے ہیں امیدہ کہ وہ مرزا کی نٹر میں ایک عجیب طرح کی لندت اور شوخی اور ایک نئی طرح کا بانکبین دیکھیں گے، جس نے تمام مقا خرین کی نٹر سی باسکل موسا ہیں ۔ چوں کر مرزا کی طرزائنا پرطاذی سے اکثر لوگ نااشنا ہیں، اس میے جہاں تک ممکن ہوگا ہم ان کی نٹر میں سے الیسے متعامات اخذ کر ہیں گے ، جو صا ف اور سلیس ہول ۔ اور باایس ہم جہاں ضرورت ہوگی، کہیں بین السطور میں ، کو کہیں بر کیٹ میں اور کہیں فیص فوٹ میں مل طلب مقامات کی شرح بھی کرتے جائیں گرے۔

مرزا کے نام فاری کلام کی المامی ایک فصوصیت ہے۔ جس سے اکٹرلوک
ناوا قف میں لینی وہ تعض الغاظ کو نام اہل زبات اور زبا ندا ہوں کے برخلاف
دومری صورت سے لکھتے ہیں ۔ مثلاً صد کو سد، شصت کو سنست ،
غلطیدت اور طپیدن کو غلتیدت اور تبیدن ، گذشتن اور گذاشتن کو
گزشتن اور گزاشتن ، آذر اور تندرو کو آدر اور تدرو وغیرہ ۔ جول کی
برا ملاناظرین کے ترقد کا باعث تھی ، اور نیزیم اس املاکو میجے نہیں سے تنہ اس بیا ملائا طریخ نہیں سے تنہ اس بیا میں جہال کہیں مرزا کا کلام نقل کیا گیا ہے ، وہال الفاظ بنگاؤی اس بیاس میں جہال کہیں مرزا کا کلام نقل کیا گیا ہے ، وہال الفاظ بنگاؤی اس بیاس کے ترون کے گئے ہیں ۔

## نىغرقارى <u>كىلونے</u> ازىبرىرور

خطاب زمين بوس

مہر بہروزکے دیباہے میں جمدا ورنعت اور مربح بادشاہ کے بعد ابوظغر مراج الدین بہاں شاہ مرحوم کی طرت خطاب کرے ابنا در دِ دل بیان کیا ہے اوراس خطاب کا نام خطاب زمیر دوس دکھاہے۔ اس کوسی قدد مذن اور استعاط کے بعد شم اس منام برنقل کے بس،

غریبال باد-نیاتگان نام گار از شخره افراسیاب دبشتگ بوده اند، وفراند بان بافرو نرینگ د فرو مردان چرا باغ بستی نور دبیرهٔ تورب باد آستین کین ایمنسرود انتگیال دا فرینگ د فرو مردان چرا باغ بستی نور دبیرهٔ تورب باد آستین کین ایمنسرود انتگیال دا

من الله عَلِمَة عِبْ يَعِيرُ النفطول كر بعد بن كا فرمِ واويا العن بنيا بن بغيرا منافت يحيى من واويا العن بنيا بن بغيرا منافت يحيى منطق من المنظم من المنظم المن المنظم ال

روزسیاه پیش آورد. خداوندان اورنگ و دیهیم دا دان برگ و ساز با جسزینغ کندناگون بکف نماند بر دونوم برگان روی آ ور دند، و بدست مزد نیخ ندن کندناگون بکف نماند بر مرزوبوم برگان روی آ ور دند، و بدست مزد نیخ ندن کان خور دند. بم ازیس نیستان ابوانان کهسارنشیمن، سلحوقیان دگر با به سر با فسروا فسر بگوم آماستند. چرخ گردنده چنا بی فی اوست ایس نامداران کا دُس کوس لانیز از یای انگذد:

در شرب ما خوامش فردوس نجویی در جمع ما طایع مسعود نیابی در باوهٔ اندیشهٔ ما ورد ربینی در انش نگارهٔ ما و و د نیابی در باوهٔ اندیشهٔ ما ورد ربینی

ازدابسیان این فافکه نیایی کافکرو با دراننه اسم وندشهر استفطال است الده ایستان این فافکه نیایی کافر به از سرقند بهندا مد در دنتر بهبین اید از سرقند بهندا مد در دنتر بهبین این اشان دوانفقد الدول میروا نجعت خان تو نیم نوکس شابش نوشتند دیم نیش نوشتند در بیرم بیش نوستند و بیاسو برات دوزی و م وسیابش نوشتند بیدم بیش بیدر خویش داشت ، ما ناگلین تنل ناوی بین دا بیل بیل با بیل دارم می بایست که مراز مرمینی و دستان سرای آفریدند.

ربایی خالب بهرزدودهٔ زادستم زال و واصفات و آبخت و می خود در این می الب بهرزدودهٔ زادستم خال و البیرت و البیرت

بااس ووبع توسر وحشابي مباد دي سال ساه روز كراكوروز كا بافرّ وفرم بکس مبرگار ، و با نام و بنگ دشمن ، با فرو ما بگال بمنشیں و با اوباش ہم تک ، باے بیاب لوے وزبان بے صرفہ گوے ، در شکست فویش گردوں را دیشیار، و درآزار خوبیش دشمن را آموزگار، دل پرازخارخار، ودیره نشترزاد، د دستگادِ خودنها د آلاین ، و ر سروبرگ آزاداد آساسین. مركزتت مركس بال فران باے امضا پزیرفته اسرنوشت اوست ؛ درانج برمن دنت، دومستان را بامن چ جای سردلشس، و مرا یا وشمنان چ مخابی برخاش۔ تبيش ككرد دربغ كه نادار جي كادرد بس از بنجاه ساله آوارگی کمتیزی دفتار من از مسجد و بنخار کرد انکیخت و حالقا و میکده را بیگیر زد، بودیا آن فرهٔ ایزدی که فربیرون را به فرتا سید دادگری دل افروخت ، ومرا فرم نگستن گستری آموخت ، بدان درفرون آورند كرتونيز چول ملق ، يحت برال در دارى ، ونتوانى كه دبيره بردارى ... تا بمسابهٔ اُورِیم سبهریاب در سایهٔ من اند و تا خاکنشین آن دُرم وشکا در رشک پایس اند در دل دریدهٔ رویشنان جاے من ست و بر مر ماه وستاره با من وري كوشر كزين وخوت ميني نخست آبر رهي ك برمن ازبالا فرود آمر ، ژو دادان نجستنگی زمی بوس گیهاں مندیو خدا دان بود دولت دُو اً درد ، بخت ازخواب جسُت ، حورجینم روشی گفت ارخوان بردمنا جوثی آ مد ، چرخ ازدفت مند خواست ، دوز کار ازگذشته بجلی طلبید

سماس دیس میاں کانے صاحب کا دروازہ مرادب جو عمادر شاہ کے بیر تھے اور مرزاان کے مکان میں ہے تھے۔

نوریدی از و کفروتو دامنی با بجن فرمیدی گرب توامید دار کرد کالید فاکی مرابول بیکر گرد باد جانے درمیان نیست بهیں یک در درمراث شی تماثا دادد- مگر عندلیب گلئن تصویرم کر بوت گل زمز دراز و نیستاند دمید، یا سبزهٔ جویر شمشیرم کر بوزیدن بادمت د نیارد بهید کسبتگی بیوندنشاط کهن شد ، و نون از دل بیمنان در میکیدن ست ، بی ندچ قد استوار بود ؟ وچه ایه به ذورگ سته اند دل بیمنان در میکیدن ست ، بی نیست به نیست کراست به می گرفت از می می از می نیست به با دل دلیا د کواند و دری به بن به ارم کادگاه بارگاه عرصر دارم گراییز اوازم ، مرامی توان د و دد ؟ و بنده شخن ظادم ، مرا می توان پرورد گفت ، است نادان با ایمن خن از جاسی گرایود و مینگام آن گذشت ؛ اکون آگر بهیتوانی گفت بگوری کرخسته می می توان نهاد ؟ و مرده ام ، میان می توان

دياعى

شابا المرجندوارج سے آمدہ ام وائی کو چا ایر نفزگو سے آمدہ ام ایک کو بھار را برو سے آمدہ ام ایک کو بھار را برو سے آمدہ ام اگر جنا نک مبدوران توام ، بروزگار فزار جمشید بود سے ، جمشید روزگار را آفرین گفتے ، واگر میدانسان کو شنا خاب شہریارم ، فرس فرمید ولی را سنو د ہے ، فریدول چرخ و ستارہ را گرد سر جمشتے ۔ درا س انجمن کو زر دُشت آنش افروخت ، وژند آور د، اگرمن بدیں دیم افروفت ، وژند آور د، اگرمن بدیں دیم افروفت ، واز دلفریبی ایم من مرب بین فرخی بخت کے چون تو خاوند کا رفیل بیاب من کس بستندن شرد اختے ، من بدیں فرخی بخت کے چون تو خاوند کا رفیل دارم ، ہرقدر برخولیشتن بنازم ، جا داری را گرد برا نظر مزداد ابتقات می ہی ، جا سے دارم ، ہرقدر برخولیشتن بنازم ، جا داری ۔ اگر برا نظر منرداد ابتقات می ہی ، جا سے مرد کی دیدہ میں بازگرار ؛ و در دل برقدی من مکٹ ہے .

گوید و دیادل کلیم دارد مید جهانبان صرت میا حیوان آن بغران آن خرو دریا دل کلیم دامده بسیم و درانعل و گرشخته اند من آن خوانم و دیده و مان دا دستوری دی ۱ از کشش و کوشنش د رنجند و کیبا رگفتار درا با کلام کلیم بسنجند . پریشان نوائی من درستایش گفتار خویش اگرخود کزان باشد آفتار دامت میسانی گرزود ت خود درا بیخ شروسی و بستانی گزادن بم از انعیا من نباشد و خوره بهانم که بروقت خود درا بیخ شروسی و درای گاه برخود گان کار نبرد می مرسنی دون پروزیدن ایم والانظ کو برگزیده تست و درا مش آورد و ما مد بر پروا بوس دا بدی روش و آبنگ بخوامش و را مش آورد و ما با بند نامی سلطان دیم درا فات چشم داشت که چون سن دا که بجا دو بیا ن

شهرا فاقم بروارگزاری گاشت من خودازان در که دل د زبان این بیدارم خیز این بیدارم خیز این بیدارم خیز این در در در در بان این بیدارم خیز این در در در بان شاه است ، دام که ایند عده انجار در بی بابین فرموده و آنی شاه در بی بابین فرموده و آنی در در بابین فرموده و آنی در بین بابین فرموده و آنی بابین فرمود و آنی بابین بابین فرمود و آنی بابین بابین فرمود و آنی بابین بابین بابین بابین بابین بابین بابین بابین بابین

ے خانان تمودی کا تدیج وہی کے بیے مرواکومکیم احمن امترخان مرحوم نے تجویر کراتھا پیپاں ای معنمین کی ارت اسّال ہے۔

کشانی داند آل دستودست کربر پیکرے کا فودک تندا معثق نه یا زندیگر این انقش داکھودی زودان اعجاد نمی شمرہ برخدال المحدی زوال میں کا دول کا مودی توارش برناز برخودی توارش برناز برخودی توارش براز برخودی توارش براز برخودی توارش براز برخودی مودن براز برخودی براست برنا و خواج ایس برخان بران مورش مورش برند برخود ترست کرد و خواج ایس بود تیرست کرب نبد مین موان کا خوامش کلک برورت ایس باری انجیز تواند بود تیرست کرب نبد ورمالت مرستی تصنیم خودنا با نه بناز می خواحد ایس باری آمیخ بر تا دری کراز زائن جیرود بنی توب برخم درگیتی پرید آمد اخسروی گنجین و دربسته بود که خامین تعنیل درش را کلید آمد - برویز کی است تا بنگرد که در میں دم وی کوام ده سپرده ام دیم برای کمیات تا فرار دسد کرسخن دا از کها کجا برده ام :

سه تعیم اها حرّاق بنمین کی اصطلاح می دوشفا و اعظ می جبکی شارے کا فاصل مرکزا متاوہ سے اورج ہونو کتے میں کہ پرستارہ احرّاق میں ہے تا حجب یہ فاصل ۱۱ دقیق بوتسبت احرّاق کے ہم ۱۲ دقیق کم ہو، تو کہنے ہی کہ تعیم میں ہے ، الغراف سندے کا تصمیم میں ہوا اس کی اورہ ترین حالف ہے

وشنوندكال مرايكوش

طرواقع نگاری مرزان میرنیم وزیم جس طریقے سے طافعات تحریر کیے بہا بہاں دو ایک شامیں اس کی بھی تکھی ماتی ہیں:

اذروبدادقبل فالث كدازنيا كات اميرتبموربود

خان خطا باخولیشتن سنجید کم با قبریان قوم مغل میرورزد میرانگیز نامه روال داشت ، وگزیده روشنے را بر نامریری ومیا بچی گری گاشت رفرستا ده آمروجهان پهلوان تبل مان را زمین بوسهدا و نامرسپرد و پیام گزار د. مرف درآشی بود رند در فرو گذاشت ما برلی بهادر را بهاے خود نش ند و بهمعنا بی نامه آور توسین تبرگام صوے خطارا مذا و فرما مندہ آن کشور مران سٹ کرا پذیرہ فرستنا دیوہ ہاں ابخشریت تشمين فروداً ور اورود و يادث وسيم بارگاه بريك خوان تشمستندو نان خردينه وداوق أشاميدته بمرخره ببيشه نبل مان دا درا ندليشه گذشته باشد كرميا دا خيطا ليان زېربه باده آميزند و تيرس رنگ خون مهان دېزند درېرېزې پس ازاندک ماب درنگ به بهان آب تا منتن برول آمدی ، ویستم ننگوفه کردید ، و خورده آشامیده از دس فرورت نخت چول به بزم اندر آمدی و گریاره سا فر گرفت ، وخورد نی از مرکوفت خطائباں پرسگفت فروماندہ محہ یادب ایس چه نیرومندو دوراً درکسی ست محہ از ما بيشترميخدد وخورش رايرت كواني نبست ومفازما فزون ترميكشدو بهشارتر ا زماست. میکشاں وان ذکر چوں با دہ پرزود دماوم خودند، م<sub>یم</sub>رچند ہرپارٹیگونہ اندازند، نه کانست کرمستی وی ندید، وتاب مے وزیونی تے منش راہم بریزدند ستنب با ده برخرد زوراً ورد تبل خال رئيس وارعى خطا كرانتان خال نام واثنت عحرفت وبسوس فودكت بددنا سرّاكعت ميبزيان حثم فروخورد، ونزد بكانٍ خودرا کربهم برا مره بودند ازگستاخی بازداشت ربامیادان مهان آبنگ بازگشت مرود ۴ بهم برا مره بودند ازگستاخی

میزیان که از بدستی دوشید سرگران بود ، چنا نکه میزیا بان وامن میهای زود از دست ندمند ، وآرز وے دیر ماندن کنند؛ نکرد - کلاہ ہے گوم آگیں، وكمراك زري، ورخشنده تكين إب بيش بها وبريستها برنياب و ويبا بیش کشید، و پدرود کرد-منوز دبیرو دور ندرفت بود که بهاموزان انتان مان را از ملیب بردند · ویران آوردندگیبل خان از راه برخرداند و برگاه اً وروند، وکالبرش را بدشزوخنر ازیم فروکشیا پرند سخن برخی گزارندهٔ متاده ان پرفردداً رنده - بدس کار کرلست وقبل خان را براه دریا فت ، برازاً مر*ل* فربغيت - دميده رام رنشد، وازداه بربكشت - فرستاده تنها بازاروبغرسنزو خرط دیگروے از گردان وبان فران دفت کے مبلوکسینز شہابند و مرحجا بابند اگراشادی وزادی نیا بدا بخوادی وزاری اورند مگر قبل فان را براو دوستی بود از دورهٔ ستورهٔ سلحوق، بکاشانه و سے فرور آمدہ وائم از بهرآسابش آسنگ دو سه روز آمیخوددواشته باشده خطانباب توریده مغزودال دِه دسیدند و خات را دراب خان دید ندرسخن براب لابه براز کردند کے خاقات فرعب خورو ، و خواست کے شوے خطا برگردد ۔ خانہ ضراک خود از مهرفزوں داشت ، نهغة با د يا ہے پيش کشيد وگفت ، کار با ديخر تحون سند؛ رفتن بخطا خود بہیج رُوے رہا نیست تنها مدس گروه میاویز، و برس باد توسن نام برنشین ، و سوے ایل و اولوس مجریز . ناگزیز بیخال کرد ، و جانِ گرامی برنیزگامی برد - خطائبان دوے بازشتن نداشتند بے امیدگاه

ا بین کسیک بطعب زبانی ومیا سازی شاره را از پهر فرود آ درد

بے برداشتن ما تسانو دن بھیدیکا ہے جاہے تواش مینی کسی کر درطلب او سے اپ می نود ند

تنگا ہوے خولیں ابر داشتند۔ خاب بہرآستان تخست آرامش جارمید وصالبان با فاجولى بهادر و فرزانگاه مشكرسگانش رفت كه چه می باید محرد انجام كار به به

میابید کیدگر بدخوالان راکشتند، ناا ذیخیک کشتند چه در و ند-بین دیجین کشته کاری کاری با نامی کاری برای کارتوم تنغرا ت بودنیش شهر بارفبل خان ا دیک بایویت بیچو د بداد کراز قوم تنغرا ت بودنیش لسرداشت و دوی به او کبن برقاق و توید خال نام اور و گرال بامای دکرروشناس - روز سانحسین این دو برادر ام آور ناگاه بشکار کاه از ہم إل صابى ماند ، وراه گم كروه برزه بى مرود - تا مار خانياں ك غاريمري ببيثه دا شنند و پيرامن فلمرومغول مهواره راه مي دوندا با ايشهسوار پرلیتاں رفتار بری خورند، و چوں می وانڈ کرکیست باسیری می برندو بانان خابی خطائی می سیرند. خان کردے پر اشت. فران می د میرکی شهر اوه را برخرجیس م منع إس آمنیں بردو زندا وین نازیش از روال بروازند مناوندخون ا را که از پیش رنجود بود بیگر تا بی ایم واغ در دا فزود - چوب دا نسست می ناکام سى بايدمُرد ، دومي بسرخوليش قو بدخان را بر حالشين كزيد و وكشيدن

"ناتكين سليمان كيمن آورد . بغرابم آمندن سباه فران نعبشت - فرال برال و كبزخوابان ازبر يوبالخت كاه روك أورونده

انتقام خون رادر وصيت كرده الجشم از تماشاك جهال بوسيد فوبله خان

برجنبش درآ ورد كوب كرا منش بالبخول رسختن نيزيت ردم با د برزوے برحم زوند

سهنتاه دانا دل دبره ور کجول تعل بودے سرایا مگر بال شدک نشکرواز اً ورد سبوے خطا ترکشاز اُورو زمردان وكردان وكندا ورال يعنياس وحرست كالخائرة جريا صرورتها دلبرال زوهمن كننى دم زوند

زَّمَا ثَارِ يَا كُرِدِ الْكِيَّخِنْتِ بِهِ بِكَاهِ فَالِ خُطَا رَجِيْتِ د انتان خان ول ودست وعنان ومسنان بكاراً ودداوخوددا بإسبله ادساره بشمار افزول تر ، به بهکار آور د . کوشید و کوشیدن شود نداشت رقم فیروزی بنام تویل خان کشیده بودند- نسکیبائی گسل شکینے برخطائیان افتاداعكم با واژگول مشر، واندلیشد گررز دستمول. جان بان البّان خات مجریمین جاں بُرد، وَنَنْ إِسے فِحدت ودلہاے شکت ازمیال مُرد. لبشہرا ندر آمدہ و در بُروے سپاہ کیز خواہ بست ۔ قوبلہ خان ونشکریائش نہ آنمایہ بمک و ساز به بیغا دبود ندمی در اندبیشه گنجد- سیاس گزار چرخ و اخترگشتنده گرایار وسبک عناب برکنشند بادشاه بجیشم روشنی پیروزی سپاه رعیت را مسلاے عشرت اندوزی داد - منگام احتن گرمی پذیرفت و بزم شور کرالیش یافت ـ خوابی مبنگار گرم کن وخوابی بزم اراے ؛ مرگ را را آن خدنگ کان ست كه خطاكند؛ توبل خان لا نيز بهنگام خويش ناوك برنشان خورد - جولهبر نداشت بُرَان بهادر ماے بدراز براور گرفت بسکه دلیر ومر دار بود ۱ مامش از فانی به بهادری دزجهان رفت. بروزگارجها نداری ایس شهر یا دِ دلاور ، برق اجل، خون مینی قاجولی بها در سوخت ولپرش اردمجی برلاس لیبرت کری ژخ افروخت . مین در در ۱۱ مین شم . يارهٔ از احوال اميرتمور

روزے میان امیرقزعن وامیرطاغات دربارہ اولوس و قشون سخن می دفت وفرزان نیروزی فر امیر تیمور ولاور با بیریم آبال بود- پیرد را اذكفتارباز دامشنة خودبشكر فى سخن سراے مشد، وبداں بنجار زخمهٔ چذ برتاب

سه مدرا عامر إلى المدات والعصون كالديد ي.

ستم بجان کے اندلیش می توال کو نیم کر دار استی خویش می توال کوت در کیدارو مریز دستیز و در گارے دراز تراز تراز رستی طول اس، الموک طوالعت در کیدارو مریز دستیز و اویز گذشت. میکنا سینیم براه و گوش برا واز داشتند آیل اسفند یار بیرو را از کدام شوچیم رخم درسد. ویژه امیر صین که مجز برایو و طریود در آنگ و نیر نگ کار نمی کرد، و در انبازی و و مسازی، فتزیر دازی دشعیده بازی شبوه داشت. میریک سازی انبالی عدو الی صاحبقالی کشورستان را نازم کرم آن گرد و به شکوه فیرستی خورد به این میرد و به نگوه میرد انفان افتاده است کرایی نفاق پیشگان خرد در تیمیش درا جا بجا دست از کارنی صدره انفان افتاده است کرایی نفاق پیشگان خرد در تیمیش درا جا بجا دست از کارنی مینا نان دست گرفت برای نفان پیشگان خرد در تیمیش برای نفان دست گرفت بریک گاه خرا با فی در زبانی فشانده اند، و دودد در تیمیش بریک مانده اند و تنان داند این در این فشانده اند، و دودد در تیمیش بریک مانده اند انتران و میران ما در ان بایش و خشت گورازیس یکدگرا ماده:

اینهاکندس آبینه در ندیب مجیم زاخترچشکوه جول دیونجزخدایم صلح دیردفتح دشکست وامیدیم تشریب فرایست گراهلس در کلیم بشروایه بود آمید برسائل دیدریم میرسناره وروش چرخ نیگون ا مامن آن کم که بهندم طریق دیم بود بجر ظهور معنات وشیون می توقیع معنواسیت کانصاف وریم از حق بوداضا و استی بهرصفیت از حق بوداضا و استی بهرصفیت

بمچنیں بارہا امیرسین لا از در ما مذگی و زبونی کارسخت افتادہ است وسلطان سیام بم اورد، افراسیاب بمتا ابرالا بر گری ؤے بخشورہ بیاری و یا وری دل نہا دہ است کینہا ہے نہائی امیرصین اشکا را بود۔ بمرمی وانستندا و قدبو بمرد وال از بمرفزوں تر می وانست۔ دانم کے درضمیر حق بدیر آزرم ناگزیرہ می زشنہ باش کے مگرایر سست مہر

خواے زشت وکردار ہاے مکو بیدہ میندارد وجاندار را وگر بناداستی وجانیاں راسیس بدراز دستی نیازارد- آن نا جوا ترورا فرهٔ ایردی کجا کیفیم و کام بگرود، وراهِ داش و دادرود درآنددن دل آزرم نداشت و در تردبن زرشكیب، و درکشبن ظلی پرواه توبارساطلبی حاشق و کمن آل رندم کے محلقہ اوباش آشکارکٹ پایان کارنشکریانش از اخوشی سنوه آمره ، آن جوان میرو تغداگیررا با هر چهاربسرش گرفته وردندا بخدا وندگا رسپردند- واداے تبرد آن ملے را آبنگ عا جزکشی دابود وخوت گرمي باداش ديعى جوش انتقام ) نداشت مى خواست برنا بخشود ن بخشودن وكنابان نابخشين بخشين اازنهادا بلييزم خردش برماست ماصرشاه محدم زبان برختان، وشیح محدبیان، سلدوز، وامیر کیخسرو کردلیثها مے تو و ناشور اے کہن واشتند زخمر تيزتر زرندا وتبوا إے خونج كان خاله فشال نغال برا وروندكما تعالى خون إے ریخة ی خواہم، دا مقام فقنه إے انگیخة كه والى والایت آس ایجل تواندرد تأكز بربدين كفتار فرجام كيرو دارلترع حوالت دفئة يسحارا كالإن ووانش بنابان خون ریختن فرمودند و ساوات وعلما میشنتن فیتوی واوند . بندارى جول خوب كرفته اينها شنيده باشد در دل انسيده باشكر خو والكرين ازم نگام بَدِر مِرْدِ - ومسبس در زاور بم کمنامی که بهسایه نیستی سبت بمعذ گاربسر برد. · اذا نجا که سلاح وسلب نداشت *اسراسبر* ازجا دنت ، وازخرگاه بررا مره بجنگ میلی ومشت ره گریزچیشس گرفت. و خون خوا بال بخول گرمی دوساً و مختندا

د خونش لاکہ دسیان گرم شدہ بولاگرا گرم برزمیں دیجتند۔ توای پیم محد مانی زیازہ رو ٹی خوتش سبرہ محدمراز طریب جوٹیارکٹ مد فریب مهرزگردول مخورکدای بیلم بوای تابع شبی مرکدابود درسیر بوای تابع شبی مرکدابود درسیر از خان ای ال مدال به درسیر

يارهٔ ازاحوال بمايون وسنسيرشاه تبرخان رادل دگربود وزبان دگره به لابرگری دفسون گستری پیام استنی ودميان واشت، نا چنال شدك بيحكس داستيزه دداندليشه تكذشت اذال كل و للسه كه در داه بيموده بودند، وروزوشب از دم وى أف خازشنادرى نيامود العديد، پياده أزرده پاس بود، وموار فرسوده اندام، و ستوريشت ريش فريب دوستى از دشمن خوردگان ربعنى بهايوس دستكريانش كه فريب ازشيرشاه خود هاودنها وست از فادنت و تاراج فليم كشيدند و دم آ سايش غليمت شمردند. پايها برمادة : ٥ وامن اثنا شددلین با بدامن کشیده بخواب رفتند) و پیر با جون صورت ویا بیوند بنر برفت سراز باش بری خیزد تا کلاه ومعفرط جیکنند، و بیراین حربرس به ب ست الملقيد وجوش كابرند بوانمناك بود، وابرشي فشان بين درنيام زنگ بسن ونمرس برباد کی گوان کشت سبب دے کہ تیرکی تارم مع جال دا فرد کرفن بود مذکامه سازال منگام جوے کیئرہ بر فنودگان ریختند سنگرن سراسی بدیار طوفه بَهِ البر درات كرانتاد- كلاه از كره پاردم از افسارنشنا خنند-اذرخت خواب جمة وبراب باب بے زین گشسته، پراکنده مرطون تا ختند کروپ مبرجید بادا باد" محويان سواره خود را بديا زدند ومزورت چندما مل جيان باشنا

ومت وپا زدند تاكدامان برخم دم تين وكدامال برخم مويح رود مرده با شندو

۱- یعنی از مشداددی گل ولای ۲ کارهٔ دامن ۳ پل م بعنی مشکرشده و بعنی و کارهٔ دامن ۳ پل م بعنی مشکرشده و بعند ۴ دور ۵ بعث ۱ م بع

كدال از طوفانِ اين دوآب دلين آب تيخ وآب رُود ) جان ببلامت مُرْوه بارشند شهنشا و بحرد برد بایون ، نهنگ دشت نورد و دیا شگان پین اسپ ، رااز فرادِسامل درآب انگند- پلے ازدکاب ، وعان ازدمت ، واسپ از فج دان تبدد فست. وشاه بوارے کرشا بان مبنگام سواری بوسر بردکا بش می زوند، غوط دراً ب خور د ۔ نطام نام آزادهٔ ازاً ب كشان لشكر كم بهال ازخولیش ا قبال راجشم براه وگوش برصدا داشت دیعی ہے آبکہ خبرداستہ باشہ منتفل عروج واقبالی خود لیود ) و باخولیٹن درير اندليشه كراز سأمل جور گزرد، برسا على جا داشت، بوا خوا بار برال حبتى، كريخو بي كوے دولت بُرد افودا باب درزو۔ بارسب مدانست آشكارا بيناں سقاے سخت کوسٹے ہود ، و ب والا دیدمعنی آ ششایات فرخ مروسٹے ہوکہ جہا نبان را از محرواب بدرآود ويرجانيان متتنهادر

المرجيع رناكي نثريس عمومًا عربي الفاظ بهت كم آتے بي اليكن كتاب دستنيوه مِسجوفعد كمالات برمرزان ككمى ب،التزام كياكيا به كما م كاب مي كوئى ول لفظ نانے پائے۔ باوجوداس سخت التزام کے مرزانے دستنبوہ میں ای طرز فاص اورشاء ادا وربانكين كهي بالقد بمين مائے ديا۔ جنان جر تمونے كے طور يردستنبو كے جند فقرے اس مقام برنقل كے جاتے ہيں:

غدر کےاساب

درس دوز گارکه بردم را منجار وسرجهمد را رفتار، و برکحا سیای بود ازس بداراسخن بیوندی گیزار و مجوسه که خود روزوروزگار ا برگشت ا خترشناسان سيهر بالساالين منحال براندك درال روز كاركر بزم نازيز وجرد شهربار يادس از تركتان زاب والب عرب بهم خورد كيوان در على وبهرام دمريخ و وخرجيك (بُرن سرطان) انجن آلی و مِنرازهای بودند. اینک بهل پایه (درجه) سیزدیم از خرجنگ بمجنال بهم پیوستن گاه (ملی قران) بهام یکوان ست داین تورش دیرخاش و جنگ وخواری وخونخواری و بنگ و نیرنگ نمایه ( ظهور ) انست .

دانا بدیں گفتارے جرود ہ اس تا ختن نشکرے دیگر بودازکشورے دیگر، وايس بركشتن مشكرست ازملاونداب سشكره جنان كرازواستان باستان يادمايان يك بهم نانستن ( مدم مشابهت ) ایس دوستیز و آ دیز بویدائی دارد- درال بارگ سخن دکیش بود<sup>د</sup> ایران ویران رفزو و فرنبگ کیش نود تعنی اسلام ) فرجام آبادی وازند آ دربندگی دانش پرستی، آزادی یانت- درایس بارک گفتار درایس با بندياب برجيثماشت كلم آيين تازه شاداب باشندع بإرسياب دمن اذاتش تالمتنده وبشوے خداراه یا نعتند- مهندیان دامن داد گرال دلینی ابل فرنگ ،از دست دادندا وبشکنجهٔ دایم بهرمی ددان د ورندگان ، افتا دند بخی بنی کرازدامن تا دام واز داد تا وُد چه ماید دودی مست ، وا و آنست که اَ رامش ( را حت ، مجز در آبین اگریزجتم داشتن كودى ست. زخم تازيارة تازياب اذخوبي اكيشي فرخ داسلام ، مرتب واشسند، روزگار در لؤردِ این خسنگی دیعی خدد ، خستگی اگرمیداشت، بارانده واز دوش لهل نژند ( پریشان و تباه) برمی داشت . اگر در اندلیشهٔ راز دانای به بر دانش و را دا ازیں ہیں بیش ا مے د بہودی است المن نشان دہند ورول لنظمین بيناك سباس منهد جهانيال إجهانبانال ستيزندون شكريال فون لشكر آرايال ریزند! وانگاه شادی ورزند، و برخونیشن دارند- ال، اے دانندگانِ فرز بُود دِ مكستِ البِی ) وسشنا منزگانِ زیان وسود!ایر بنگار باتش خشم خلاوند كرم است ورد كارزار بارس أينجنيس اميدسوز وأرزو

كيفيت تورش باغيان دردلي

باشتكاه دوسنه شازوتم ما و روزه و يازديم مى سال بميزاروم معدونجاه ومنت اگرنت دروداوار باره و بارمه و بی مجنبدوان جنبش زمی ما فراگرفت. سخن در زمی لرز ( زلزل ) کی رود ا در آل روزجهال موز ابخت پرکشد و کرشره چندازسها وكيزخوا وميرث بشهردرا مدند بمدي آذرم وشورا يحيزه ومخدا وند من تشفون المحرير ديدانان دروازه استمرك بردان دعلاده) از مكوبرى دىم بېشگى نشگەنت (عمب نيست) كەازىپىش ىم سوگندنيو باشنداىم ياس كك وم باسس ستمر كزاستند وبهانان اخانده ياخوانده والمحرامي داشتند أن سواران مرران مبك مِلُو ( مبك عنان ) و بيادگان تندخوے تيز دُوجوں در با بازو دربانات دامهان نوازيا فتندا دبوار وادم موشتا فتندا ومركزااز فرماندبال ومركحا أرامشكاه أليهان يافتندا ازار تكشتند ويأك ماموختزا وكال مثم برنتافعند من كملايان توشر عيراز بخشش الكريزى توشر كيركه مان باثرة ودفع ی خورندو درشهر دور از کیدگر براگنده جا بجاروز گاربسری برند العنی رعایاب شهر، بمرنبراز نبرنا شنامندگان واز غوغاے وزدِ تیروشب برامنگان: بلاسکے در دست و نامند بی در شست ، اگر داست بری ایس دم بهرآ بادی کؤے بُرِدُن اندا مراي آي برآبناب بيكار دامن بر كرزنده با اينم ازال روك ماو آب تیزروبه خاشاک توال بست و دست ازجاره کو آه دید، مبریج درمراس خوش باتم نشب یے ازاں متم زدگاں منم که در مان ویش بودم ، چون ولووفوغا شنودم نااز برومش دم زدم - دران ما به دنگ به مره برسم زدم آوازه بخول علليد صاحب اِ جنف بها در وقلع دار در ارک (فلع) و دوبین سواران دیا بے دمیدات برادگان در استه بازار از برگوشه و کنار ، بلته مشته نیج مشته خاک ناند که از فون مل اغلال

ارفواں زارنشد، ومینے کئے اے بود کرازے برگی انا بدخمر نوبہار نشد ہاسے! أل جهانداران وإد أموز وانش اندوز المحوفوس المحونام إو آه ازال خاتونا بن يرى چرو ازك اندام ، إرسے جوں ماه وستے جوں سم مام ودر يغ ، أن کودکان جهان نادیده کر درشگذته روئی برلاله و گل می خندید و در خوش خوای بركبك وتذرداً بي مى گرفتندك بم يكبار بگرداب خول فرودفتند- اگرمرگ بهاين ایس کشتگان بمور (مجربه) خرد شدٔ و دری سوگ سیاه پوشد؛ رواست، و اگرسیهرخاک كرو و فروريزد وزمن سرامير جون كرد ازما برخيرد ا بحاست اے نوبہار! چوں تن سل بخول بغلط اے دور کار اچوں شب ہے او تار شو اے آناب! روے برسیل مروکن راے اہتاب! وابع دل روز گار شو بارسه بول آن دوز تيروبشام رسيد وكيتى تاريكير كرديد بيئيدروان خيوكش (بخرگی کشنده) هم درشهر ما بجا رخت تن آسانی اندا فنند، و هم در ارک باغ خسروی را آخراسیان وتشین شای را خوایگا و خویش سا ختند. رفته رفت دار شہریاے وور دست آگی رسید کو برگان ہرسیاہ ورسر فرد دا مدن کامونزل) خوب بهبدان دیخة اند گرو اگروه مردم را ازسایی وکتنا ورز دل یکشت وبمربي آنكرباتم سخن دود و در و نزويک يكدست بريک كار كربستند؛ وانگاه چسال پُرزور کرے و میکون استوارستنی کرفیز برجیش جوش خوت کواز كركنده كشاد ، پذيرد - پندا كايس سكرا - به مرد جنگجو يان ب شار دا ماروب دار کر بندی ست ۔ آرے رفت وروب مند بوم بداب سال کارامش وآسایش آگر جویند با ندازهٔ برکای گای نبایند . بمنیس عاروب میتی آشوب الميخواست -اينك مرارك كرنگرى المري كالكرارات اراسته وبساسياه بيني يميرو بے سپهلاد بجنگ برخاسته . توپ وگلوله وساجمہ د چپرا) و بارد و سمہ از خار ا

اگریزاده ده ، و باگنیز طال دو پسیزاورده ، آیمن نبرد و دوش پیاریم از انگریزاده ده ، و بسین امودگال افزوخت دل ست ، ننگ داین نیست پیلاز سوزد ؟ چشم ست ، دخن دروزن نیست پیلا گرید ؟ ارسایم برا باغ رگ بیلان داند بال با برگریست شهر بال بیش فراند بال بیست شهر بال بیش فراند بال بیست شهر بال بیش فراند بالا بیست شهر بال بیش فراند با مناون براز درفتان نابرون بیلان براز درفتان نابرون در میزن از گرود از از او بازارگان از تمنا ، ما د با و براز با و کله با درکانها ، خوان بینا .

## از دبیا چرتانی درس کادبانی

 سازِ جرگ دگروہ ، از برکس بر یک صفی نوشت اند۔ آنان درق از دنتر باخویش اور دند و برات روزی از برد کرمقدّ د بود بردند ایناں ازاں دوک انعکاک مسفی از درق صورت نابست ، تہبرست امدند ، ونہی کیر زیست کفتم ، از جیبت کرا درجار شوے دہر اس

بخت صلة مدح وقبول غزلم فيست

گفت آن از میست کربرات (جنتی یا میک) نیا وردهٔ واید ازانست کرسخها سے بلندداری، وب ناشناسا زبان دیعنی امینی زبان ، حرف می زبی گفتم چرکنم آناز اندوه بازریم بی گفت شکیب ورز و خون گری ا و آنچر از شیخ علی حزیر شنیده آ

می کوے سے کس زبانِ مرا نمی فہد برزاں چراہتماس کنم

نشان دادن ا غلاط بربان قاطع ساس مخواست، نه سنبر در فلم در به برانم ورسانده باشد که مرابدین نیکی بدخوانده باشد- یکی خبر ادر د کرمن قاطع قاطع برانم و کرد،

ا خگراً وردکرمن محرق آنم کیست کااذمن براس جوانم دان کویدکدا دربرت و کوتن کا غذیجز فغان و دُخان چه خیرد به بزه مند دگرتا میگار ، منم با اگردر آتش نگذشد و

وربيع دويم زندابهر دو گزند در خورسم ريسي لائن سم ، دبهردومزامزادار ...

سنندان استی جوے را بایسته انکه از ہر کتا ب فرمنگ عبارتِ جامع اُس را است راج سی دورہ تا میں اور انتخاب میں اور انتخاب

بدان بگاه نبز نگرد که از بس نبزی درجو برلفظ فرودرود تا میگویجی بیوند الفاظ که انگیزش گاه معنی ست اکشکار شود - برگاه آن را بهنجار ایل زبان نه بیندد اند که

ورودات زباندانی جزندیال تمی بیند-

مه جوكتاي قاطع برمان كرجواب بر مكس كني بي ان بس سه ابك كانام قاطع الداكم كاموق عاطع ركماكيا تها.

وكرال دانندوكاراً نال! مرانيزخرد، ورواف داده اند. فراز آورده ر بیش آور رهٔ ، اندلین بیگانگال را جول بندیم ؟ وازنبروے خرد مدا داد کا را تکیم ؟ مستی بخشس راسباس کرنیرد فزلید دانش من دانشمند کسی ست کراگر جن بح رازدان بود، رازگوے نیز بودے مشعشیں ساسان بشمارا مدے: زخولیاں بربیگا بھی شاد مائم سام کم بن چوں کس مے تمانم ا غريم وي روستناس عزيال جنايد افراز دربوستانم تخفتم كرازنم افراسيائم ول ودست سيخ أز ما في نام ره ورسم كنورك في ندائم بميدان معنى فدا ونيرستم بمضمار بهلو زبال ابهلوائم ووسى سال توتبع معنى نوستم مزدكر نوليندصا حبقتدانم قاطع بريان كرمنعت نقشبندخيال من ست وزام المال من مت كر درآن جبال بمن فوا مندسپرد بهم دریس جهاس خوابد اند- در دل فروداً مدکر بمقاھے جبد کلامے چندبغرائم وایر محبوط راک قاطع بریان نام نهاده ام سپس درش کاویانی خطاب مم: انم برخرام كلك وطرز وقمض الاست زميزي بدم أيغ ومش چك أيم كتب فاطع بريال بود كروميد در فش كا ديا في علمش

ا مراد ازال مولاً العبدالصمدامسيًّا دِميزامت

۲ سامان نام بسربهمن بن اسفند پاربود کداز پادشایی بسیاحت دخصبل مکت دریاحت پردافته دسرکس انداولار و سه نیز برطایق و سه بوده اند ماین م پنهار دا ساسان اول و دوم و موم و چهارم نامیده اندم نامید بس از خسرو ربه یزاما سان بنیم بنطور آیده که دسانتر رااز افت ژند در زبان دری ترجم کرده.

ماشاکه درایی محل از عقیدهٔ خویش دجوع کرده باشم سرو ون سخها سے دمیزه دمنفرند ، جُرافز و ون بوش انگیزه دسبب و باعث ، ندار دا یادان جناکنند و من به از اس برجنا د بیوش برجنا ) دفا دُرزم - بها ناکولی و بهی یادان خوابم وبس - بند نهند ، پند دیم - دا د در بیخ دارند اندرز در یغ ندارم - شک زند اثمر بارم .

## از نقر نظات دربیاجهاے

مرزائے جو توریفیں اور دیاہے اپنی اور اینے دوستوں کی کن ہوں پرشریں کھے ہیں ان ہیں، جیساکہ اور بیان کیا گیا ، شاعری کا عضر نظم ہے برائب غالب تر یا ہا جا ، ہراکی معمولی بات کو تمثیل اور استعارے کے بیاس میں ظاہر کرتے ہیں فقر دن اور ان کے اجرا ہیں ایک فاص نئم کا وزن اور تول اور اکر ہجے کی رماین کھوفا مرکعے ہیں۔ اکثر مگم صفات متوالیہ و متنابعہ ایراد کرتے ہیں اور صفات مرکبہ جو نظم کے ساتھ فصوصیت رکھتی ہیں اکثر استعال کرتے ہیں بیں سوااس کے کہ یہ نیز بی شور کے اور ان پر مضموں سے جن کو اس کی اہمیت ہیں کچھ و خل بہیں ہیں سوااس کے کہ یہ نیز بی شور کے اور ان پر مخصوص سے جن کو اس کی ایمیت ہیں کچھ و خل بہیں ، سوا ہیں ، ہرا کی استعار سے ان پر مخصوص سے جن کو اس کی ایمیت ہیں کچھ و خل بہیں ، سوا ہیں ، ہرا کی استاد سے ان پر مخصوص سے جن کو اس کی ایمیت ہیں کچھ و خل بہیں ، سوا ہیں ، ہرا کی استعار سے ان پر مخصوص سے جن کو اس کی ایمیت ہیں کچھ و خل بہیں ، سوا ہیں ، ہرا کی استاد سے ان پر مخصوص سے جن کو اس کی ایمیت ہیں گ

چوں کہ یہ نظریں مرفا نے فاص کراہے عالی دماغ اور نکہ ہنج معاصرین کی خیات طبع کے لیے تکمی ہیں ، اور ان میں اپنی فوا مین طرازی اور اور قادرہ بی کا جیبا کہ جاہے ، حق اداکیا ہے ۔ اس ہے جب تک کہ ان کے ایک ایک فقرے کی شرح مذکی جائے ، عام ناظرین ان سے کہ اطفان نہیں اٹھا سکتے ، اور اس صورت میں ظاہر ہے کہ کنا بکا جم ذیا ہ بڑھ جلے گا، جس کی وجہ سے کنا بکا مطابع ناظرین پرشاق گزرے گا۔ لہذا جم ذیا ہ بڑھ جلے گا، جس کی وجہ سے کنا بکا مطابع ناظرین پرشاق گزرے گا۔ لہذا ان شروں میں سے صرف اس قدران ان جن بل ورائی ہوں کے مزدا کی ان جن بل ورائی ہوں کے مزدا کی ان جن بل ورائی ہوں کا کسی قدراندازہ ہوسے۔

اس فرض کے ہے ہم اول بطور مثال کے مختلف مقابات سے مختلف مضاین کے کچرفقرے لکھ کرد کھاتے ہیں کہ مرزاکس طرح معولی باتوں کو تشیل اور استعارے کا ب اسس بہنا کر ملبند منظر پر ملوہ گر کرتے ہیں۔ شلا گنا ب بینج آ ہنگ کا ود مراآ ہنگ جومرزا نے اپنے نسبتی بھائی علی بخش مان کی خاطرے لکھا ہے اور جس میں اپنی تعلید نب کے اقتصا کے خلات زبانِ فارس کے متعلق کچھا بتدائی توا عدا ور ہوا تیس تعلید کی بھی اس کے اول میں ایک تمہد لکھی ہے جس میں طرح طرح سے یہ طا ہر کیا ہے کہ اس پھیکے اور سیقے مضمون پر کچھ لکھنا میری طبعید ن کے بالکل خلاف ہے۔ کو اس بھیکے اور سیقے مضمون پر کچھ لکھنا میری طبعید ن کے بالکل خلاف ہے۔ وہاں ایک مجلم صفون نہ کو د کی نسبت مکھتے ہیں ، " ذمین شور کہ چوں ڈون نے ورطینت ناہد ہیں گلبن دا در آنجا دیشہ درخاک د دون وہا کے "استوار کر مرد ہوار کی درال ریکتان بر کشند ان ہی از سائے وربخاک انتہ ہے۔

فارس دیوان کے دیباہے میں ایک مگراس مطلب کوکہ دیوان مرکورا وراس کے نوادران کا رمیں اور درا در تصنع یا کسی اسا دی بلا واسط تعلیم اور برایت کومطلق دخل منہیں ہے اس طرح اواکرتے ہیں ہو بنامیزد دیعی جیم ہردوں تخسیس نفا ہے ست از دوے شاہد ہر مفت کردہ معنی بجب بن نسیم برافتادہ ، یعنی بنگ کشاکش دست ناکنیدہ باز ہو من بادیدہ باز فیست اذکری چرا غان میم سوخت ایم بلوکرخ با فروختن دادہ یعنی داغ منت باز ہیں جا فیست اذکری چرا غان میم سوخت ایم بلوکرخ با فروختن دادہ یعنی داغ منت فیس فیس بادیدہ یہ

ایک مگراس مطلب کوکه خداتهایی نے مجھے جمیسا دماع معنی خیز دیاتھا، ولیا ہی معنی کی تعدد و تبیت پہچانے اور اس کی بیان کرنے کا ملکہ بھی منایت کیا، اس طرح بیان کرتے ہیں،" سخن آ فرین خدائے میتی آداے داستا بھ کہ تا نہانخا نہ ضمیرم دااز فرادا نی دنگار کی معنی بعل و کھرانیا شت، باز و میم را ترازوے مروان سنجی و خامرام را مینگار ہ مجر بانئی ارڈانی دلشت " اب ہم کھر کھر ہے عبارتیں دیا جوں ادر تقریطوں سے استخاب کرکے ہدیا ماوان بالمکین کرتے ہیں ا

از دیا چة ديوات فارى

دیوان فائس کے دہاہے میں ایک مگراس مطلب کو کوگ مجھے اکن بی ملام سے ہے۔ ہروسجھ کرمیرے حزن بیان پرتعجب اور میرے کال سے اسکاد کرتے ہیں، اس طرح بیان کرتے ہیں ؛

و لاے خم میخان مرمدی نسبت ناچشد کال سکاندکہ بیجدانے راایس ایہ میرا بی نطق از کیاست، غافل کرنم رشی کے تیمن است کوسرہ را دمیدن و دنهال رامرک شید کے تیمن است کوسرہ را دمیدن و دنهال رامرک شید نا ومیدن و ولید را زمزم آفر میدن آموخت و بر تومیت از لی مداین نبکہ کردگان اندیشند کہ نیرو مرانجائے راایس ہم رونشنا فی گفت ار جوایت ، بینجر کہ فرق نابش یک نوراست کہ شمع را بشعد و قدح را بیادہ و گا

برنگ د در دن رابخن برا فروخت .....

ريرست وببها العطش كوے والله ور من قال : منوزان ابردهمت درفتان ست مع دمیخان با تبرونسنان ست آسى مهاب سخن بر روزگارِ من ازكهنگی تندو پُرزورست ، وشب اندلیته دار فر دميدن سيبيدة سحرى برات فراداني نورست- برآيينه دنتگان سرخوش غنوده اندومن خالبهم ؛ بعيشينان جرا مان بوده اند، ومن آ متابستم . اس كيمدايك مكراب تام فزومايات برانسوس كركاس طرح لكيتم مي:

النصاف بالاے طاعت من ورمولٹ كربال بالاخواني دليعني خودستاني) زده ام ، و در ادلیے کے خودراٹنگر نی ستودہ ام ، نیمہ اذاں شا بدبازی ست بعنی ہوا پرستی، ونیم وگر توا گرسائ مین بادخوانی بیداد بیس کر ہرجابتا ، فع از ذلعبِ مرفول مُويان کشوده شود، بلاددمن آویزد، کا دل به پیجاک آن شکن بندسے؛ وخواري محركه مرحماه ازخود غافل وازخدا فارفع براور مكب مروري مح نشيند موس مرابراتكميزدا كاببيشش بده وارداست استحه شادم ازآ زادى كربباسخن بهنجا يمشق بازال كزاردستم ، وداعم از أزمندى كر ورسة چند كمردار دنيا طلبال درمدرح ابل على سیاه کردستم . دربیناک عمرسیک سیر کختے بچار و چنگ مرآمد و پارهٔ به دروغ ددریغ دفت فرجام گران خوابی برسخاست، وآشوب موساکی فرور نشست.

ازخاتمة دلوان فارسى

خاتمة دلوان فارى مي اس بات كا عندكه دلوان كى مكيل مي كيون اس قدد دبرائی کراکنالیس برس کی عمریس اس کے جھیوائے کی نوبت بینی اس طرح کرتے مي كه فكرنها يت خود سراور ملبنه برواز تقى ؛ اس كى روك نضام مين بهت سا دتت كذر كيا- ادراس مطلب كواب طار ما ص مي يوب ادا كرت مي . ہان وہان دختے ب*ال توسیٰ کہ عنائش مُو*ے ومشامش ہوئے برنا نفتے

واز شموسی (مرکشی )گام بدرازی نمباده جُزبه بهنا به نشاخته از ترمنده دلی منانش كشيده، وبه لابه أواز بوسراش أرميده دائشتم يجد پارة از راه بديل كوزكر برغردم بربیره ننده وروز بلندگیشت میم جوش تندی توسن فردنشست اوم دست و پا ہے این ایسان اور مین میں ایسان میں ایسان اور ایسان میں ایسان میں ایسان اور ایسان میں اور ایسان میں ایسان میں ایسان مواراز عنان وركاب خسك پذیر آمد. تاب بهرنیم وز ، مغز در مرسوار گداخت ، دفتنی دیگر بيابان ، نعل دد بات تكاورزم كرد - رابض رادم وكره را قدم مكدازاً مديم آن باحر گرانید، وجم ایس رابستر بیاز آمد. توانانی به جاره سگالی نوستی سرآمد، و درمهنگام عرست دمی خسکی روے آورد . . . . . کیست ، کاازمن پرسد ، واگرنا پرسد گويم، در دنش فرود آيد كه درس سى سال مهت را با فطرت چه آويزشها ديعني جنگها ، روے دادہ! ولیں ازا نک کار بدانجارسیدہ کہ کوگر از کونتکی فرو ماند، بمیانجی گری تونين بكُدام زار دارِ استى الغاق أفتاره ، عامهٔ دمرِ جنبش بود وشوق زود كرا \_\_\_ رملد باز) ؛ گفتار بإ ازنهبب رور باش اندلیشه بدر از "کمه قاصد دل وزبان خون شد واگرناگر از دل بزبال دسید؛ والابسیجی بهت آل دا بخامه زمبرد- برچندش دطبیت، كريزواني سروش مت ادرمرا غاز نيز كزيره كوب وليندبيره جوب بود الما پيتراز ذایخ ردی دلینی لب بب آزادروی ) بیچ جاده نشناسان برداستنیم وکتری دفتار كأنال دا مغزمت مشاء النكاشة. "ما مهدال تكابوبيش فرامال والمجستكي آدزمشي ېمفدى دىيىنى بباتتېملېي خويشى) كە دەمن يا نىتند، مېرىجىنېد، و دل از آ درم دِمروت ؛ بدرد آمد- اندو و آواركبها \_ من خور دند ، و آموند گادار ددمن گرستند تینع علی حزیں بخدہ زیرلی ببراہروی ہاے مراد رنظم علوہ کرساخت وز مرنگاہ طالباً ملى وبرق جسم عرفي مشيرازي مازه أن مرزه جنبش بات ماروا در بلت روسا من بسوخت فلوری بسرگرمی گیرانی نفس (تا تبرکلام) حررے بیازوے وتوشیہ مكربست، ونظيري لاأبالى خرام بنجار خاصرٌ خودم بجائش ( دفنار ) أورد \_

ازوساجة ديوان تغته

دیوانِ تفت کے دیاہے کی تمہید میں صنعت و انخطاطِ قولی اور اینے تلب اہت کواس طرح بیان کرتے ہیں:

ان اے فالب تیرہ دوز درم اختر اک بدیں سنی وکسا فی دشخصیت کائل اللہ اللہ کا دان درما فرض محال سیندے دیدہ ایم ایراتش آرمیدہ اللہ اللہ جوسشی سوداست دلین فلر اقدہ سودا ) کر ہر نفے کری کشی بچوں فیظے کو از نقط براکون من مورد الی گفتار آب وہوا براکون من مرد دالی گفتار آب وہوا براکون من مرد دالی گفتار آب وہوا داشت ، ذے تہش دا فرود دین پرستار بود ، و چاہشتگہش دانسی سوی پرسکار مدین ، افری و نرا مذی ویران چراست سیرہ داج افتاد کر برجیدن دل از دست ما شانبال نبود ، و فیجد داج دوے داد کہ بر دمیدن پروہ شکیب نظار گیاں دورد :

آن ابر پردهٔ سازت چرت درمهٔ فاده گلازت چرت و آن ابر پردهٔ سازت چرت و آن از منون پردهٔ کا ایست کو آن زمنون پردهٔ کشائیت کو درود سلسله فائیست کو آن نفس ال کمندت کجاست وان نگر مبلوه لیندت کجاست

کفتی دیعی در جاب گفته ای که سوز غم و دواز دل برا ورد و گداز نفس آذر دازبال ند- باد سے که برآمیر ته گداخت و با ذبا نے که بها انسوخت اعضی غروگی مسموح نیست. بیا تا بهیں دل بزرم و الحدر اوائے را بیخن نہیم او بهیں زبان کو نفرای المقرسرات دا برگفتار آدیم دلیعی طوعًا و کر با تقریف دیوان تفته برنگاریم المقرسرات دا برنگاریم المقرس می برخوردن و تا ذه و دوزیستن نامن جیب در دو ادافتن می برگفردن و در خیا اندافتن مین چیدن و در ده ادافتن انکر میگنان اظهار خوشحال می کنم و اندود دو فی دارو در فیارت ازان ست درجاه می اندازم اتا برنیج کس طابخشود در دو فیارت ازان ست درجاه می اندازم ای برنیج کس طابخشود در دو فیارک دل افترون عبارت ازان ست درجاه می اندازم اتا برنیج کس طابخشود )

به شوراً بشستن درخساره خوب مهنتن شرارس کدور دل دبود

دوال كردن ازچتم مجواره خول شكفتن دواسف كد بردل دلود از تقرليط تذكرهٔ گاش بيخار

سایش سخن چنم بردود ، فکده سخن دانراب ست پرندد که زمین ازال به این برندد که زمین ازال به این برندی بردود ، فکده سخن دانرا به قص آید که آگرکعر را حرالاسود از در بواد و مشتری را عمام از فرق فرود آفتذ اشگفت دنهاید.

## انتخاب ازمكاتبات

مرزاکی نرکاسب بواحق ان کے مکاتبات و داسلات بہب بن میں اس سے اکثر بہت مان ادرسلیس بیں ۔ اس سے بم اس جھے بی سے بنبت اور نیز وں کے کسی قدر زیادہ انتخاب کریں گے اور جہاں تک بوسطے گا، مشکل نودں اور دتیق مبارتوں کے نعل کرنے سے احتراز کیا مائے گا، اور نیز جوامور مرزا کے خانعی معاملات سے تعاق رکھتے دیں ان کو بھی جھوڈ ویا میلے گا۔

مرزا علی بخش فان فیروز پور مجرکے میں بیں، نواب احد بخش فان کا انتقال ہوگیا ہے اور ان کی مگر غمس الدین فان مسندنشین ہوئے ہیں مرزا نے علی بخش فان کو کلکے بہن کر خط لکھا ہے۔ اس بی مکھتے ہیں ، میرنصل مولی فان نام پارے داشتم ، اور اناگرفت د ناگاہ ) در عوض راہ بر مرشد آباد یا فتم ، در نور دِ گفتگو ہے و پرس و مجر ہاے کر دفت ، از مبامد کر است بن خبرواد ، و باز برکلکۃ مرزا گذا سنتین (بعتی از مردنِ ) فنی الدولہ بہان د بن خبرواد ، و باز برکلکۃ مرزا گذا سنتین (بعتی از مردنِ ) فنی الدولہ بہان د بن خبرواد ، و باز برکلکۃ مرزا العنل بیک و د بی ان مرکزہ ان فرد فان مرد ا

و شبستان آدرد ما تیرو آدشد - از ما نب شا اندنشا کم ددانم که آنچه شا را بیش آیدا د نواه نباشد - ناکساس را دوز بازار خوابدبود ، وفروه ایگاس داگری بشگام - زودا که انجمن ازیم پارشد ؛ و پراگندهٔ چندگرد آئیند - دولت دوسے گرداند ؛ و آسودگی برخیبزد زنهاد ا بوشمندی دا کار بایدبست ، و بمواره بخود نگران باید بود -

، بو سدی و مار باید بست و جورہ بود سران باید بود . ابک اور خط کو جو علی بخش خان کے نام تکھاہے اس طرح شروع کرتے ہیں ،

مان برادد استن رااد فراوان برروع بم افتادن ست، وگره درگره گردبدن.

ومن آن میخوایم کراندک گویم ، ومود بسیار دید، وشنونده آن را زود در یا بدر واین بسیح د قصد ، دوانی پذیر میست گرآنکه گو بینده دران کوشد که نبشتن

ربین بی به مسلمه اردان بدیر بیشت مرا مد تو بینه دران و مدار بیشن از گفتن آب مایه دور ترم رود کرمراین مردو درشته با محرکر نتوان نافت و نقش

کے دِر آدمیزا دیگرے توال یا فت را نے گوش بمن دارید و فرارسید کہ جمگریم

وازي كفت جميخاسم، وشارا در برابراب جرى بابدكرد واندازه أن بالبست

ا كاست يواس ك بدكور فائلي معالات توركي مي

میراعظم علی اکبرا بادی مدیر مدیسه اکبرا باد جو میرزا کے ہموطن ہیں، اور انفوں نے بیس برس کے بیدم زاکو خط لکھاہے اور خط نہ بہنچے کی تکایت کے ہے ، ان کے خط کا جواب اس طرح کیسنے ہیں :

جنبش فامد عیسوی مبنگا مرا مطاع مگرم مخدوم اعظم دا نادم که باحباب موس باس مرده ساحت فاطردا عرص محشرساخت و بازار متحیز گرم کرد. فار فار فار در بری آرز و با سراز دل بدراً ورد به بیارا مرکزم ایم در گینی و طف واز مهر با نال ایجے بوده است و چول نشتر برسسش بمغیزاندلیشه فرو برده اندابعی

احوال پرسیده اند ،خونچکا بی نوا پانتاشا کر دنی سن درازی زمانِ فراق که مجمارِت مخدوم شا نزدہ سال است و بدانست نام شکار کم از بست سال نیست ، سرپزکزیکے بوده است کرنعش آسایش ازصفی خاطربدان سنزده اند- آغازِ ورود بدېلی كر درد باده ففلته با قدر داستم ديعى بقيه بوا وبوس در سرلود) و لخته از عربه پیمودانِ جاده کا مرانی بوس گذشت ، و بے داہر خوابیده شد ، تا سرادستی مكردىد دىينى بدسنى سے بحركيا ) داندران بخودى باے مصطب بيا باكوے فرونت دخرج میں ازگیا بعنی ایک ایسا صدم بہنچا کہ ننٹے ہرن ہوگئے ) لاجرم درہم مسكة سرايا ، وكلاندوه سرورو د و برخاستم - سنگام و دبوانجي برادر يك طرية وعوعات وام خوا بال يكرشوه أشوب يديداً مركز نفس إويب، ونگاه روزن مجتم، فراموش کرد، و گیتی بدین روشنی روشنال درنظرتیرو و ثار شد بالیے از سخن دوخت ، وچشے از خوبش فرولسته ، جہان جہان ت كسكى و عالم عالم خستكى ، با خود كرفتم ، واز بيدادٍ روز كار نالاب ، وسينه بردم یخ مالان ، بککت رسیم . فرا ندبان مربزدگ د کومیکدی این به بان وشفقت) كردند، و دل را نيرو بخشيدند- آن بمربخنايش كرمشابره رفست اميدكشايش أودو وذوق أوارك وبوائ بيابال مركى كرمراادد بي بدر كورده يول ماند-ويوس أتشكده إى بزدوم يخانه إ مسترازكم دل را بشوے خود میکشید، و مراب بارس میخواند، از ضمیر بدرجست دلینی بمثنا بدهٔ شهر کلکته جمله بوسها از ما طربدر رفت) - دو سال درآن بقعه مجا در بودم- چول گور نرجزلِ المبکب مهدوستان کرد ، پیشا پیش دو بدم ، و بر دبلی دسیدم . روزگار برگشت ، وکارِ ساخة شده ، صورتِ تبایگرفت . اکنون طعشیں سال ست که فاتال بهاد داده ، و دل برمرگ ناگاه نهاده ،

کنی نشسه ام، و در آمیزش برد سے بیگانه و آشنا بسته یه سرت ارباری بارشی این ارباری بارشی این این به سرت ارباری بارشی این از گفتم ، در نگارش با مرد سبارش با م کابل نام وکوتاه دم باشم ، و بندگان وطن را بیاد نبارم ، در عالم انصات بزه مند نیستم - ۱ آگرانما بیگان جهان مهرو و فاکر از دور افتا دگان نبرسند واز مرگ و میات دوستاس بازنجویند ، اگرگفتگو بمیان آید ، وسمندشکوه عنان بر منان دیمی بمقابل کیدگر ، تا زوگو سه دحوی میگود خوابند برد ، و قطع نظر از حربین ایک منم ، فدل توانا را چ جواب خوابند داد :

کس از اہل وطن غنوار من نیست مرا در دہر ہنداری وطن نیست ا مولوی نورانحن نامی ایک نوجوان نے کلکتے سے مرز اکو خطا کہ ماسے اور اس کے ساتھ ایک نٹر کا مسودہ اصلاح کے بے بھیجا ہے۔ اس کے جواب میں جو خط مرز انے لکھا ہے اس میں کھتے ہیں ؛

بدیدا مدکه فاطر عاطرا بجاب نثرگرایت ، و منگار این گفتار این نثرگای دا در آنجا ( در کلکت ) آرایی مست - بارے م دل به بندیده شغلے نهاده اید و اندری فن گزیده دوشتے پیش گرفته اید - دم سردی شا ربین کم شوقی شا برانش آموزی آنچه دیره زریعتی در زمان گذشته ) به کلکته دیده ام ، یاد میخم و خودرا وخون گرمی شا ربین شادی کنم و براند شان در خرد اندوزی آنچه امروزی نگرم خودرا بدین شادی کنم و بها در اندیشه نها به برگذد دارم ، بدال ذو دی که نخر از شاخ افتد ، نخلی شده ، و رُطب بار آود ده - فرد به بهای در نظر دارم ، بدال دو دی که در نظر دارم ، بدال دو دی که در نظر دارم ، بدال دو دی که دل از فرشته ترباید ، از بنید مجاب بدر آمده ، و مربی فست دارم ، بدال دو در نظر در مرباه بمن فرستید ، ومن آل دا نگرشونشست کرده خواست آید که مسوره نظر در مرباه بمن فرستید ، ومن آل دا نگرشونشست

بركرشعه وانكيز بهربذلدا بباليشك آداسة بشاذستم- صاحب من ! مكرندانسة آبد کرگفتار جز گیفتارم و ذکردو ، وسخن جز بهسخن شناخت نشود . سرچند ادادت شا ذربع سعادت من و خرسندي شا موجب د ضامندي من ست البكن تحرير درمیاں نگنجد، و برمیانجی گرمی خامرکار برنیا بد- آدسے نگارٹل یکدست ست و گفتار بخت بخت متردن کم بفظ از میانه و آور دن بفظ دیگر بجاے آس رکسانه دانا شناسد که چه مایگفتگو و چه قدر مرس و مجو دارد . دخی ایس پرسسش نواں گزارد، مگربہمز بانی۔ دریں زدعی کے ازبرادراں کہ دربرادراں اؤ وزیزترے نیست ، سخبہاے پراگندہ مراک عبارت از ننرست ، گردآوددہ وصودت سفیرز دا ده است ر زمی بس آب مجوعهٔ پریشانی را پیش شامی دستما " ا دست ما به سنگانش درسخن و بازنما بندهٔ اندازه منکو بی من تواند بود -انواب مصطفی خان مرحوم نے د جب کرمزدائے نیا نیا تعارف مواہے ) مرزاكوخطاكها ب اوراس ميں ان كى شاعرى اور مكت سبنى كى بہت توليب کی ہے ؛ اینے تا بج افکار میں سے کچدات کو بھیجا ہے اور ان سے تازہ فزلوں کی جو حال میں مکمی ہول ورخواست کی ہے ۔ مرزا نے اس کے جواب میں جوا کے طولانی خط لکھا ہے اس میں ایک لمبی تمبید کے بعد لکھتے ہیں : و الركائم در كشاده بور، و رنگ رنگ مناع سنن بروس بم نباده ،كس ازمنتریال ملقرر در زده و سوداے خربداری ازایج ول سربر د دو جول دكان راكالا، وزبان را حرفهاے مكر آلا ديعني آلوده بخوب مكر الائروزگار كرانما يه خرميارے وليحى نواب مصيطف خان ) يدبيداً ورد كرنقبر را مج سخن خود را بهها ہے گفتار ناسرہ من می دہر و گوہر را بہ بآیہ بیعا نگی خزف می نبد .... بان وبان، اے فریدارِ دکانِ بے رولی! از فرا وا بی سترتِ ورودِ مسعودِ

جهایوس نامه چگویم که مرا ، یا آئی کوئی خواه خواییم ، برمن به رشک آورد و حصله مراکه فرسودهٔ غهای د دهرم ، گنجانی این مایه شادی گو ، واندنشدام اکه دل شکستا دور باش یا ایم ، فرجام پذیرانی این بمه تبول گیا ؟ دوزگار را از کار زا خوایش میکونه پشیمان گیرے که اینجنی شادی را بخود در پذیرے ، و دوشان را تا کی قدر شایش در باره خواش و دوشان را تا کی قدر شایش در باره خواش با در دارے د فقا کی ندر تا این در بان شیره بیانان دیمنی فعمی ای دوشوارتر از آنست اندازه نمانی یا ندازه دانان یه

" تبله مُزدِ چهل ساله مگر کا دی آنست که فرایم آ دردم ، دبرفرن فرندال سالت افشاندم دیمن مجرع نظم فاری داکنون آیم بران دوانی و آتشم بران گری نیست یکویی،پس از سفتن آن گنج گنجدان ژفته و از سخن مرجه ازل آود دِمن بود، گفته شد؛

نواب مسطفا خان مرحم نے تذکرہ گائن بیخاد کا مسودہ مزا کے مطابع بے جمیعا ہے۔ اس کو دیکھ کر مرزا صاحب نے نواب ساب کر یہ خطا کھا ہے :

" من کر زبانم در ستایش بیغ ار است و اندایشہ در سگائش بیٹورہ گائے ،
امید کر دراں پایے بررہ فو شاعد کو یاں شمردہ نہ شوم و بدیں مایہ جرأت برہ مند نگر دم و بنامیز د و جمع بد دور ، تذکرہ ترتیب یا فنہ و مجموع فرا ہم احده کر پیش طاق بلند نامی را نعش و نگار است و نہائی نکو مرانجامی را برگ وبار مربو نفل چول بر بیداے کنار نا پیداے ذوق سخن گام تا شا بردارد ، توشر بازی کر مرانجامی را برگ واشت ، ترسر بازی کی مکند واشت ، توشر بازی کر مکند واشت ، نظر بال مجمد مگر تشنگی کر مکند واشت ، نوشر بازی بر کر نتواند بست ، فضر بال مجمد مگر تشنگی کر مکند واشت ، نوشر بازی بر کر نتواند بست کرد و آل آب از در یا بخشیدن بود . نیش برشحا آبے تر نتوانست کرد و آل آب از در یا بخشیدی وای

سخے ازعمر بکار دیگراں کردن ست - جاوداں زندہ باشد کہ سخن گویاں ازشا ذندہ جاویہ شدند - وہگاناں را بہ نکوئی نام برا بد بارے گرزیمنی فام وگو بریس می سنتین نامہ در ردیین العت به بنگارش اشعار پرویس نثار حصرت آزر دہ اذ چہ دوست ؟ ہرچند ذکر خدام برجیس مقام در جربہ ایس نن ما سزا دار شان نصیلت باشد ، لیکن اگر بمقتفا ب فرط مجت جرائے بحار می رفت ، گنا ہے ، بود و در تلانی آل بروزش فرط مجت جرائے بحار می رفت ، گنا ہے ، بود و در تلانی آل بروزش نیاز نمی افتاد یک

مکیم احن الندخان مرح م نے مرزا سے جب کہ وہ کلتے ہیں تغیم ہیں ا خواہش کی ہے کہ اگر آ ہے نے اپنی کچھ نٹریں جمع کی موں تو بھیج و تیجیے۔ اس کے جواب میں مرزا مکھتے ہیں :

" در د مند نواز! نسیم ورد دمشکیس رقم نام فنچ ایس داز را پرده کشاب وشیم ایس فزرا برده کشاب وشیم ایس فراق وشیم ایس فران ایس فراق وشیم ایس فرید دا خالی دما بن فراق نقش ب اختباری با سه من از صفی خاطر احباب زمترده و ترکتا زمرم برای مبداد مبدائی فاکساری با سه مرااز یاد عزیزاس نبرده است.

"درموض طلب نثر فردانده تر اذان میز بان بے دستگام که ناگزت (ا چانک) مهانے عزیمن اذرا و دور در رسد ، و بیچاره بسا گردسرا بات سرط به خویشتن گردد . ناشور با سے دود چنے و نان کشکینے دیعنی ناب جویں ) فراز آرد - من و ایجاب مین که گرد کور دین نبر براگنده نبرداخته

ا ادل سود۔ برمغتی مدوالدین مان مرحوم متخلص بر آزددہ کا تذکرہ منبیں کیا گہا تھا ۔ مگرمرزائے حب پر خعا دکھا او ٹو ٹوا ب صاحب شان کا تذکرہ کیمی درج کردیا ۔

وخود را دری کشاکش نینداخته ام - چه پیداست که فرود یخته اکک این است در میند این نوب این نرشد الین نرشت این نرشد این نوب اول مین از مین ارتمان این از مین از

شیخ امام بخش اسخ نے ابنا دومرا دیوان میرموی مان کے ہاتھ مرزا کو بھیجا ہے ، اس کی رسیداس طرح مکھتے ہیں ،

درین بینگام که فرو ماندگی از اندازه گذشت و دل به افسردگی نوی گرفته است ، ندانم چه می نگارم و چه می نگرم که درین گرفیتن نگر از ناز بدیده درنی گنجه ، و دری بگارش فام از شادی در مبان دسرا گذشت می در نشادی در مبان دسرا گذشت می دفعه در بخت را بدرمائی ستایم و پندارم که بطور معنی رمیده ام فردرا گران مایکی آفریس گویم و انگارم که موسی را با پیریفنا دیده ام ماری دو موانی و مرا برفتن عیا برای دعوی جرت دو سه دید؛ و ایس ما به بالا خوانی و خود نمائی از من عجب آید، گویم بال انصاف ، سخن بکنایه می سرایم خود نمائی از من عجب آید، گویم بال انصاف ، سخن بکنایه می سرایم

ز گران - موسیٰ اشاره به میّدی کری مبرموسیٰ مان ست ؛ و پدِ بیضا عبارت از دیوان فرو نانی عنوان ۔

" نه دبوان که طادش از دودهٔ چراب طورست، وغلافش ازدیا که مگذا حدد فلزم معنی را سفینداست ، و جوابر معنی را کنجیز ، ، ، ، بیمان الشر شخن به روزگار مخدوم به پایه بلند رسید، و آرد و را رونی و گیر پرمیرآد. اینکه نادسیدن امره من بخاطر عاطر جاشے گرفت ، وشکوهِ آس به زبان فلم دفت، مراآبرد افزود و ارزش مرا در نظرم مبلوه گرساخت به خشاس که دران شیم و دلم جائے باشد ، و چرس نامره من دسد بارد و ارزد گرد سرای نوازش گردم و بری پرسش جال برانشانی ، ، ، "

مولانا فضل حق مرحوم کے مکان کے قریب آگ گلنے کی خبرمرزاکو بندیوہ خط موسومہ لالہ میرالال کے معلوم ہوئی ہے ، اس پرمولانا ممدحرے کو

اس طرح حکھتے ہیں :

" بهانا آن سوزندهٔ آزر سرگرمی شوق از من فراگر نزیود که بیتا بایه حرد سركرديد واندرال أشتم دشدت ، زبام وشراره درخويشن كمهاشت. بيهات امن كيا داي بمر وموي بلندازكيا إخذ نمانيات كمان ماثير مبود فاست كم مرابدين رنك برزه لاك وياف سراك دارد، ورد أزاك از شعل أو مكرسوختيكال دامن ماسور دواعجب نيست أكراكش افرو فية بيرامن ماسودد شکوه پیشکش، و پیغاره (طعنه) برطرت، فدا ے توانا ما شکر گویم کر بلاے بے زینبار ازبندگان خویش مگرداند، و تا بے تصراب را دیدہ و دیدہ وراب را مرمه بدست افتد - كرشما نيروب جريان ومعجزه أسودكي فلبل را در نظر با تازه کرد ۰۰۰۰ اگر دانستے کہ پیشِ خود شرمساری نخابم نئید، ومرا اندري محال طلبي برمن زبان طعنه دراز نخوابد تند، ازال مخدوم ب منایت یا سخ این نامه وتفعیل این بنگام درخواستے و پُرسیدے کہ راس سنگام کر آکش زبار زوء و مگر بساع نیرگی دود- و تابش نمودے والدميد، شاچ مي كرديد ؟ و نورچشم مردى و فرزانكي مولوى ورالحق كما بود ؟ وبس ازاك د شخير در بمساير آشكارشد، وبرا بر درانجن افتاد ، سراسیگی درونی پرستارای و بیتا بی برونی بوادارای چرقیامت آورد ؟ وارنبمه اشوب چه مایه دیرکشید ؟ و فرمام کارکه مردهٔ ایمی وادند- برکا دخانه دواب و بنه و بارکها داپ دیعی اباب ایشال *یک* اینها را مجزیه اطلاب کاشار ممل نیست ، و بیشتر ازینها طعمهٔ آتش لیکه افروزید دایندس است ، چاگذشت و سین چوس ارزش التفات

ازمن سلب کرده و مرانبیک در دل فرود آورده اند که مالیان دران گومشهٔ خاطرم جاست نمانده - هرچ گفته ام تطریق آدزو ست زبسبل سوال دانشاده »

أواب مصطفظ خان مرحوم کے خط کا جواب عب میں شوق القات اور فزل تازہ کی خواہش ظاہری ہے ، اس کے اول ورا فرکے فقرے یہ میں : مسخرگاہے کہ دلم از دردِ شانہ چانکہ مومن ہمربیشہ از رنج ہمایہ در آزار إشده بيغراربود ، و دستم از اشتلم بيتا بي دل رعشه دار ؛ فرخنده سرويته از در در آید و مبردن بهارسایان نامه کل به جیب تمتاریخت بهرمیندارسیار مس اميدراكيميا، ودبيرة مال را توتيا أورد ، تارك اقبال را افسرا و پیگرآدزو را زبور بخشید، نیکن از آنجاک آن تدسی مفاومند ازشو د غزل ، چوں نام اعال دابداز ذكرے وشابرسا وہ بود ، ولي سودانده بل نیا سود ، و خارم برال کیدو جرفه صبیا نشکست یعتم بے به مردهٔ دیاس كرول بنشاط آن توال بين ، و يركشم و فرات كريب به زمزم آن توال كننودن .... اميدكه ازين بعدزود مذريرا بانشاى غزل شادم فرما يندا ونوبيد رو كموتا بي نهادن روز فراق که اندرین موسم که خسرو انجم به اسد مباے وارد و عجب نیست بفرستند دونت و اتبال روز افزول باد

دل کو مومن اورشانہ کو ممایہ سے تشبیہ دی ہے۔

۲ ۔ یہ فط مرذائے اس وقت مکھا ہے جب کر اُفتاب بڑن اسدیں اُفا۔ چونکہ اسد مرزاکا تخلص ادران کے نام کا جزو ہے ، اس سے اُفتاب کے کڑنے اسدیں ہوئے سے یہ شکون یہ ہے کا ہے وقت یم آپ کا مجہ سے مان کچہ دورنہیں ہے ۔

## جواب امرستيخ اميرات سرورتخلص:

ارسیرن دنواز نام ول وانتومند و شاخ آردو وا برومند ساخت.

گداز ارسیدن با بخ نام باے خویش می کنید واز فدا شرم ندار بدیمن خود از جا نب شا نگران داسشتم کر کجائید؟ و چه در مرواربد؟ بارے پروه از رُوے کا بشا برگرفتم، و وانستم کر بک چندمرا فراموش کر ده بودید نگره ورود بناب مولانا نراب علی بدال بقد افتاد شنیدید که فلان دیعنی غالب) از سخت جانی بنور زنده است ، بهرکهن بجنبید ؛ خواسنید که بالا ورید ، از فراموش روزگار گذشته اندیش کردید، لا جرم وروغ چند بهم بافتید و آل وا دیباے دیبا جا نام سافتید ، از مال من برسیداید جا گویم بافتید و آل وا دیباے دیبا جا نام سافتید ، از مال من برسیداید ، چاگویم بافتید و آل وا دیباے دیبا جا نام سافتید ، از مال من برسیداید ، چاگویم بافتید و آل وا دیباے دیبا جا نام سافتید ، از مال من برسیداید ، چاگویم بافتید و آل وا دیباے دیبا جا نام سافتید ، از مال من برسیداید ، چاگویم بافتید و آل وا دیباے دیبا جا نام سافتید ، از مال من برسیداید ، چاگویم بافتید و آل وا دیباے دیبا جا نام سافتید ، از مال من برسیداید ، چاگویم کا گفتن نیرز د ، چنانگرگفته اند :

انگست دل آرازان سافر بادرینم کود میاد افادکن زود د با خیره سرواشغهٔ داید ، نزبان شخن سراست ، و نزدل از سراسیگی برجاب بها دسال می گزدد که مقدمهٔ من با جلاس کونسل در پیش ست ، و دلم از تفرق بیم دامیدریش. مکے که قبط خصورت تواند کرد ، بر نیا مده و دلکام بر با یال درسیدن تیره شب نامیدی در نیا مده - ما بیا برال سرم کرچول جزو اعظم کونسل اشرف الامرا لارق ولیم کوندس بنتنگ بهادر بدین دباد در آید، بداخش در آدبرم و داد خوام ، و استد عام صدور مکم اخیرکنم. گرومت بر آند کر نواب عالی جناب یه دبل نخوابدا مد ، ویم ازال دیم ندر با جرم خوابد دفت با در تربین ست برا من و دون گادمن و آدرخ از دوری براه و درازی کارمن .

"خواست أبدك تائج طبع والاعتمابنكم و ازترا وبيره باسكام و

زبانِ خود بشا ادمغانی فرسم - فرصتِ آس کیا ؟ و دا بغ ایس کو؟ آمدا میر نواب گورز ، و در پوزهٔ اخبار از بر در ، ترتیب افرادِ مقدم ، و نمهیدیگارش مال ، سنجیدن اندلین است دیگارنگ ، وسگا لیدن اندازهٔ بیان ، آس ایه دستیادی و غنوادی از کے چشم نه دارم که چول ورقے انشاکرده باشم ، نقل کال تواند بر داشت ، با چول د فترے از بهر گریستن پریشال کنم آل اوران پریش را فرایم تواند کرد - بهر دنگ چند دوز دگر معان دارید و تا زما نیک بمن پیوند پریشاک می نواد با شد به ایم نواند کرد - بهر دنگ و داد با شد به

مولوی سراج الدین احد لکھنوی جو کلکتے میں کسی عمدہ فدرت پرمتاد
میں اور مرز انے نہایت ستے اور گاڈ سے دوست میں ان کو نواب امین الذین
مان مرحوم کے باب میں جب کہ وہ رئیس فیروز ہور محوکہ کے فلا ن اپنے تعدم
کی ہیروی کے بے کلکتے گئے میں ، اس طرح لکھتے میں ؛

" خدوم غالب ا اگر نه اندو و سرگ بند بر دلم نبا ده بودے امن دائم و دل که در شکوه چه دوش ا ایجا و و در گل چ عربره با بنیاد کردے مرفواشا ایعنی سویشا ) در ناکا بی من ست دجی کے سبب سے شکوه کرنے کی نوعت نبیس ہے ) ور ناکا بی من ست دجی کے سبب سے شکوه کرنے کی نوعت نبیس ہے ) ور ن اگر تاب و تواں واستے ، آل قدر باشا در ا و شخیے کرشا را دامن و گریبان بنیاں دفتے ، و مراسر در و شکتے ۔ افر از خدا بربید وامن و گریبان بنیاں دفتے ، و مراسر در و شکتے ۔ افر از خدا بربید وائر و ب نام وائر و ب دار بنجید کر کا دمن و شا بدال دسد کر دو نه بازه ام یاد گردم ، گفتم (یعنی میں اوپر کم حکا ہوں ) کہ در بند گرارش اندو ہے نازه ام شکوه کی بخاطر نا شادمی رسد ۔ اگر جه اندری ورت گنجا نی ایس دوسط نیز شاود ، کین اندیشہ بدال بیجید کہ مبا دا دوست ادا نشنا بی من مرااز خود فرست داند و بدیں گان از تلائی فاد غ باشد و من زیاں ذرہ جاویہ و

تحسسة اميدبانم "بالجله دری نامر بگاری مرحای اصلی بدی رنگ ست که برادرماحب مشغق نواب امين الدين احدمان بهادر ابن فؤالدوله ولاورالملك نواب احربخش فان بها در رسم جنگ را بهای موبع بلاکه زُودتم شکسته بود العِی تعدی رئیس فیروز پور) خار بسیلاب فنا داد- خون وفایم گردن كردرين سغراز بميائيش باز ماندم. واماندگ و پيجادگي من از ينجا توال سنجيد كه دندان برمكر منم ، وامن الدين احدخان دا درمؤتها گرام. اكرقامني محبت بدي جرم برنطع نشاند، وبرتيخ بدريع وتم ريدا مزادلا وتطعت درین ست که بهر چند دریس باب بگفتار گرایم ، ومیگا مرد پوزسش کرایم، شرمیاری پیشتر حمدود و خیلت افزاید - تکرمراج الدین احد بالا فی برخیزد و تا از گرایی تشویر و شرمندگی سکیوش کوم و گرد خیلت از چره برافشائم اليني كرب مخواري ورمره نوازي استوار بنديد وخودرا دوست ديريز المين الدين خان دانسة آن چنان جاده مازى وسكالش كرى بجا آربد که ایس درد مند دوراز خانهاس دیعنی این الدین خان) اسدالندروسیاه ما فرامش کنند، و شارا بجای أو راند. و نیز به براربه والاقدر گفته تنده است که چول برکلکته دسدو شارا در پا بد ۱ داند که اسدال پیش ازو ب کلکتررسیده است. قطع نظرازیں مدارج که برشمردم و آخرخدا شیست وداد بست! افسانه ناكاى وستم منى اين فرويغ ناميه سعادت يعي امین الدین احمد خان خاره را دل میذارد و آس را آب کرداندیه دو براخط مولوی مراج الدین احدیک نام اس علی شروع کهتی بی: م كوم راكيس نامر ولنوازيس ازروز كارے درازرمسيدو دبيه ودل را

فروغ و فراغ بخشید - نارمیدن نامه مرا با فسردگی شوقم علی کردیده چرابگر من حمل نکردید، تا از اواشناس باب شاخر سند بودے و شارا ابل ول و دانشور شمردے - من وایان من که ربیشه بهرشا بهنچ ول و دیده و محبت شا با جان درآمیخت - تا زنده ام ، بنده ام - و فا آبین من ست ، ومودت دین من ست - اگر در نکارش نامر در نگے روے دہد، بر فراموشی محول مشود - در د با در دل ، و منگامه با در نظر ، و تفرقه با در فاط ، ومودا با در سروج گویم چ می کنم ، وروز وشب میگود بسسری برم "

ایک اور خط میں مولوی میا حب مومون کو استرکنگ صاحب فارن سکر میڑی گورنمنٹ کی کی وفات پر اس طرح کصنے ہیں:

" عمرمن وجاب من! پس ازدمسيدن گرامی نامردبندِ آل بودم که باشخ گزار شوم و ما حراے خود شرح دمیم . ناگهاں دی که دوشنر بانزدیم نوی الحجہ بود ، آ وازہ در افتاد که مجدعه میکارم ا خلاق راستیرازه وجود از بم سیخت ؛ شیع ایوان سروری فرد ، ونهال با یا آگهی را برگ و بارفرورخیت دستگیردر ما ندگال را وست از کار رفت ، و محره کشاے بیت کارال را نے بناخن سنكت في ماكم بدين ميكور كويم ، وأكرمن ماكويم كيت كرنميداندك منزاندوراسترانگ مرد، واز عمیق بجزنام نیک با خود نبرد کاش، دوے کراخته رنگیطی بولی کانسی ) بروز ده گوشم ریختندے و تا به شنو و بے کہ چیشد أكنون اميد غمخوارى ازكر بايدم واشت، وول را بخيال كروش جشم كيسكين داد- دبوئے کے والسس اکنس بہادر خصوص واد خواہی من بصدر فرسادہ است چگویم که چرامید کاه واندوه فزاے بوده است بر کارسازی آل جا بك خرام بيداك فنا اليعن استرنك ، داستم اكنون ارستش وفلك

بکام دشمن ست . زینهار در پاسخ ایس نامر درنگ دوا مدارید، و بنویسیدکه اس والا گهرما چه ترو سے داد و آک گلبن دو منز مردمی را کدام تند باد از با گلند، و بس از قدے سرا نجام دفتر کده چه شدو مالیش کرمحر فسند النه بس ماموی بوس ب

اکیہ اور خطیم مولوی صاحب موصوت کو اینے ایک کلکتے کے د دست مرزاا حربیک کی تعزیت اس طرح تکھتے ہیں: " والا نام رسيد، و نويد فران دائمي مرزاا حد رسانيد چه ايسكين ل و سخت مالم كرنا مر در تعزیت ووست انشا می كنم ، و اجزاب وجودم از بم می دیزد. ی گفت که بدبی می آیم رو عده فرامیشش بیموت راه گرداند واق بسرمنزل دیچرداند گرفتم که خاطر دوستان مزیز نداشت؛ چرابحال فردسالا خود نپرداخت و سایہ از مرشال بازگرنت ۔ واسے بے یاری باران ؤسے، و دریغا بے پدی پسران وے بہر چند از مرک نواں نابید و مستن او بود پندارستی را جاره نوال کرد، لین انصات بالاے طاعت است. بخذ بنگام مردن مزاا حمد بود- جرا آن قندصبر ذکر دکر به کلکته دمیدےا ورُو ے نظارہ فروزش دگر بارہ دبیے ! چراک مایہ درنگ نے ورزبید كر ما مرعلى جوال كيشية ، وكار إب اندازهٔ دانشٍ ؤس روال كشتے! حیعت که بهین پسرس خردسال ست وباشد که به حقیقت سرایه پیرر وانه و كمرد آوردن زرا ب براكنده توانا باشد و باشد كه چول أل سرايه به بنگ آرده بنا د دبده و برفرودشان خودستم کند و کبین برادران را ناکام عزارد - برآینه درین مال امین با بیر بوشمند وحق شناس که گرو جاره برابدد مخواری بے بدر ماند گال نابد۔ ابتد ور من قال:

مرا باشد از در در طغلال خبر کر در طغلی از سربرنستم پدر والتُدک نیار آل بیچارگال عین فرض و فرض عین ست بم برشا و بم بر مزدا ابوالقاسم خان ر بیکسی ایس جا و در نظر باید داشت، و غافل باید بود. ات الت لایضیع ا جرالمحنبن "

ایک اور خط میں مولوی سساج الدین احدے دوستا ناشکایت اس طرح کرتے ہیں :

" زينبار ، صدرينبار ، استمولوى سراح الدين! بترس از خدلي جهان اً فرس كرچون نيامت قائم گرد دا و آفرىدگار بنشيند؛ من گريان دُيوبيكنان درآل ہنگام آیم ، و در تو آ دیزم ، و گویم کر ایں آنکس سن کر کی عمر مرابه محبت فرلینت و دلم برد، و چوں من از مادگی بروفا نکبر کردم ، وایس را از دوستان برگزیدم ، نقش کج با خت و نمن بیوفانی کرد-فدارا مجوكر آب زمال چه جواب خواني داد ؟ وجه مندر پیش خواني آورد ؟ واست برمن که روز گار با گذر و خر نداستند باشم که سراج الدین احد کجاست وج مال دارد. اگر جنا بیاداسش وفاست ، بهمات مرقدر توان بیغزای كه اير ما مهرو وفا فرادان ست الاجرم جفا نيز البدكم فرادال ياشد واگر خودایس تنافل به باد افراهِ و لینی بیاداش، جرمے دیجرست، تخست كناه را خاط نشال بابدكرد والميكاه انتقام بابدكشيد وتانسكوه درميال تكنجد و مرا زهرهٔ گفتار نباشد. منم که معاش من از گور گون دنج و رنگ رنگ عزاب بمعادِ کفار ماند ، خون در مکر و آتش در دل و خار در پیراین و خاک برسر ، بین کا فر بدیس دوزگار گرفتار مباد ، و بین و تمن ایس خواری میناد . راست برتنها روے مانم کر درصحرا بایش بکل فرورود ، وہر جند

خوام کے بالا جہد ، نتواند و فرود تر دود والا قد نواب امین الدین احد فان بہا در کر کیتی لا بر ویش دیدے ، و وصالش دا زندگی دانستے بکلکتر رہر اللہ دیگر زندگی از بہر کہ خواہم و دل دا بدیدار کرشا دماں دارم ۔ وا ماندگی من از بہر کہ خواہم و دل دا بدیدار کرشا دماں دارم ۔ وا ماندگی من از بنجا توانستم ہمپائیش کردن و دوا داشتم ، اورا تنہا گزاشتن یہ اگیب اور خطامی مونوی مراج الدین کو اپنے مقدے کے گرو جانے کا مال اس طرح کھتے ہیں :

الاکارمن بدا دگا و دیلی چنا نکه دانسته بانید، تبایی گزید. مالیا برای مرم که اگر مرگ امان دید، بازبرای در دینی در بریم گورندشی رم ودر د دل برای نمرم فروریزم که مرغان بوا و ما بیان در یا را برخود بگر یا نم بیما! دل برای نمن بیس بنجهزار دو پر سالان میم بدین تنوین از دو و دفترسرگاد ابت شده بود و با یست که صاحبان صدد مرا از پیش داند افزون تر نیست کرم زده مخروش آ نی تو بازیا فت وا منوده و یا فتنی ازان افزون تر نیست و فراد داد نیز بهان ست و لاجرم و دیوان بود و اگر مدین کشور بازا مدے و بایک قبیله دیعنی باجع کشر ) که خویشان و برادران من اند و متبر و برطاستی و با کا طل منبری ام برا ورد و د با طل منبری ام برا ورد و د . . . .

" چرکنم کرکار برگشت ، وروزگار برگشت. فدارا بنگر و به در دول من واس کر کوبرک بتوسط کرنیل منری اطلک برمن مهر پان شود و دبوسنے که خوشترازال نوال اندلیشید ، بصدر فرستد ، وجوا به که سود مند تر ازال نوال سنجید ، از صدر ما صل ناید - منوز آن جواب در داه باشد که کولبرک نوال سنجید ، از صدر ما صل ناید - منوز آن جواب در داه باشد که کولبرک معزول گردد - و باکنس که بجا ب کولبرک نشیند ، آنج بریم زدن بنگاد مسلطنت رابس با شد ، از بهرمن بصدر نواسد ، ومن درال داوری (معالم) از ا

مستراسترنگ پیخم یاددی داشت باشم- بنوذاک دپویث بعد نرمیده باشد که مترامترانگ دیمرودا و عدم گردیده باشد بیول از بمد بکسلم و بدام ن جادج سونیش بهادراً و یزم ،گرم از حام نود این برسفل جهانها نی افغاند- سیحان الله ا معزول نگردد، مگر کولبرک به بمرک ناگاه نمیرد ، مگر استرانگ به بولایت نه دود، مگرجادی نوشن و دخود این صدم بلے جانگاه نباشد، مگر استرانگ دادنواه یه یا یک

مولوی سراح الدین احد کے نام ایک اور خط:

"دلواد نامریس از عمرے دمید، و عمرے دیگر بخشد آناع باندوہ پی شدہ را تلائی تواند کرد. آنا شاد کردن دھے کہ نہادش برنم مرمشت باشدہ دا تلائی ست منم کہ چوں نامر شادسیدے ، مستاند از جائے برجستے، وجال جہال نشاط اندو ختے ، اینک تاجشم بر سواد این صحیف دو چارت ، میت در نظرم تیرہ و تارشد ، نخست آنچ بنظر در آمد، خرد آشوب خرے کہ کہ ول تا مگر فون کرد ۔ یعنی از جہال دفتین خوا ہر مزیز شائیے ہے ایند سر مرحوم بان ست کہ تا در کھکت خبر رنجوری و سے شنودہ بو وید، دل از دست مرحوم بان ست کہ تا در کھکت خبر رنجوری و سے شنودہ بو وید، دل از دست مرحوم بان ست کہ تا در کھکت خبر رنجوری و سے شنودہ بو وید، دل از دست مرحوم بان ست کہ تا در کھکت خبر رنجوری و سے شنودہ بو وید، حل از مرد سن مرحوم بان ست کہ تا در کھکت خبر رنجوری و سے شنودہ بو وید، حل از مرد سن مرحوم بان ست کہ شتہ باشد ۔ توانا این د پاک شادا شکیب عطا فراید و توری سانحد و در دون نام و عرشا خانم مرکادہ و مقطع مصائب گرداند ۔

روس المسكادا شدكه مخدوم! مرا از علاقه تازه خوشنودى نيست بهرآيين الكشاف اين معنى غباد طال بردل فرور يخت مندارا دل شك نتوال شده وككترا غنيمت بايد پنداشت شادستا نے دمعوری، بدين تازگ درگيتی محاست به فاك نشيني آل ديار از اور نگ ارا في مرز بوم ديگر خوشتر من

الا گذامے را نامور سافتن ، ویکے را ہم پندا مشتن ، عنایت ست سرگ و مرحظ ست بزرگ ، فاصد کر آس سرگ عنایت ہے ابرام را عی روے ناید او آب بندگ مرحظ ہے استدعاے سائل بنظور آبد ، گرندہ اگردیدہ فی بن دارد ، بنگرد کہ وا جب تعالی شان ، اجزاے مکن را کہ در کتم عدم متوادی بورد اند ، بمض عنایت بیرایه وجود بخشدہ و بران معدومات منت نهادہ ، حقا اگر تا سلے بسزا کردہ شود ، رقم گشتن قطعا کاریخ درآبین مکن ازیں عالم خبری دمد ، و جوب ناخواست اینجنیں نوازش بمیان آمدا برآبین روا نی خوا بش را گھون خشم نتوال واشت ؛ لا جرم درگزارش معا فیصلے روا نی خوا بش را میکون خشم نتوال واشت ؛ لا جرم درگزارش معا فیصلے بیاں نهادہ آرزد را سرانجام گفتگو دادہ نی شود ،

" نهنفته مباد که قدر نشنانس حکام رنگ آن دیخت که فاضل بے ننطب پر د المبی بجانه مولوی فضل حق از مرمشته داری عدالت و بی استعفا کرده ا

خود را از بنگ و عار وا رباند - حقاكه اگر از باید علم و فضل و دانش وكنش مولوی فضل حق آل ما یه بکا مند که از صد، کیب وامانده ، و باز آل پایه را بسردست داری مدالت ربوانی سنجند، ہنوز ایس عبدہ دون رتبہ وسے خوابد بود - یا لجار بعدازیں استعفا نواب فیض محدخان درنیپرجمجو پانصد روبيه مابار براے مصارب مذام محدومی معتبن کرد و نزوخود خوامذ. روز ميجه مولوی فضل حق ازیر دیارمی دنت ، ولیعهد خسرو د بی صاحب عالم مرزا ابوظفر بها در مولانا را تا بدر ود كند الوسے خود طلبيد، و دوشاله ملبوس خاص بدوسش وسه نباد، وأب در دیده گرداند، و فرمود که " برگاه شا ی گوید كرمن رخصت مى شوم ، مرا جزاينكه بيذيرم ، گريز نيست . امّا ايزدِ دا ما وا مدّ كه تفظ وداع برزبات نميرسد الانصدج تغيل " ناا ينجاسخن وليعبدبها درست. غالب مستهام ازشامي خابدكه واقع توديع موبوي ففنل حقء واندوه باكي دمعهد بهادر و وبدرداً مدن دلهاس ابل شهر، بعبارت دوش و بیانے دلاویز در آبیز سكند بقالب طبع درآريد و مرادرين تفقد منت پذيرانگاريد و السّلام " مولوى سراح الدين احد نے خطاس مضمون كا بھيجا ہے كه مرزاصاحب کھے حالات پارسیوں کے اسلان کے مکھیں اور کوئی ایسی کتاب کا نشان دیں اجس سے ان کے مفصل حالات معلوم ہوں! نیز کسی تذکرے میں درج كرنے كے ليے مرزا كے اشار كا انتخاب اور خود مرزا كا ترجمہ طلب

کیا ہے۔ اس کے جواب میں مرزا کھتے ہیں ؛

الا ہمرتیے کہ ذرکوے تو بخاکم گذرت یادم از دلول عمرسبکناز دہد اسیدان مہرا فزا نامہ دل مرد ، و جاں بخشید آگر چہ اس جان بامن نماند ، وہم برسران نامہ برفت ، تدبین سیاس دلر مائی و جان بخشی باتی ست برسران نامہ برفشا ندن رفت ، تدبین سیاس دلر مائی و جان بخشی باتی ست

اتيدكة ما مان بخشيده يزدان درتن ست مكزاروه أيد.

"مخدوم من در رسیدن نامهٔ پیشین دو دل دمتردد) چاست ؟ بنوزم نشاط ورود آل نميغه در دل ، ومواد مطور آل صيع در نظر جا دارد جول فراِں چناں ہود د لین مد نامہ پیشیں ، کہ غالب خوبیشنن نشناس کنے از رہم و راوسر کان پارس برکوید، و کمآ بے ازال کروہ نشان دہرکہ راز آل دیری كيش وساز ايس باستاني زبان وازال اودان توال يا نست ولا جرم وانش من رعلم من ) اندازه سرانجام باسخ أن برنتانت وتحل مكرد ، چون دوباره كفتندكه خواسش چنين ست ، نا مار بېرخوشي از دبان و برده شرم ناداني ازمیاں برداست و میکویم که روانی این خواہش از بیح کس جٹم نوال داش وحودرا بربندای بروش الاش اخسته نتوال کرد . تگارندهٔ دبستان مزابب بااینهم لات آشنا رونی ( وانقیت ) آنچه ی گوید و مهراست مهر مرمای خورست ابعنی ممکل ست و ن سرایا سیج ست ، پارسیاس در سورت و بمبئی آشیاس دارند ، زینها در سمات تبری که ازال گروه دیعی از سنزگان بارس ، جُزنام انشان دارند . آن پویه و آن بنجار العنی آن روش دآن طرات ، وآن بنگارش دآن گفتار نداننده و جز تخد و نژاد از رُوے شیوه بهارسیاں نما نند- پارسیاں از گرانما یکان روز گار و برگزیگان دادار بوده اند، و به دوزگار فرمال روانی خوش دانشها سود مند وعلوم منيده ، وكنشها م خرد ليسند و اخلاق لينديده ) دا شتند كشايش ماز فرامش مغت سبر اونمايش اندازه گردسش ماه ومبزېديد اور دان رفتنه عجريا از ترفاك ، و بدركتيدن بادد ناب ازرك تاك پر و بش اساب خستگ و رنجوری و وگزارش احکام پر شکی اطباست) و جاره گری ، پرده کشائی نهرستِ اسرادِ کیا ای د سلطنت ، وفره ندیی ، و

رصد بندی تعویم آثارِ بندگی و نسه مانری اعزان بیک دگربستن کیک رنگ گهرهٔ ، و منجارِ سره کردن گوت گوس منر با ، داره گیا با فرا خور م ر در د بکار اندر اور دان ، و پرندگان بوا و درندگان دشت را به شکار اندر آوردن؛ كوتابي سخن ، والاني انداز هرگونه بنيش ، و پيدا يي اندازه كمال آفرينش بمدور آبینه اغدیشهٔ این فرزانگان روش منوده و انگیزش بایستگی گفتار وكردار كر إكون به اندك ازال بسيار نا زند ، از مغرِ دانش اي فريكيا بوده است محميد خسروان بارس را از برعلم وفترك بود و مردفر از كانالي مجنع كوبري بول دولت ازال طالفه روي برنافت وسكندابن فيلقوس برایران دست یا نت ، کتب خاصر خسروی تباراج دفت . اما آنچ برآگنده بود و كمنايان بهرگوشه و كنار دا شنند ، بر ما ماند ، تا به روزگار بيروزي تازيال درال سنت و کوشش از برجاگرد آمد د فراسم آمد ، وبر فرمان خلیف ا فروزبنه مملن کرا بهاے د حام باے ، بغداد شد - بهانا احکام آذرین بم به آذر باز منت و زبان آوران عرب بارس را بنازی آمیخنند وزبان تا زه برانگیخنند. اکنول کیست تا بدال زبان کهن سخن درست تواند گؤسند، وازاس ديري آبين براسى خبرتواندواد- برومنده ابس راز راكام دل برنیاید، ومن حنامن که مبرچریس از فراوال جستجو فرایم اُرد، را نجال باند که دل بدان توان نباد-

" دگیرانجه کلک مشکبار بدان دفته که منتنج از گفتار نا دوان خود برنگادم و سخنے از ما جراست خو برکزارم ۱۰ اندلینه را برب گزیدن و خرد را لبنگفشت زار (درمحل تعجد ، انکند:

چگویم از دل وجانے که دربساط من ستم رسیده یجه، نااسیدوار یکے

از چه بدان ارزم و مرااین پایه از کجا باشد که ستودگان مراستایند و کفتایه مردر تذكره شوا جا دمند - از فرجام فرمندي ستى ديعى ازشان وشكوه ہتی ) وسروبرگ بیدانی که نزد کشکارا بیناں زود زوال و بوالا دبیر کتا کزیناں رہینی قائلان و مدت و جود ) نمود بے بودست ۔ آنچہ بمن داده انداز بانےست یا فرسراے و خامہ البیت بہودہ پوے ۔من ہم از بے مایکی چوں کودکان کہ درم از سفال سازندو با تنجیر واری نازمد سرودهٔ زبانِ و بیمید دهٔ مِنامه ما د یغنی کلام خود را ، پاره باره بهم بسته ودیزه ریزه یکجا کرده ، بگان نام آوری کر دل از تاب اندوه اروانی أن خون ست ، ويواف ترتيب داده ، ما بجا بنظر كاو انتفات ياران فرستناده ام. بزرگائے کہ بریسیش غالب مستند روے آرند سوا پ برغزك كه خوابند ازال اوراق بردارند كه انتخاب و النقاط الثعارجواله برراے نامر گرد آور الین موقت تذکرہ است مذبا شارہ واہما \_\_ سخنور ۱۰۰۰ آما اگر گزارش مال سنمنور بوس ست ، خو د این ما به بس ست که چول در جربیرهٔ ان نن از من سنن داند سخن را درسنایش من بری گون به کری نشا نند که از ناکسان دوزگار و بیکسان د بی ديار ، مسلمان ذاوه اليست كا فرما جرا وكربيت مسلمان نما كم از غلط نما في غانب تخلص می کند و برس رنگ ژاز می خاید:

خرسدی خاب بودن بهرگفتن کبار بغراے کرائے بیجی ما! بنهال نمانا دیر در اسل آفرینش از دورهٔ روز فرو رفتگان ، و ملق بخت برگشترگال ، ستم رسیدهٔ و رُوے بهی نادیده کشم ، آرابش نخن پی کش ربین پر طرت ) ترک نزادم ، و نسب من یا فراسیاب دہنشک می بیوندد.

بزرگانِ من از آنجا که با سلج نیال پیوند م گوهری داشتند، و بههد دولتِ اینال رایت سردری و سهبدی افراشتند. بعبه سپری شدن روزگار جاه مندی أن كروه ريعى ملجونيان ) چونا رواني اكساد بازاري وبينواني روي آورو بیصع را زوق رمزنی و غارتگری از ماے برد وطالفه راکشاورزی پیشه گنت . نیا گان مرا به توران زمین ، شهر سمر قند آرا مشکاه شد. ازان ميانه نيلك من از بدرخود و مجيده آمنگ مندكرد، و به لا بوريم اى معين الملك گزيد جول بساط دولت معین الملک در نوشتند، بدلی آمد، و با ذوالفقار الدوله میرزانجف مان بها در پیوست - زاں پس بدرم عیدالنه بیک خان بشا بیجان آباد بوجود آمدا ومن به اکبراً با د- چول پنج سال از عمر من گذشت ، پدر از ننرم سایه برگرفت. عمِّ من نصرالتُد بيك خان جول خواست كه مرا به ناز بروُرُد ، ناگاه مركش فراز آمد - محما بیش بنج سال بس از گذشتن برادر بے مہین برادر برداشت، ومرا دری خرابه جا تنها گذاشت . و این حادث که مرا نشار موان کداری وگردول را کمبنه بازی بود در سال هزار و مشت صدوستش میسوی بهنگام مِنكامةُ لَتْ كُراراني وكشوركشائي صمصام الدوله جرنبل لارد ليك-بهادر برُوسے كار أمد ، چوں عم مرحوم از دولتيان دولتِ ابل فرنگ و باا بوي مِبار صد سوار برکابِ صمصام الدول ، با سرکشاں سرگرم جنگ بود ، وہم از بخشش باے سرکار انگریزی دو پرگنة سیرحاصل ازمضا فات اکبرآبادا ب ماگیر داشت - سبر سالادِ سرکارِ انگلٹیر بر خوبہا ہے آفناب ایعی تصرابتٰد بيك خان ، كليه تاركدابال لا جراع وما بينوايال را بعوض ماكير بمشاهرة از فار فارجننجوس و حبر معامش فراغ بختید: تا امروز که شارهٔ نفس شماری زندگانی به چل و جار میرسد ، بدان را تبه خُرسندم ، و بدان ما یه تا نع به

درسخن از برورش یا نشگان مبداد فیاضم ، و مواد معتی را بغرو با گورخوش روشن کرده ام ـ از پیچ ا فرمیره حت اموزگاری گردن و بار مستت رسائیم بر دوکشس نیست ـ

"ایگفتی، فلانے روش مکیان دارد، ودنیاراکار آگابانه می گذارد،
ای بر اندوبنای خنده ام در گرفت، وعنان ضبط خویش از کفم بدر
رفت مندانی که براسیان با در فتار برنشستن و عرو با گرده در این این اوش
دوانسیدن ، تن را بباس رنگارنگ برا راستن، و معده دا به الوان خور دنیا متلی گردانیدن ، شهوه از اندازه بیرول داندن ، و غبا برمعصیت بود و نشا متلی گردانیدن ، شهوه از اندازه بیرول داندن ، و غبا برمعصیت برفرق افشا مدن ، از مکما نباید ، و پرشکان دا نشا ید کار دانشوا میسیت به دور از آبادی در برو حفلائی دور از آبادی در برگ کیم دور از این بری و برا میمان و جال داری در برد حفلائی بستن ، و با دور از این با بودن ، مرک حکیم بستن ، تن را به دیا و داند و فرودن ، و جال را بخردی پا بودن ، مرک حکیم بستن ، تن را به دیا و نشت فرمودن ، و جال را بخردی پا بودن ، مرک حکیم

خرد گزیں ست ، کاروبارش این ست . بے برگ و نواٹے از شکخه کوناکوں حسرت نیر جسته به فراخ نا سے سرخوشی دمستی ، دسیده است ، از کماکر ازار ده و با بطبع كريم يود . سنوز ادعيه مني از ديا رح غليظه صالحه كبدته ممثلي دارد برآ بینه بعزمان با دست . روزے چند باش تا بگری گره برکبید زر زنال و در حسرت زر تلف کرده زاری کنال - ایس که فلاس و بهال را از نزد خویشن رانده است احقا کر روے در مصلحے نداشت او ہر جر کرد ۱ از بنحردی و ابلی کردر چه اگر دانا بودے ، و خرد داستے آناں راکه راندہ است ، ما داندے ، وکا دہا از آناں گرشتے ۔ وایناں راکہ با خود در یک۔۔ پیربن جاداده است ، چوں غبار از دامن افشا ندے ، وہرگز بر ہوا۔ اینان زنتے کودک و بے ماصلی ورزید ، مگر در آیام صاحبزادگ و ولیدی از آناں ولے پرداشت و با ایناں گنتے رام بود ، از آناں دل بریں خیرگی خالی کرون و در واج اینال بدیس کودی در آمدن از بغران واكت ست، و بغران بيش - مكيم كرا ميكوني ؟ وكرم بينه كرا مبخواني؟ ۰۰۰۰۰ چون سخن درس باب بسیارست ا نامه به دُعا نختم می کنم . و بیره را سننے درست و دل را دا تنے مود مندروزی باد "

مولوی محدعلی فان صدرامین باندہ جن سے مرزا باندے میں مل کر کلکتے رواز ہوئے ہیں اکلکتے ہیں چہنے کران کو سفر کی نمام روبداد مکعی ہے۔اس کے آخر ہیں لکھتے ہیں :

"روز سرشنبه جارم شعبان پارهٔ از دوز برآمده ورکاکت رسید. غربب نوازیها سے و باب بے مذت را نازم کر در چنیں دیار فان چنانکہ باید، و سرگون کا سایش را مجار آید! ہم اورا با ندازهٔ فراغ فاطر آزادگال

نضائ وہم اندو مانند دہان آنہ دنیا طلباں بیت الخلائے۔ درگونزہ صمن پر از آب شیری چارے و برطرب بام در خور ابل نعم آرامگاہے۔ بے آب جبوے رود ، یا گفتگوے شود ، بے منت و بے زحمت بجایدہ ده رو پېر ۱ بازېم رسيد، و آدم و چار دا را تکيرگا و آرامش گر ديد ـ دو روز از رنج راه آسوده منشور لا مع النور دیمی سفارش نامه مولوی محد علی خان ، را مشعل راو مُدّ ما ساختم و در کشتی نشیشه اً بَنْكُ بِكُلِّى بندر كردم - نطعتِ ملاقاتِ نوابٍ على اكبرخان طباطبالي اكر كويم كر مرااز بخت عجب أمدار واست ؛ والركويم كر مرا برمن برشك اُور و نیز با دارد بخدا لیکه فرد ا فریده و فرد ورِ برگزیده ، بدیس ا کرانها کی و مها حبدل در بنگار دیمرے نخواب بود . یارب ایس کو ہر گرامی از کدام کان ست ، وایس گرامی گوہر داگرامی ذات ، از کدامیں وو دمال باہے چول مختیس صمبت بوده بچاره جونی و مصاعت برسی در د سرندارم ودوس ساعت نشسته بنمکده باز آمذم . آوخ دانسوس ، که دریس روز با نؤاب را بامحكام شكلي در فصوص زمين كر وقعب امام باده است معارمنه در پین و دل سرگرم فکر کار خویش سن و ب دُر القالل. بمراا التي مسرب دنيا ديم جول يعشرت كده كروسلال فيتم روزگار فرمانبر و بخت فرمال پذیریا دیم

ایک اور خطی مولوی ما حب ممدوح کو دیگر مالات کے بعد کلکتے کے مشاعروں اور ا بنے معترضوں کا حال اس طرح کلیتے ہیں:
کلکتے کے مشاعروں اور ا بنے معترضوں کا حال اس طرح کلیتے ہیں:
"از نوا درِ مالات ایک سخوران و نکتہ رسان ایس بقد بس از ورودِ فاکستار بزم سخن اراست بو دند۔ در ہراوشمی انگریزی روز پکشنبہ نخسنبس فاکستار بزم سخن اراست بو دند۔ در ہراوشمی انگریزی روز پکشنبہ نخسنبس

سخنگویال در مدرمهٔ سرکار نمینی فرایم شدندے ، و غزلهاے مندی و فاری خواندندے۔ ناگاہ گرانما ہردے کہ از ہرات بسفارت رمیدہ است ، دراں انجمن می رسد، وانتعار مرا شنودہ بہانگ بلندی ستاید، و برکلام نا دره گویان ایس فلمرو تبتم اے زیر لبی می فراید - چول طبائع الذات مفتونِ خود شما نی ست، بمگناں حسد می برند، وکلانانِ انجن و فرزا بھانِ فن بر رو بيت من اعتراض نا درست برآورده ، آنرا شهرت بديد ويانكم مرازبال بیاسخ شنا شود ، از دانشوران که مخدومی و ملادی نواب علی اکبرخان و مکری و مطاعی مولوی محد محس از آنانند، جوابها می یابند، ولیس زانوے خوشی می نشیند - چنانچیم به فرمان این دو بزرگوار تنو سیے انشا كرده ام ، و بعد از ا ظارِ عجزو انكسارِ خويش جوابها ساع" ور اب ابیات موزوں ساخت واس متنوی دیعی متنوی بار می است پسندیدهٔ طبع عالے افتادہ است . انشاء التّٰدالعظیم زیں بعد و لیند کم ب والا مندنت غوا بدرسيد، ورسق ازال ابيات در نورد أس خوابد لود م نواب ضیارالدین احد خان اکبراً با دیکے ہوئے ہیں ۔ مرزا ان کو

ایت قدیم وطن اکر آبادی یا دیمی د آب سے اس طرح تکھتے ہیں:
" مبان برادر! اشک و آ و خالب نامراد، یعنی آب و ہولے اکبرآباد
برشا سازگار باد ۔ گرفتم که خود را بسخ گرفته دیعنی فرض کردہ اید) ونزدیک
خود دیعنی بدانست خود) اذمن دورتر رفته آید، آبا چول منوز در وطنید
مانا که نزدیک با منید ۔ شادم که شوق دور اندیش دیدہ و دل را دریں
سغر با شا فرستاد، آبا محدریں غربت دیعنی در دہلی ) دادِ شادمانی دیدارون
نبز توانم داد - ذینهاد، آکبرآباد دا بچشم کم دیعنی بخشم خفادت ) نگرند، والم

ریمند پاے آل دیار ، الحفیظ گوے ، والامال سراے ، گذرند کو آل بادچ اور الامال سراے ، گذرند کو آل بادچ اور دیران و آل ویران و آباد ، بازیکا و بیجو من مجنو نے ، و م نوز آل بغد را دیرکوب فاک چشر خونی ست . روزگارے بود که درال سرزمین جز در کیا دام وستنی ، ند و ستے و بیح نهال مجز دل باد نیا ور دے . نسیم میح درال گلکده دیمنی آگرہ ، مشان وزیدن ، دلها دا آل ماید از ما برانگیختے ایمنی بیشورش آوردے ، کر دندال آم اورائ میروی از سراو پارسایال دا نیت نیاز از فیمیر فرو دیمنی ، سرچند سر ذرق می از سراو پارسایال دا نیت بود دنشیس ، و مر برگ آل گلتال دا فیال ورودے بود فیاط فشال بود دنشیس ، و مر برگ آل گلتال دا فیال ورودے بود فیاط فشال آل تازگی و فیت شایا و دویرده شود پرسش برانگیخت بود و بین کر بیجگاه نوشتند کا رخش سکیس دیمنی دوید بود با سراست کر کے نویسند و در یع کر بیجگاه نوشتند کا رخش سکیس دیمنی در یعنی اسب سکیس کر در آل برا باد مورون است ، د ماے در ایک ما اور پذیرفت ؟ و دریا اسب سکیس کر در آل باد مورون است ، د ماے در ایک ما اور پذیرفت ؟ و دریا بیا سنج سایم من بر زبان مون چگفت ؟ "

نواب عبدات خان عدر الصدور میرخد را در نواب محد سعید خان مرحوم رئیس را مبرر نواب محد سعید خان مرحوم رئیس را مبرر نے مرزاکو لکھا ہے کہ رئیس محدور کی نشان ہیں قصیدہ لکھو۔ گر اس نے ان کے جواب میر اس ہے ان کے جواب

مِن مُكسة بين:

" خدام بلندمنام که سرانجام قسیده از غالب بے نواجتم واشدانده کرآن فرسوده دوان افسروه ول را که منوز د فروه است اندنده پنداشته انده کرآن فرسوده دوان افسروه ول را که منوز د فروه است اندنده پنداشته انده کرآن زیست بود بر مُنت د بیدوی کندست مرک می برازگمان نونیست کاش گفت بیش این کار جون منعت نقاشی و گلدست بندی نها کوست ش مراز و صورت بست و تا چنم از خستگی دل پوشیدے اوفران پندران دست و باز و صورت بست و تا چنم از خستگی دل پوشیدے اوفران پندران

تاضی عیدالجمیل بربیوی نے مجمع غزلیں اول ہی مرتبہ اصلاح کے ہے بھیجی میں اس کے جواب میں اصلاح کے متعلق لکھتے ہیں : " خواسش مک واصلاح مبرافزود - چندانکه دیده بدان سواد دوختم، نازيها صورت بنظر درنيا مد - منجار و روش خود از نيرو باس درونيست. آرے ، نے خامہ در بنان مرکس فوامے ویگر دارد ؛ آموزش را دریں پرده راه نیست - و اگر گویند، سست سرآبینه می نوانم گهنت که نیست، تمر به بمنشینی و بمزبانی آموزگار و بسر بردن روزگار در نیزه کردن گفتار-چوں صحبت صورت ندارو، وگفتہ آ ہد کہ ہر چہ بہر نمط گفتہ اند، نہ فلط گفتہ اند، می باید ملغ بردر دل زد و بتت از تبدار فیاص در بوزه کرد بکرت منتق ، و فرا وانی ورزش ، و بیروی رسروان راه دان کشاکشها رو ب خوابد منود ، واندلیت را دستگاه و گفتار را سرایه خوابد افزود" مولانا فضل حق مرحوم كوايك خطيس خط را بهيجيز كى شكايت لكمى ہے اور ایک قصیدہ جو حدمیں عرفی کے رب سے پہلے قصیدے پر لکھا ہے، خط کے ساتھ بھیجا ہے اور اس کی دار جا ہی ہے۔ وہ خط بجنب لکھا جاتا ہے: سبحان الله! با آنکه از فرامش گشتگانم ، دانم که دوست در به دو نج بکر به نیم خس بر تمیرد - برگاه بساز دادن آنهگ کله دوست در به وسنم که این برده دلین نغه ، دارم مرود ، داز قهر مان دلین نغه ، دارم بین نغه ، دارم بین نغه ، دارم با نفه به به به دور باشته دور باشته دارم سخنی امتناعی ، درمیان نیست به آبید برین شادمان کرم و در با دوست گرو سخنی به آنها ناس برخویشتن می با م کرم م بانگداز فراموش ، و سب از درم که دل در بند مرددن آنست دری شاید فراموش می گرود .

ازخولیشن بذوق جفا با توسانمیم با ما دگر مسازک ما با توسانیم دریس دونها موای ایر سانیم دریس دونها موای آب در مرافتاه کرجیتے چند در توصید مجیباً نفر فی گفت آبید چوس کوستسش اندلیشہ بجا ئے دمبید کہ مذعر فی رامحل ماند و نه مراجاے ، ناگزیر آب ابیات رابوکے عرصہ میدارم کرچوس من صدو چوس عرفی صدم زار رابسخن میرودش تواند کرد ، و پایا مرکب بہریک تواند نمود ۔ والسّلام "

یہاں کہ ہم نے مرزا کے مکا نبات میں سے جو بجائے خود ایک وقرر طویل الذیل ہے اکسی قدر صاف اور سلیس مبارتمیں انتخاب کر کے تعمیمیں۔ اگر جو اس قسم کی اور بہت سی عبارتیں اور خطوط مرزا کے مکا تبات می سے انتخاب ہو سکتے ہیں ، گرکتاب کا جم بہت برہ حد گیا ہے ، اس بیے ہم اسی قدر قلیل پر اکتفا کرتے ہیں۔

اس انتخاب کے بعد ہم کو مناسب معلوم ہوتا ہے کر ناظرین کی ہیپی کے بید ہم کو مناسب معلوم ہوتا ہے کر ناظرین کی ہیپی کے بید وشان کے بید ان مشہور اُستا روں اور نثار وال میں سے جن سے ہندوستان کے لوگ بخوبی واقعت میں ، چند شخصوں کی نیڑ کا مقابلہ مرزا کی نیڑ سے اس طرح کیا جائے کہ جو عبار میں مرزا اور دیگر اشخاص کی نیڑ دی میں متحدالمضمون بائی

جائیں ، ان کو ایک دوسرے کے محاذی لکھ دیا جائے اور اس بات کا اندازہ کرنا کہ کونسامضمون کس پاے کا ہے اور کون سائس درجے کا ، نا ظرین کے ذوق و وجدان پر چوڑ دیا جائے۔

سب سے پہلے ہم دو متحدالمضمون مقام سرفر اور فہر نیمروز سے نقل کرتے ہیں۔ فہودی نے دوسری نٹریں ابراہیم عادل شاہ والی بیجاپور کی نوصفتیں الگ الگ بیان کی ہیں، جن میں سب سے پہلے معرفت الہٰی کا ذکر کیا ہے اور شاعوان مبالغ کے ساتھ اپنے ممدوح کو اس صفت سے موصوف کیا ہے۔ مرزا نے فہر نیمروزکے دبیا ہے میں حدونوت کے بعد بہادر شاہ مرحوم کی مدح کے موقع پر اپنے شاعوان انداز میں ان کو اور شا اور درویشی کا جا مح قرار دیا ہے اور مثل فہوری کے نظم ونٹر دو لون میں بیا مضمون اداکیا ہے۔ ہم دو لوں کی بوس سے وہ مقابات مقابل کیگر نقل مصمون اداکیا ہے۔ ہم دو لوں کی بوس سے وہ مقابات مقابل کیگر نقل محتے ہیں ؛

### غالب

ازانجاکر بعدم رزود طورے دیگریت ولب ادم انجام سرانجام سرانجات مداگان و در مرعب عہداسے دیگراست دیعنی اسے دیگرازاسا ہے الہٰی او در میروفت وفتِ کشائیش طلبے دیگر فرق ایزدی اشان الہٰی) کہ جبتگرا بنام آوری شکوہ عزوفنا از سام درخشیدے واندے را برنشا مندی فقوفنا فرق بخشیدے مظہرے

### ظبوري

تا مدادی تعنظ ومعی برشرت نائی ارک آ رئیست کرشی خلیل خود نیسنی ارک آ رئیست کرشی خلیل خود نیسنی ابرای عادل نشاه دا درمهنت اقبلیم برژ صعفت بیکان و ممتاز گردانیده - اقبل معرفیت که با وجود تجمیب کرت درمشا به شا بر و صدت معنی کلام معجز نظام شا بر و صدت معنی کلام معجز نظام و نوک نیفا و ناما د درت یعینا "

كالى ومرأت روشن خواست يا درا ل مظرظهور ببردو رنگ و درال مرآت رویت بهردوصورت ، یکیاره گودید- اورنگ و منبريج شدو وتبارة وسجاده را دوني از میان دنت - درفش کاویانی اکرنشان با دشا بی است ) از عصا وردا دکر بر دو شعار درولشال و مردو در دفش جمع آمره) متت پذیرنت که پیرائی من به پیوندا پس دو جزو بازبستراست وعصا وردا درفش را سیاس گفت که درس صفحه الیعنی در درفش) نَعْشِ جميعتِ مارسا نشسةِ است. ببكي*د كر* خوردن ایس رو قدح انعنی نفرو سلطنت ، محمع البحرين يدبيرآورد ومربهم أوردن ایس دو فوس نقش داره بدیدار کرد . از مروش فروغ ببروماه بافشران وبالودن وسرشتن بكرب سا فنندوببرد فع كزند حشم بدار بروين وبرن براب بكرسيندسو متندسرش راتباج سناسي افرامنند و دلش را بنورالهی افروخنند .... زب درایخن خاوت فشین وبه پادشایی کاراکهی

وصعبِ عال اوساخة "كلستان نیت وبوستان عقیدتش از ض و فاشاك شك وشبه يرداخة مجوعة عرفان مو قداں فردیے از دفتر شناسائيش مخنف وأشكم اسوب ببنديدهٔ طبع مواسانيس باتومييح بانش نشانهاے بےنشاں بعنی ذات بے نشا*ب اہم* دلنشین و ما طرنشان ۔ برآ فتاب جمال کرد تأكبيدنيظ بردو بينان ببنداختن وبمع ورفضا تبديد إحوال والا نبردا فننن زنار رارسحه بيوندليت كالخسينتن بركت كشركشيشاك البعنی تسیسال ) ما مخنده و کفر را با ایماں نا سریست کہ مُداعش مندك مياره ازبيشاني برمنان نبرد - از صدمهٔ تو مبدش دولی وریکی گریخته و به علاق تجریش خوری ررتونی ا ویخند کو نئے می شنو، چشے می بین، دیے می جُو، خاطرے عرفان زامبینهٔ ۔ مند

معرفت خیز ، تار کے آسماں سا ، جبہہ، سجدہ ریز

تربی، بادشایا س در انجمن ازال کارآگاه ادب آموخمته و کارآگایان در خلوت ازال بادشاه نیمش امذوخمته به

> متنوي اے کہ از رازنہاں آگر نہ دم ان ادره که مرو ده به \* در برادال مرد، مردره یکست آدمی بسیار و امّات کریکست ۴ ور تو می برسی که مرد راه کیست مجز سراح الدين بهادرشاه كبست در طر نفیت سهنما سے رہروال ورخلافت ببينواب خسروال أكرجوس ازراز وصد دم زند دفتر كون ومركال برسم زند آنكه جوب درئے نوا را سروید کے شور نخلے کرت بلی برومد

ظهوري مثنوي یاے رفعت برآ مسمال دارد مرمندمت برآستان دارد درعیادت بگفتن و دیدن طزاوط زحق يرستبدن فلوت وتجران وصحيت او و مدت این وآن دکترت او ور دنش این و آل می گخید بیع جُزحت درال می تخبد بت شكن كشت جول فليل تخرت بارش ارزانی اعتقادِ درست كغردد فكريمته عسيرفا ب نثرك ورمث وتعت ايماس

یہ ٹومٹنوی معنوی کا شہور ہے، ای ہے مرزا نے بخروہ لے کے بہاں تکو دیا ہے اورش کے اخلط نے نبایت مطعن پیدا کر دیا ہے۔ سنبل ۱۱ دمنبر دید اواز مش شاو ۱۱ برخت کوید و راز مش عشق وارد پایده مبرکس شکاه مغبراز شبلی و شخت از پادشاه آنچه ابراسیم ادیم یا نسست بعدترک مسندجم یا نسست شاو با دارد بهم در رم روی خرقهٔ پیری و آبا برخ خسروی شاجی و درویشی اینجا با بمست شاجی و درویشی اینجا با بمست یا دشا و عهدقی طب عالم ست

طینتش باج خواه طینت با نیمش پادرت و نیست با در عبادت زید تنومندی! در عبادت در مدا و ندی بندگ در خور مندا و ندی مروصرت میز جمر از پوست مرا و کرو خواش را مجرا دست

# شيخ على حزي اورمرزاكے طرزبيان كامقابله

شیخ نے جواب دیوان کا دیبا چر مکھا ہے ، اس میں وہ نخربہ نقرب جواس نے اپ دیوان اور ا ہے کلام کی شان میں مکھے میں اس تنم کے فقرب مرزا نے بھی دیوان فارس کے دیبا ہے میں انشا کیے ہیں مودونوں میبا چوں میں سے ہم ملنے بلتے فقرب انتخاب کرکے اس مقام برم مقابل کیدگر مکھتے ہیں :

#### غالىپ

بنام ایزدنخسیس نقا بیست ازدو ب شامه برمفت کردهٔ معنی بجنبش نسیم برانتا ده نیخی کشاکش دسنت ناکشیده.

#### حزيل

مایون خطره ایست نبالب ازجوام کلم د جوانع مکم ، روت پرورموالیش ربیعی اعتدال و دباوار سطورش از ما

بإزيسين جراغيست ازكر مي حراغان نيم سوخة البيلورخ برافروفتن داده، يعنى داغ منت خس ما دبده كين داعها حبون سن سرار به ناخ ن شوخی لغس خاشیده جمراکرم خو ناب در دنست ب تعن پنهایی دل ناگراز ناسور تراویده. كاغذى بيرمنانند العنى دادخوا باند) چوں بیکرتصور از حیرت واقعه خاموش الين اين بيندى سي جران بي التعل كين كرفتنگانند دلينى فريا د يانند، چول آذراز دودِ دل سربوش . . . . . . گويم دود و چراغست بالاله و داغ ، آما سوهنگی را مرکزشت ست و خستگی را روبداد بمويم تجلى وطوراست ياحته حورا امّا نازش را قلمرهِ ست و آرامش را سوا د د نواح ، طلسیم شعله و

مه انفاظ کو اس ہے کہ وہ کا غذر مرتوم میں،
کا خذی ہر بن کہا ہے اور کا غذی ہر بن داد فواہ کو
کے میں ورس فقرے میں مانی کو اس ہے کان کی
روئی مرو کی میابی ہے ویڈرہ ہے مشمل کھنا ورسر ہوئی کہا

معين مالامال مأكش مشكير نغس وتتميمش عنبرآگيں ، أبش خمار ننكن ونسيمش مبيح أبين و از صیو حی فیصے کہ ساقی کلکٹنس بيموده ، سياه مشان حرومت سردر كنارتم غنوده اند، واز نسشه ہو کشش پروازے کہ دست نکرت در جام و سبوےالفاطش ريخته، خرد متنانِ معنی نت بيد شوق سروره - بنام ایزدخس لیل ست کہ طوب خیام الفاظ مربر زده در مبلوه حری ست ، پاشور مینونے ست کر از وادی تغیرہ دل برماسته در برده دربیت یوسفتا نے ست از کل بیراہناں در موج شکارستا نے سست سيمين برنائش فوج در فوج سهی بکراند در خیابان سطور رو شا دوش ، مغان شبوه دلبرا تند از یادهٔ نازگرم نوشا نوستس، نازك بدنا نند عجاب برور داكل

رُودست ، إز بينة <sup>ا</sup> زر دشت خيال ؛ شعله پنهال ، و دود پیدا ، دل بوج طلىم وز بان طلىم كشا - بشگام دارو بارست برانكخة مادوب فسكرا ابرگبریاش و با د الماس فشیاں • اندلینه طومار نیرنگ و لب افسون خوان دود کیا بیست بانداز پیج و تا بے کر از شعلہ ور دل افتارہ ست بربواتنق بسية خيل غزاليست بسامان حنينے كردر كبين كاه روواده است - از وام ئۆرخىتە جالىيىت ددېرۇ نمايش حوليش مشاطه حقيقي استاليش نگار- نبالےست در سایہ پرومندی خوسش تخلبندازل راسیاس گزار -

پير منا نند تنها گرد ، بخته مغزاند برشته يوست ، بيگار نغزا نداشنا دوست صوفيا نند در ومدت ما زوعتن مست ساع ، موفتگا نندسیند أسا سركرم وكاع و درويت اند تجرد كيش ، فروكيشانند ازممه در پیش ، شیرصوتانند از چوشن خط يلنگين بوسش ، وريا رلاننداز شور کسنس عشق در جوش و فروش أبينه پيکرانند آيميز تاپ ، ياکيز كوم انند يسرخوشاب الكركبك تتبنم زده بهادبست خراشده الباس بلبل شاخبادليت -

## مرزا اورابوالفضل يحط زبيان كلمقابله

مرزانے مہر نیمروز میں اکثر تاریخی وا فعات وہی مکھے ہیں، جو مشیخ کے اکبر امر میں مذکور ہیں ؛ گر چو کہ مرزانے ان وافعات کو کمی قدر کمی بیشی اور تقدیم و تا خیر کے ساتھ اپنی فاص طرز میں تکھا ہے ، اس لیے دولوں کا بول کی طرز بیان میں بہت فرق بایا جاتا ہے ۔ ہم یہاں ایک سیدھا سا دا وا قع دولوں کتابوں سے نقل کرتے ہیں :

مبرتيروز

ترک ابن یا نت نشان جها نداری یا نت و تر کان ایس والا شکوه را ۱ ازاں دُو کہ بہ ترکی شہریارِ جواں را اوغلان گویندایا نت اوغلان گفتند. دا دو دانش آیین داشت ، و درس سر دوشیوه روشهاے گزیں داشت. خانی و مُرزبان را فریک م بدید ا ورد ، وفرما ندسی وفرما نبری را اندازه برنباد وزستگاه سيلول باسليقا را كر چشمها ب روال وكل وموه فراوا داشت ازبرارامش گزیداز نے و عَلَمَت وجوب وكباه تشمين باافراحة وبوستِ دام و دُد را پوششش ساخته. كويدنك بر روز كار وك يديد آمره وريز ازال بيش تره وكوشت بهجنال بے تک ہمی خوروند۔ ترکان شمنبرزن را بغرمان فرزار استيرافكن ويعسني یا فت اوغلات ) برنها در دستور) وقراردا آب بود که ازار به برگ دسازگرازمرده مروری دریان بازمان دیجر شمشیر به بسیر

ترک بزرگترین فرزندانِ یا فث بود۔ تركان او رايا فث اوغلان كوميند ؛ وبهوشیار دلی و کار خزاری درعیت پروری ا زهمه مرادرات امنیاز داشت ربعداز دملت بدربرتخت فرا نروا فى نشست و داد مردمی وردانجی ومظلوم پرستنی داد. و درجاے که ترکان او را اسلول باسليكاني ميكفنندوجرا آب سرد خوشگوار دگرم عافیت مجش و مرفزار ہاے دلکش داشت اقامت فرموده -از چوب وكياه خار بااخراع كرده وخركاه يديداً ورد وازيوست بهائم وسباع تباس پوشیدنی دوخت ونمک در زبان اوطاهر شد و درابین ا وان بود کربسرا مجز شمشیرے ميراث ندمند وتنام خواسته دخترا بانند وكويندأد معاصر كيومرث اول لوك عجم ست ، و او ا ول سلاطین ترکستان است وعراو دولیت و چیل سال بود

النجه خات بهترين فرزندان تركى بود

ندمند وسمد بدختر بازگزارند كه مرآيينه تيني جوم دار فردٍ فهرست كنجيهة سيم وزر عبكه كليد فتح معنت كشورست. اگر بدیں بلادک الماس گول دسترسست و مرد را دست مايد كازنس ست ر بالجله ايس بمرسم وكين نهاده بایات کاریس از دولیت و جهل ساله بداری بخواب عدم سريرزمين نهاد . بزرگان دوده لس از یا نث او غلان بر فرزینه بخت بلندش ایلنجه خان چینم روشنی گفتند کا مج نباد و راستی ببینه مرزید بدی بيرامون دنش مكذيستة وبابدال ممزيال تكشية. آناده رُوبود، و دل بياد يزدان در گروداشست. تاج و ترمغ و تکين در زندگاني خوليش، به نوباره با ع کاما نی خویش دیما نجی خان جوال بخت نوجان برد وخود ازیں خارزار دائمن برجید، و به افریس خار که توآن رامومعم كوني آرميد دومدوينج سال ياده بموداري اقبال ديارة براستاري زوالجلال درجهان كزرال ماند، وبهنگام ناگزیر درگذشت ر دیبا تجی فان که مم در نظاگا و بدر اورنگ کراے بود اور نگ خسروی را بر نمط "نازه اکرست ۱ آما بدی وانشوری و دادگری که مجزوانش ر جست وجُرِ داد مه كرد - روز ما مراعرش جول رقم یک صدو مشتار و مشش سالگی پذیرفت و در توشند! بول يما ازندگې ترکي بُرِشْدِن گرفت؛ او را بمشوره بزركان برتخت سلطنت تشانده إوخربه د وربین را ببیتوا ـــ خودساخت؛ درعدالت محترى روزگار كندراند چوں ہرشد تورلست امتيار فرمود. ديما فحي بعداد عزلت بدر و اشارت وعالبيش فرمال روا شىكيوك خاان ، فرزندرشدا وست ببرك درمنيكام بيرد دوكردات جان سرير خاني با و عنايت فمود اوقدب سلطنت رأ والسيته ور توازم أب استام بجاب أورد النجر خال بيسر اوست دراً خرعمسبر

و بارنامهٔ تجکلبی و کردن کشی بنام بسیر فرخ اخترش كيوك غالن نوشتند يستوده ستايش درخور بجار "تکابی اً بروے یا دشاہی افزود و یک صدوتی اسال ازمرك المال يافت - فرزارتا از شابي نشان بانت جهان را بخوشی وخوشنوری و جهانبال را به مهروا زرم تنكا بداشت وسرانجام كارجهان وجهانيا س دا بفرنب خویش النجه خاب گزاشت ر به تردیستی دریاکعت ، و ب بدر یع بخشی ار کردار بود - دسش را بردا دستی داد . وفرودشنان د ذیردستناپ یا به دسش از خوابهشس یے نیا زساخت سیکسال با در دن دیعنی بروغور) ازما رفقند وازدا زاكيش وآبين بررز دند أرامندا دیعی انتظام ، کنارگرفت و بت برشی صورت بذریب ، ازیت ایس فراب روای بایر می او بسر نوام زاد. اور بگ سنین ریعنی البخد خان کے اِمعل خات ریم ہے را تا کا رخان ام نهاد وسردورا بناز برورد جوب وبرناني رسيدند علم وخواش را دونيم كرده نير يغل دنير به تا نارنام زد كرد وخود كيصد واست وهن سال ورحبتی درنگ درز مرد می بورندگاب زرا ،التدانشد ایں انیز جوں روز فرور فنگان دیرروز فرو رفت سه ریزد آب برگ وا برکل افشا ند بم فزان اہم بہار درگزدا سست

اكبرنامه بيد وليعمد شد. واو و دمنن! إزا نلاه برو بُرد - وتركان درزمان دولتِ اواستِ دوات شده ازراه خردمندی عدول منور ندوجوں مدتے براب کیڈشت اوا دوبسره بحب يم آمد ومیکے رامغلے نام ك و ديكرت را ما مار . وجول بحبركارداني بيبرند ملكسب نؤد را با دو حصته تجنز كريه بكلصعن لأبمغل داو ونصعب رگرایا آیا وجوں بدر بزيجوا برالينياب ودبعين حيات سيردا فرزندان بالكذكرموا فغانت تموره مركدام درولایت خوش خوداً مانی سیروند به

#### خاتمي

مرزا غالب مرحوم کی الائف اور ان کے کلام کا انتخاب جس قدر کزیماں اس کا دکھا نا مقصور تھا وقتم ہو گیا ، گرابھی چند صروری بائیں کھنی باقی ہیں ۔

ہم اس بات کا افراد کرنے ہیں کہ یہ کتاب ان تصنیفات میں شار منہیں ہوسائی اجن کی آن کل ملک میں فنرورت سمجی جانی ہے اور جواہل طن کی موسمی بیا راوں کے لیے براہ راست دوا اور علاج کا کام دے سکتی ہیں کی موسمی بیا راوں کے لیے براہ راست دوا اور علاج کا کام دے سکتی ہیں کیوں کہ اس مضمون کے لیکنے برہم کو اس اندھی اور بہری دایوی نے مجبود کیا ہے ، جس کی زبردستی اور حکومت کے آگے مصلحت اندیش کے بر

منانی فی سادول بلب استے جو تعلق بدوشعور سے آج کے برابر ملا را تم کو مرزا کے کلام کے ساتھ جو تعلق بدوشعور سے آج کے برابر ملا آ کا ہے واس کو جا ہو واس معتقدار جو شیس عصبیت کا بہتے سمجھو جو انسان کو اندھا اور بہرا کردنیا ہے واور جا ہو اس یقین کا غرو خیال کر و جو نہایت زمردست شہادتوں سے عاصل ہو آ ہے و بہر تقدیر بہی وہ چیزتھی جی نے ہم کو اس کتاب کے ملحظے پر آمادہ کیا ۔ پس مزم کو یہ دعوی ہے گرم نے اس کا بیعن سے بلک کی تمیر تواہی اس کے ملحظے کیا ہے واور در یہ خیال ہے کہ محض طبعت کے اقتصا سے و در نہیں کہ جو کام محض طبعت کے اقتصا سے و در کہ بون ہے دک کے فیر کو اس کے بیار کا جا میں محض طبعت کے اقتصا سے و در کہ بون ہے و کو کہ اور در بہتر کہ و کا با میں کے محض طبعت کے اقتصا سے و در کہ بون ہے و کہ و نادہ در بہتے ۔ ہوا جو ابنی موت میں جنتی ہے اور دریا جو اپنے و شرمی بہتا کے والے جوشمی بہتا

ہے ، گواُن کو خور یہ خبر نہیں کہ ہم کہاں مارہے ہیں اور کیوں جارہے ہیں بیان کون کہان کی معنی محض ہے حاصل اوران کی کوئٹ ش سراسر ہیںود ہے۔ اسی طرح کوئی ذرہ فرزات مالم میں ابسانہیں جوابنی اضطراری حرکت ہے۔ نظام کلی میں کچھ دمل درکھنا ہو۔

اے کرتوہیے ذرقہ لائجز پروتوروے نیست درطابت توال گرفت، بادیہ را بہ رمہری
یا دگار غالب کویم نے دوحصوں میں منفسم کیا ہے ، پہلے حصے میں مزنا
کی لائف بعنی ان کی زندگی کے مالات اور اُن کے افلا ف و عادات کا بیان ہے ،
اور دوسرے جصے میں ان کے کلام کا انتخاب ۔ اگر جبہ مرزاکی لائف میں ،
میسا کرہم بار بار لکھ چکے ہیں ، کوئی لہتم بالشان وا قعدان کی شاعری والشا بردازی
کے سوانہ ہیں یا یا جاتا ، باایس ہمہ اس میں بہت سی مغید تصبیحتیں بھی اہل وطن کے

ليے موجوز ہي -

اظرین کویاد ہوگا کہ مرزا پاپنج برس کے تھے جب باپ کاا ور او برس کے تھے ، جب جپاکا انتقال ہوا۔ ان کی نہمیال جہاں انھوں نے پرودش اورنشون کا پائی آسودہ حال تھی۔ باپ اور چپا کے صغیر سن جھوڑ جانے سے نانا اور نانی کی الفت اور بھی زبا وہ بڑھ گئی ہوگی۔ خود مرزا کی طبیعت میں گرمی اورجودت کی ایک آگ بھری تھی جس کے بھو کانے کے لیے تھوڑی سی اشتعالک کا فی نائی آگ بھری تھی جس کے بھو کانے کے لیے تھوڑی سی اشتعالک کا فی نائی نائی کی ار برداریاں ، اور خود مرزا کا ذکی الحس ہونا ، یہ تمام اسباب نائی کی ناز برداریاں ، اور خود مرزا کا ذکی الحس ہونا ، یہ تمام اسباب ایسے تھے کہ عفوان سے باب میں ان کا جادہ سے تھی ہے تجاوز در کر تا نہاین ورشوار نھا۔ مرزا کی ابتدا بھوی اور ایسی گرم می کہ جب کے نخصیال کی تمام اسباب دسوار نھا۔ مرزا کی ابتدا بھوی ، فیتے ہرن در ہوئے ۔ اگر جہ مرزا بہت دیر دربات کی صفال نہ ہوئی ، فیتے ہرن درہوئے ۔ اگر جہ مرزا بہت دیر

میں سنجھلے انگروہ جومشہورہے کر صبح کا بھولا شام کوآمائے ، تو بھولار جانو " انعوں نے اپنے فضل و کال وحن معاشرت وشریفانہ خصالی اور کر کار اخلاق ے جوکران کے ذاتی جوہرتھے ، وہ عارمنی دھیتے اس طرح دھوڈا کے کہ یا ممجمی ان سے دامن آبورہ مذہوا تھا۔ جس من برامفوں نے روکین میں پانچہ ڈالا تھا اس کو اخیر عمر تک نبھا دیا ؛ غفلت اور بدستی کے عالم بیس مجى اس كا فيال ما جيورًا! أور باوجودك كرزمان قدر دالؤل سے خالى نغما ، أس كوأس دريت مك ببنهاكر جبوال جوايس كامنتهاب كال مخار اگرچ معالیس کی طرف سے وہ کمی زیارہ انگ نہیں ہوئے مرحوصل ا وربم تنک موانق تمبی استطاعت تصیب بہیں ہوئی ، بلکر جن اللے تلوں یں بھین اور جوان گزری نئی ، اُس کے تحاظ سے یہ کہنا جا ہے کہ وہ ا خیررم کک خور بعد الکور میں مبتلا رہے۔ اس کے موا امراض جہانی سے محمی فرنست منیں می اور اینے منرک کساد بازاری کا رنج ممیشر شوبان روح رہا۔ باوجود اس کے ذندہ دلی اور تنگفتہ طبعی مرتے دم تک ان کی ر نین مال رہی ۔ اگر جبی تنظم و نشر میں جوزار نالیاں انھوں نے کی بیں ، وہ بطائر بیصبری اور تنگ حوصلگی پر ، جو ایک افلاقی کمزودی ہے ،ولالت كرتى بي الين درحقيقت بران كى شاعرى وانشا پردازى كے ميدانوں میں سے ایک میدان تھا اجس کی زمین ان کے باتوں کو لگ کئی تھی ۔ اول توخود یہ مضمین ہی ایت یائی شاعری کا جزد اعظم ہے ؛ دومرے برشاع ایک خانس را منی کا کلانوت ہوتا ہے ۔ جنا نجہ عرب کے شعرار میں امرا والفیس محصور اور مورت کی تعربیف اور عیش کے بیان میں مشہور تنفا ۔اعشی حسب سب اور و صعب شراب میں صرب المثل تھا!اور اسی طرح میرشاع کی

شہرت کسی خاص بیان کے ساتھ مخصوص تھی ۔ علی ہذا القیاس ایران میں فرو وسسی رزم کا دھنی تحالفظا ہی برم کا ، اور سعدی موعظت کا ، چوں کہ مرزا خاص کر رنج و مصبت کے بیان میں برطول رکھتے تھے ، اس بے برمضون اکثر ان کے قلم سے تراوسٹس مزاتھا۔

اگرچ مرزاانی شاعری کاسکر واس وجست که زمانه اس سے اندازه کرنے ے عاجز تفا ایکک کے دلوں پرجیساکہ جا ہے تھا انہیں بھا سکے مرومعت اخلاق ، حن معامنشرت ، اورصلح كل سے انفوں نے ايک عالم كومسخر كرب ا تھا۔ قطع نظر شاگردوں اور مستغیدوں کے ، دوستوں اور ہوا خواہوں ک تعداد بھی سبکروں سے گذر کر ہزاروں کے بہنے کی تھی : اور ہرا کے ساتھ ان کے برا و کا طریعہ ایسا مہرا مگیر نفاکہ ہر شخص اینے تبلی ان کے مفوض رین دوستوں میں سے شار کرتا تھا۔ غربوں اور مختاجوں کی اپنی دسترس سے بڑھ کر خبرلینی ، نوکروں اور سکے بندھوں کو عشرت کے دفت اپنے سے علیٰدہ نه کرنا ، درما مذگی میں دوستوں کی امراد کرنی اور ان کی مصیبت برشل بگانوں کے انسوس اور ان کے ساتھ ممدودی کرنا ، ہرعال میں اس وضع اور خودداری کو اِتھے نے دنیا استرمین تعقبات سے پاک ہوٹا اور مرمذہب وہلت کے دوستوں کے ساتھ کیساں صفائی اور خلوص سے منا ایر ای تسم کی دہ تنام خوبیاں جو وارالخلافۃ کی قدیم سوسائٹی کا زبور سمجی جاتی تعبیں، اُن کی ذات میں جمع تعبیں، خصوصاً و قا داری و تق سناک و اور احسان مندی ک شریعت خصلت جومندوستان کے قدیم فاندالال کا شعار تھا ، برزاکی سرشت میں کوٹ کوٹ کر بھری تھیں ۔ چوں کہ ان کے ججا تصرالتہ بیک فان لارولیک کی جہات میں شرکی رے تھے ،اور ان کی وقات کے بعد گور مزات

نے ان کے بسماندوں کے بیے ،جن میں سے ایک مرزا بھی تھے ،کئی ہزار رومیہ سالا: بطور بنش کے مقرد کردیا تھا ، مرزانے ، جیساکر ان کی تحریرات سے ظاہر ہے ؛ اخبر عمر تک گورنمنٹ کے اس ا صان کو فراموش نہیں کیا ؛ ملکہ تمام عمر ملکه معظمه اور ولیسراوی اور لفتان کورنرون اور دیگر حاکمون اورافرون اورنهام انتکائس قوم کی مدح سرائی می بسری : بیمن افسروں کی وفات یر دردناک مرب کے علع واور ہمیت فخرے ساتھ اے تبین وابستگان والبن رولتِ المنكث بيرے محصے رہے ، غدر كے زمانے مِن فوج باعلی کے ظلم دستم سے جو اثر ان کے دل پر ہوا تھا ، وہ ان کی کتاب دستبوہ ہے جو غدر کے مالات براسی شورمشس و نتز کے زمانے بیں انفول نے تکھی تمن نظام ہے۔ ۱۲۵۲ء میں ولیم فریزدصاحب رزیزن و کمٹ ز ویلی کے بے گناہ مارے مانے پروسخت صدمہ ان کو پہنجا تھا۔ وہ ان کے اس خط سے جو تنے امام بخش ناسخ کو اس واقعہ کے ہوئے ہی اعمول نے مکھا تھا ا ظامرت. وواس خطيس مكهة بن

کے ازمستگران افداتری کر بعذاب ابدی گرفتار بارا ولیم فرمزر راکر رزید نشد دبی و غالب مغلوب را مرتی بود ورشب آریک بهنرب آغنگ مرک بدر تازه کرور ول از ماے رفت ومنزگ اندوب مرابا بست و مراغم مرک بدر تازه کرور ول از ماے رفت ومنزگ اندوب مرابا ب اندیش افروک در فرمن ارامیدگی پاک بسو فت ونعش انبد از معنی مرابا در منز و ورشد .

آرج مرزا کے کلام میں مدحیہ قصائدی مقداد تمام اصنا ب سخن سے زیادہ معلوم ہوتی ہے اور انھوں نے جا بجا اس بات پرا فسوس کی ہے کہ عمر کا بہت بڑا حصر اہلِ جاہ کی بھٹٹی میں صرف ہوا، گراد نی تا ہل

سے معاوم ہو سکتا ہے کہ جو فن مرزانے اختیار کیا نغا ۱۰اس کی تکمیل ان کے زمانے کے خیالات کے موافق زیادہ تراس فاص صنعت بعنی قصیدے ک منٹن و بہارت پرمو توت تھی کیوں کہ فارسی ٹنا عری کی ابتدا ای دسفت سے ہوئی اور کول شاعر جس نے تصبیب میں کال بہم نہیں پہنجا یا وہ مسلم البنوت تنبین سمجعاگیا یمان یک که مکیم سنانی اشیخ سعدی اور امیرخیسرو مسے بزرگوں کا دامن بھی اس آبودگی ہے یک تنہیں رہا . خود مرزا کا فول تفاكر جوقصيده نهيس لكدسكتا اس كوشوا بين شاركرنا منهي جاب، اور اسی بنا پر ده سنیخ ابرامیم ذوق کو بورا شاع اور شاه نصیر کوا دهورا مانتے تھے۔ بڑی دلیل اس بات کی کہ مرزانے جس قدر قصیدے اہل دنیا کی مدح میں انشا کیے ہیں ان سے محض فن کی تکمیل مقصودتھی، پی ہے کہ ان کا مدور مخاطب صیح ہویا رہو ااور اس ہے حبن کلام کی داد کے کی تو تع ہو یا نہوا وہ ہمیشہ تصیدوں کے سرانجام کرنے میں ا بنی بوری طاقت صرن کرتے تھے اور ہر قصیدے میں ایا کمال شاءی ای طرح ظاہر کرتے تھے ، جمعے متنبتی ، سیعت الدولہ کی یا عرفی مفانخاناں ک تعربیت میں کرتا بھا ، مع ذیک چند قصید دن کے سواجو روسنوں ک ترخیب و تحربیس سے انھول نے کسی اتبدیا تو قع پر میڈوسٹنان کے لعنس رئیس کی مدح میں ملکھ ہیں ، اِتی ان کے نہام فنصائد یا تو حید و لعن ومنقبت میں ہیں ، یا اپنے معزز اور لاین ہم مصروں کی تعربین اور یا ان یوگوں کی شان میں جن کو وہ اپنا مرتی اور ولی نَعمت سمجینے تجھے ادر جن کی مدح سرانی کا فرص بطورت کر کزاری و منعم پرسنی ما بامبد صد و انعام اوا کرتے تھے اسبے قلع دہی کے بادت ہو ولیعبدا یاملکہ معظم اور

ويسرا بان کشورمندا وردگرا عیان وادکان سلطنت اجملانید یا فرا فروایان ریا دامپور و ابور وغیره .

اایں ہم جس موثر طریقے سے مرزانے اہل دنیا کی مدع سسرانی برانسوس کیا ہے وہ ملافظہ کے تابل ہے۔ وہ دیوان فاری کے دیا ہے یں اپنی شاعری کے متعلق بہت سے تخریف تکھنے کے تعدیکھتے ہی : وربوائے کہ بال بالاخوانی زوہ و در اراے کہ خور را یا شکر فی سنورہ ام ربین میں دیوان ہمیں نے اس تند ٹوکیا ہے ) نیز ازاں شاہد یا ڈی سسندہ یعی ہوا پرستی اس ے مراد فرل سرال ہے ، دیر دیج تو تو سال ست این بادخوال (اس سے مراد تعیدہ کوئی ہے) ، بداد جی ، کر سرحا بتا ، في از زنعتِ مرغول مو بال كشوده شود الإدر من أوبزد الله وبيجاكب ال سکن بندے ؛ و فواری محرکہ سرحاد از فود فافل و از خلا فارسے براہ رنگ مردری مج نشیندا ہوی مرا براعمرد الله بیشنش بنه وار ست سنے . نادم از آذادی کر بساسخن بهنجار عشقیا زان تزار دستم مو داغماز آزمدی ك ورقع جند كردار دنيا طلبال ورمدح ابل ماه سياه كردستم. وريفاك مرسك سر نخ به مار و چنگ سرام و باره به دروغ دريغ رت. يهان ك جوكيدك مرزاك الماعت كم متعلق مم كو تكممنا نهما الكماكباءاب بم بیندستوی ان کے کلام کے انتخاب کی نسبت مکسنی جاہتے ہیں۔ ہم نے اس تاب میں ، مبیا کہ مکتر بیان ہو جکا ہے ، مرزا کے کارم کا انتخاب صرف اس غرمن سے میج کیا ہے کہ شاعری دانشا پردازی کی غیر موف استعداد جو مرزا کی فطرت میں یکی تنی مجیاں کے کہ ان کی نظر و تر اس برسمارت وسے سکتی ہے ، صاحبان زون سیم بروا منع و لائے ہوجائے

اگرچ فی الحقیقة طریقا مذکور سے اس غرض کا پورا ہونا نہایت دنشوارہے۔ میکن بالغرض اس کا پورا ہونانسیم کرلیا جائے، تو بھی بنطام راس سے کوئی فائدہ متصور منہیں۔

زمان مال کی ترقیات نے جس طرح علمی دنیا میں انقلام عظیم پیدا كرديا ہے ، اى طرح لريكركى مالت بہت كھ بدل والى ہے . فريم طریقه کی شاعری و اگرچه انجی کاساس کا تعمالیدل پیدا مبین بوا ) روز بروز نظروں سے گرنی جاتی ہے۔ نظم و نشریس بجاے صنعت الفاظ اور محض خیالی باتوں کے سادگی اور حقیقت طازی کی طرمت طبیعنوں کا میلان زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ جو باتیں سلے محاسن کلام میں داخل تھیں اب ان میں ے اکثر داخل عیوب سمجنی مانی میں ۔ اگرچہ مندوستان میں قدیم لٹریجر كاتسلط المي بهت كيحه باتى بيد وادر پلك كامذاق عام طور بر منبيل مدالا مرزائے کا رُخ قدیم شاہراہ سے یقینًا بھر کیا ہے اور آیندہ تمام فافلوں كو ، جواس وادى ميس قدم ركھنے واتے ميں ، زمانے كے ساتھ ساتھ مبانا ضرق ہے۔ بس اگر مرزا کو اعلیٰ سے اعلیٰ درجے کا سٹاء فرص کر رہا جائے ، تو می اس زمانے میں ان کی نظم ونٹرے مونے بلک کے سامنے میش کرنے اور ان کے مبلغ کال کو توگوں سے بوٹ اس کرانا ، بطاہر ایک ایسا کام معلوم ہوتا ہے، جس کا وقت گزر گیا، لیکن ہماریت نز دیک زمان کتنی ای ترقی کیوں یا کرجائے ، اس کو قدیم مولوں سے کہی استغناط مہیں ہو سکتا ، خصوصاً مبندوستان کی کٹریری تر ٹی جس قدرمنشسر تی زبانوں کے قدیم نٹریجرے والبت ہے الیمی یورب ک موجودہ نٹریجرست نہیں ہے۔ حب ہم ویکھتے ہیں کے پورپ کے تعیش نامورشوا امت فی شاعوں کے کلام سے اب کہ استفادہ کرتے اور اس سے صدبالہوب بیان افذکرتے ہیں، تو ہما رہ ہم دطن کوں کراس سے استخاکا دعوی کرسے ہیں۔ جس طرح زار مال کے انجنبر قدیم عمارتوں اور بڑانے کمنڈا دوں سے انجنبر بگ کے متعلق صدبا مغید بھیجے استخراج کرتے ہیں، ای طرح اس زانے کے ناظم اور انز قدیم لیم پجرسے بہت کچھ میں، ای طرح اس زانے کے ناظم اور انز قدیم لیم پجرسے بہت کچھ کئی ہے اور ہمارے لیم پیری فائدے ماصل کرسکتے ہیں۔ ہم نے مانا کہ انگلش لیم پجری ترقی منہاے کمال کو پہنے گئی ہے اور ہمارے لیم پیرانے اس کی بدولت کچھ عرصے سے آئے قدم بڑھا ناسٹروع کیا ہے، ہم جب اس کی بدولت سیمویں کے کہ ہم کو انگلش لیم پجرسے کو نسی با تیں افذکر نی جا ہیں اور اس مقدم ن لیم پیرے کے اس کی بدولت کے قدیم مشرقی لیم پجرسے کیا سبن لینا چا ہے، اس دقت کے ہمارالوکی اس دقت کے ہمارالوکی اس دقت کے ہمارالوکی اصلی ترقی سے محروم رہے گا۔

مرذا کے فارسی کلام کا نموہ جوہم نے اس کتاب میں دکھایا ہے اگرچ مکن ہے کہ وہ ذائ مال کے ہذاق کے موافق مرہوں کی اس سے مرذا کے کال شاعری میں کچھ فرق نہیں آ تا . خود ایران کے برطے بڑے نامور شعول جو اپنے ذمانے میں مسلم الثبوت تھے ، آج اہل زبان ان کی طرز شاعری کو نام رکھتے ہیں ، خصوصاً متوسطین کے طبقے میں جولوگ مامی کے بعد موٹ میں ، ادر جن میں تقریباً وہ تمام شعوا داخل ہیں ہجھول نے صفویۃ ادر مغلبہ کے مہد مکومت میں ایران یا ہدوشان میں علم امتیاز بلند مین تقریباً کہ رضا تھی خان ہات نے تذکرہ مجمع الفقی میں تصریح کے ساتھ لکھا ہے ، آج اہل زبان میں کوئی تسلیم نہیں کرنا ، مب قدید کی ساتھ لکھا ہے ، آج اہل زبان میں کوئی تسلیم نہیں کرنا ، مب تدیا کی درکش کو بہند کرتے ہیں اور انفیل کی تمیع کا دم بھرتے ہیں احال انکون کے ساتھ کھا ہے ، آج اہل زبان میں کوئی تسلیم نہیں کرنا ، مب تدیا کی درکش کو بہند کرتے ہیں اور انفیل کی تمیع کا دم بھرتے ہیں احال انکم

متوسطین کے طبعے میں بڑے بڑے امور شوا گذر ہے ہیں ، جن کے كمال اوراستنادي كاابحار تنبين بوسكنا بيس درحقيقت كسي كي ستاع ي يا انشا پردازی کا پلک کے موجورہ مزاق کے خلاف ہونا اس کے سوا کھ معنی نہیں رکھناکہ جوئے پہلے ایک فاص وضع کے سائے میں ڈھالی کئی تھی، وہ اب ووسری وضع کے سانتے میں نہیں ساسکتی اگرچہ مرزا کی شاعری نے شعرائے متوسطین کے محدود وا رئے سے قدم یا ہر نہیں رکھا؛ وہی چند میدان جن میں انفوں نے اسے گھوڑے د درا نے تھے ، ہمینہ مرزا کے جولان گاہ رہے ۔ لین جس درجے کا مکانا تا می ان کی طبیعت میں بیدا کیا گیا تھا اس ہے یا یا جا تا ہے کرجس طرح دریا ہے موّان مدحررُن كرًا ہے ، أوحرا يا است براير بكاتا ملا جا يا ہے۔ اى طرح دہ جس میدان میں قدم ر کھتے،اس کو کامیابی کے ساتھ طے کر وہی بارور جو آنشس بازی میں بچوں کا جی تبعانی ہے ، جب اس کو دوسری طرح کام میں لایا جاتا ہے ، توبڑے بڑے قاعوں اور بہاڑوں کو برکاہ کی طرح اڑا دینی ہے۔ اور وہی ایک چیزتھی ، جس نے تہیں صرت احیاب کے ملسول اور امبروال کے درباروں کو گرم کیا اور کہیں مکول ادر فومول مي حب وطن اور وي بدر دي كي آگ رگادي \_ ا علیٰ ورہے کا ملکۂ شاعری کسی خاص زمانہ یا خاص ملک کے ساتھ خصوصیت نہیں رکعتا؛ پس بہمھٹا بالکل غلط ہے کہ شاعری کی اعسالی قابلیت جیسی قدما میں ہوتی تفی <sup>و</sup> ولیم شاخرین میں نہیں ہوسکتی و یا جیسی اران کے شوابیں ہو آ ہے ، ولیلی بندوستان کے شوارمیں نہیں ہوتی ملکا شاعری ک شال بعید الیی ہے اجیسی معتوری کی قابلیت یا سربی اواز۔

جس طرح ان دونوں صفتوں کا ہرز انے اور ملک میں اعلیٰ ہے اعلیٰ درجے پریایا جانا مکن ہے وای طرح اعلیٰ سے اعلیٰ درجے کا ملائاوی سرزمانے اور ہر مک میں مختلف اسباب سے مختلف صور توں اور مختلف شا بول میں ظہور کرتا ہے ، اور سب سے برا اور زبر دست ماکم جو شاعر كوايك مناص ربك ير ڈال و نيا ہے ، وہ سوسائٹي كا دباؤ اور اس كا مذاق ہے۔ انیس اس ملا ٹاعری کے ساتھ جو اس کی طبیت میں بيداكياتيا تما اگر چوتمي صدي بجري من ايان من بيدا بولا و ادر اسی سوسائتی میں نشود ملا یا ، جس میں فردوی نے نشود منا یائی تھی، تر بمارے ترویک اس میں کچھ شک منبی کہ وہ رزمیہ تنظم میں وہی رتب یا اجو فردوس نے یا تھا۔ اور فردوس ای اعلیٰ تا بیت کے ساتھ جو قدرت نے اس کے دماغ میں وربیت کی تھی ، اگر ہندوستان کی اس سوسائتی کے سایہ میں بنا جو انیس کو مبتر آئی تھی تو یقینا وہ شاعری میں وی صنعت اختیار کرتا ، جوانیس نے اختیار کی تمی اور اس میں انیس سے كه زياده تبوليت ما صل يرتا - اى بنا پرايران كاايك متاخرشا وكتاب، نبت اندرزار محمودے درنه برگوشرمدجوعنصرلب اور ک اصول بر مالب مرحوم کتے ہیں: توا ے کرمونخ گستران بیشینی مباش نکرغالب کردر زمان انست مرزانے جس وقت شعر فارسی کے میدان میں قدم رکھا نھا اس واب سدوستان من روطروس كا زيا دهرواج تحفا: ايك كظيري و عرفی وغیره کی طرز ، حو اکبرکے زمان سے ملی آتی تھی ؛ دوسری مرزابیدل ک ارد جو ما مکیرے عبد میں شائع ہونی اور علوی و صبیائی پرآگر تحتم

بوكئي و ولوك شعر فاري من كمال بهم بهنجا ما جنت بعد و و المعين دونوك مي سے كوئى طرز انتيار كرتے ہے . اگر چيد ما فظ اور خسروكى غزل ان سے بہت زیا دہ مقبول خاص و عام تھی مگران وجو ات سے جو شاخرین کو طرنه مدیدا فتیاد کرنے برمجود کرتی میں اور جن کا ذکر ہم دوسرے حصے میں کرسکے ہیں ، مرزانے اول بیدل کی روش پر مین شروع کیا انجواس نظرے کہ ابل زبان اس طرد کو مکسال سے باہر خال کرتے تھے ، نظیری عرفی کی طرز افتیار کی نظام ہے کہ ایک مندی نژاد شاعر جو ایسے ناپرسال زائے میں بیدا ہوا ہو، اور جس نے قارسی شاعری میں تظیری وعرفی وغیرہ کے کلام سے بہتر کوئی مکن انتقلید تموند نه دیکھا ہو، وہ سوا اس کے کہ ان كا آباع اختياد كرے اود كياكرسكنا تفاردى يہ بات كراس نے اس طرز شاعری میں کس قدر کامیابی ماصل کی ہے اوران لوگوں کی بیروی کا كہاں تك حق اماكيا ہے ہواس كواس طرح ثابت كرنا تو نامكن ہے ہيسے رو اور دو جار ۱ البتر جو توک شیر فاری کا صبح مذاق رکھنے ہیں ۱ وہ اکبری دو کے شوا اور مرزا کے کلام کا منا بارکرنے کے بعد، امیدہے کہ، مرزای اعلیٰ درجے کی تابیت واستعداد کا اعران کریں مے اور اس بات کوتسلیم كريس مے كرزمان كا اقتضا اور سوسائٹى كا دباؤ اس شخص كوجس كى دوش يردال دينا الع ضرور اس مي كامياب بوتا - چائ في اخير عمري جب حبيب قاآنی کے قصائد مرزای نظرے گزرے ، تواس کے کلام کی روانی اور بے ساختین دیکھران کو قاآنی کی دوشس پر چلے کا خیال پیدا ہوا تھا . اس بان کے سب سے بچھے تعیدوں اور قطعوں میں بانسبت بسلے فضائداور قطعات کے زیارہ روانی اور بے ساختگی یائی ماتی ہے میکن جؤکر

اب دوسری عال ملے کا وقت تہیں رہائفا اس سے اس روش کی تمیز ہونی تا مکن تھی ۔

اس کتاب میں میساکہ نا خربن کومعلوم ہے ، مرز اکو شاعری کے بحاظ ے جا بجا تظیری و عرفی وغیریم کا ، جن کو مرزا خود اینا پیش ر تسلیم رتے میں اہم بلر فرار دیا گیاہے ۔ سو قطع نظراس کے کہ کوئی قطعی دلیل اس دفو پرفائم نہیں ہوسکتی اور ناخل سے ذوق و دھیان کے سواکوئی چبر اس كا فيصد نہيں كرسكتى - يهال دوادر موال بيدا ہوتے ہيں : اول يركر ايك زبا ندان آدمی شاعری میں اہل زبان کے برابر ہو می سکتا ہے ، یا نہیں ؟ دوسرے یکرایک بیروائے بیشرووں کے ساتھ مسادات کا درج عاصل كركتاب، يانبي ، مو دومرك سوال كاجواب تو بالكل صاف ب دنیا میں ابتدا ہے آج ک ز صرف شعر و شاعری میں ، بلکہ ہرعلم اور ہرفن ادر ہر بیتے میں ، اکثر پیروا ہے پیشر دوں کے صرف برابر ہی نہیں ، ملکہ ان سے فائق اورافضل ہوتے رہے ہیں ۔ فرووسی رزمبہ مثنوی میں اسدی اور وقبیقی کا ہرو ہے ، محردولوں سے گوے سبقت ہے گیاہے . خواجر فاظ غزل میں سعدی کے قدم با قدم ملے ہیں ، مگر معدی سے بہت آعے مكل كئے ميں قاآنى تصيدے مي تهم قدمات برص كيا ہے مير تقى نے تمام ا کلے رہن گولوں کو جو بغینا اس کے پیشرو تھے ، غزل میں اپنے سے بہت بہجے جھوڑ دیا ہے ۔ میرانیس تام مرتبہ گوبوں سے جوان سے پہلے ہوئ باذی ہے کئے میں اس اگر مرزا غالب کو فارس شاعری برنظیری وعرفی ے انضل نہیں ، ملکہ صرت ان کا ہم بچہ قرار دیا جائے تو اس میں کون سی تعجب کی بات ہے۔

ربا بہلا سوال اسوظام ہے کہ شاعری کا ہتر دو مختلف بیا تنوں سے رکب ہے۔ ایک امیجنیش یعنی فوت متخبلہ کی بلند پروازی، دوسرے ناسب الغاظ کے استنعال پر قدرت ۔ ان میں سے پہلی لیافت میساکہ طاہرے ، مکن ہے کہ ایک زباندان برنسبت اہل زبان کے ، ایک کم مسلم برنسبت فاضل متحرك و ورايك ديهاتي كنوار برنسبت خواص إبل شهر کے ابراتب افضل اوراعلیٰ درج کی رکھتا ہو۔ روسری لیا قت اگر حربطاہر ابل زبان کے ساتھ مخصوص معلوم ہوتی ہے ، میکن اس میں بھی مثلاً ایک بندی نژاد اکتساب کے ذریعے سے خاص کراس حصر زبان میں جو فاری کی محدود شا وی میں مستعل ہے وابل ایران کی برایری کرسکتا ہے۔ علامه ابن فبلدون عربی زبان کی نسبت ، جوبمقابله فاری کے نہایت وسیع زبان ہے، لکھتے ہیں کہ " ایک عمی دیعنی فیرعربی ، فضحاے عرب کے کلام کی مارست سے اہل زبان میں شار ہوسکتا ہے " ہیں فارسی زبان ، جو برنسبت عربی کے نہایت تنگ اور مختصر زبان ہے واس بات کے زیادہ فابل ہے کہ ایک ہندی نزاد فصحاے ایران کے کلام کی مزاولت سے ابل زبان میں شارکیا مائے۔

ندکورہ بالا امول کے موافق کچھ شک بنیں کہ ہم اس بات کا جی رکھتے ہیں کہ مرزاکو ملک شاعری کے بحاظ سے اکبری دور کے تام ناوو پر ترجیح دیں ابان سے کم سجعیں ایان کے برابر قرار دیں ، دی دوسری بیاقت سواس کی نسبت دو سرے حقے میں جابجا ذکر کیا گیا ہے کہ مرزانے ایک نہایت مستند صاحب زبان کی تعلیم دلقین اور اینے ذانی تفحق اور کر شرب مطابعہ ادر غوا اور مشق سخت اور خاص کر اپنی خداواد لاربری کرنے مطابعہ ادر غوا اور مشق سخت اور خاص کر اپنی خداواد لاربری

تا بیت سے بقیناً وہ مرتبہ ماصل کرایا تما مجس سے ایک زباندان مثل اہلِ زبان کے مستند سمجھا ماسکتا ہے۔

لارد مكالے نے اس باب ميں جو كھر لكھا ہے ،اس سے يايا ما آ ہے که کوئی شخص غیر ما دری زبان میں اعلیٰ دریے کا شاعر منہیں ہوسکتا۔ ہے شک ان كاابساممنا يورب كي تناعري كے لحاظ سے بالكل ميے معلوم ہوتا ہے كيوں كر يورب كى شاعرى در حتيقت نيچركى ترجمانى ہے ، اس كاميدان اسى قدر وسیع ہے،جس قدر نیجر کی فضاء اس کے فرائض ما درمی زبان کے سوا دومری زبان میں جیسے کہ ما بیس ادا نہیں ہوسکتے ؛ بلکہ ابشائی شاعر جو اس طریقیہ ثنا وی سے نابلہ ہیں وہ اپنی ما دری زبان میں مجی انسس کی مشکلات سے قہدہ برآ نہیں ہوسکتے . بخلات ایٹیائی شاعری اور خاص کر منا فرین کی فاری شاوری کے کہ یہاں انھیں معمولی خیالات کو جو قدما سدے سادے طور پر بیان کرکئے ہیں اے نے اسلوبوں اور نٹی نٹی زاكوں كے ساتھ باندها اليم كال شاعرى سجعا ما آ ہے۔ اگر جرب بھى فی نفسہ ایک بہت بڑا کمال ہے ، لین ایسی شاعری میں زبان کا صرف ایک محدود حصر مستعل موا ہے ، جس کو فیرزبان والا آسانی سے میکوسکا ہے ، اور لبنسر طبیکہ اس میں شاعری کی اعلیٰ قابلیت ہو'اس کو شعراے ابل زبان ک طرح ، ملک بعض صورتوں میں ان سے بہتر استعال کرسکتا ہے۔ مرزا کا موازنہ نظیری و عرفی کے ساتھ صرف تعبدے اورغزلی موسکا ہے کیوں کہ متنوی میں نظیری معن صغریب ؛ اس نے اس صغت ك خواك نهير . عرفى نے بيشك چندمثنوبال مكمى بي ، كرساوب اً نشكرہ نے ان يس سے ايك كى نسبت مكما ہے كر مديكفت است "اور باقى

کی نسبت اس کا یہ قول ہے کہ "بسیاد میکفتہ و مکیم ہمام کا بیٹا مکیم حاذق ا حرفی کی منٹوی کی نسبت کہتا ہے !

تمنولیش طزد فصاحت نداشت کاب کمک بود و طاحت نداشت ابت ظہوری کے ساقی نامہ نے ہندوستان میں بہت شہرت ماسل کی ہے ، مراس کا قصیدہ چنداں وزن نہیں رکھنا ، بخلات مرزا کے کہ اس کو منوی بر مبی تقریبا ای قدر قدرت ہے ، جیسی قصیدے اور فزل بر نثر می تطیری عرفی دونوں نے کوئی یا دھار تہیں چوڑی ۔ البتہ ظہوری کے سانٹر کوندوشان میں بہت فرون ہوا ہے ، گراس میں اول سے آخرتک ایک بے مزہ کہانی یمنی اراہیم عادل شاہ کی مدح وسایش کے سوا دوسرے مصنمون کا نام نہیں، جس سے تھنے والے کی تدب بیان معلوم ہو۔ بس اگر ظہوری کی طرز بیان اولم اور طزر عبارت آرائی کے حن و تھے سے تعطع تغلی جائے، تو بھی اس کے حق میں اس سے زیادہ کھرنہیں کہا ماسکناکہ اس کو مدحیہ شریکھنی اچی آتی تنی، بخلات مرزا کے کہ وہ اپنی طرز خاص میں برطرح کے معنامین مکھنے اور ہر · طرح کے متناصد اداکرنے پر کیسال قدرت رکھتا تھا خصوصًا نخوہ خودشائی ا غم واندوه واور شكايت و زار نالى كم مضاين جي خولي و لطانت إور بالكين كے ساتھ مرزائے نظر ميں بيان كيے ہيں اس كى تبطير مرف بندايو ک نٹریں بلکہ تنا خرین اہل ایران کی نٹریس مشکل سے دستیاب ہوگی۔ محرافنوس ہے کہ ہم یہ باتیں ایسے زمانے میں لکہ رہے ہیں کو تو سرتفی ازادی سے اپن داے ظاہر کرسکتا ہے ، سین فاری زبان بارے مک یں مزر ردہ زبان کے ہوگئ ہے ،او اس نے توگوں سے اپنے دوے كيوت يں اس كے موا كھ نہيں كما جا كاك ديكو ايرسو، مجو

اور ما پچو ۔

انزمن مرزاک فاری نظم ونٹر کے متعلق ہاری را ہے کا ماصل ہے کہ ان کا مرزبہ تصیدہ اور غزل میں عرفی اور نظیری کے مگ بھگ۔
اور ظہوری سے بڑھا ہوا ؛ مثنوی میں ظہوری کے مگ بھگ اور عرفی و نظیری سے بالا اور نثر میں تمین سے بالا تر ہے۔ اگر چ مرزاک فزل میں کہیں کہیں کہیں کہیں ہیں ہو تاریخ کے اور نثر میں کا اور نثر میں کا تر نقوے نہایت بیچیدہ نظرات ہیں ہوں کہیں کہیں کہیں کہیں کہا تاریخ کے اہل ذبان کے نزدیک فصاحت کے درجے سے گرے ہوں جو مکن ہے کہ اہل ذبان کا کلام پاک نہیں ہوئے ہوں ، گرایسی کسروں سے کسی زباندان یا اہل ذبان کا کلام پاک نہیں ہوئی اور مذالی میں فرق اسکا ہوئی اسادی میں فرق اسکتا ہوئی انتقال بی و دبیتہ دُدُ القائل ؛

رفن اعجاز باشد بے بندوبست نیست درید بیضا اسم آنگشت ایکدست نیست مرزاک آردد کلام کی نسبت ہم دوسرے جھے میں بقدر منرورت بحث کر ملے میں مرزاکا موازد منعواے آروو زبان کے ساتھ صرف غزل میں بوسکتا ہے کیوں کہ فزل کے سوا دیگرامنا م میں ان کا کلام کان لم کین ہے۔ اور اردو کی نشر میں دیگر شعوا بمقابر مرزا کے مغر محض میں مرزاک غزل کا اور اردو کی نشر میں دیگر شعوا بمقابر مرزا کے مغر محض میں مرزاک غزل کا فرسک اردو تمیر و سودا کی دوش پر نہیں ہے ایکر خواص اہل ملک جو تقلید فرسک آرد میر و سودا کے انتخاب کی تبد سے آزاد میں اان کے چیدہ و برگر بیدہ اشعاد کو میر و سودا کے انتخاب کے کید کی بست نہیں کرنے ۔

مرزاکی نزرار دونے تام ہندوستان میں شہرت ماصل کی ہے اور فاص و عام نے اردو خطار کی ہے اور فاص و عام نے اردو خطار کی ہے ماص و عام نے اردو خطار کی ہے ۔ اضوں نے اردو خطار کی ہے میں مقبول ہوئی ہے اور کھڑ میں ایک میں مقبول ہوئی ہے اور کھڑ

لؤکوں نے اپنی بساط کے موانق اس کی پیروی کی ہے۔
ان تمام باتوں پر نظر کرنے کے بعد مرزا کی نسبت یہ کہنا کچھ مبا اونہ بیماوم
ہوتا کہ لٹریری قابلیت کے تعاظ ہے مرزا جیسا جاسع جیٹیات اوری امیر خسرو
اور فیصنی کے بعد آج کک ہندوستان کی فاک سے نہیں اٹھا ، اور چوں کہ
زمانے کا ژخ بدلا ہوا ہے ، اس سے آیندہ بھی یہ امید نہیں ہے کہ قدیم طوز کی
شاوری وانشا پردازی میں ایسے با کمال لوگ اس سرزمین پر پیدا ہوں ہے۔

















